تاریخ کا دوسرا رخ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! یہ PDF ہم نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے, ہمارا مقصد اس سے اہلبیت کے خلاف کوئی مقدمہ کھڑا کرنا نہیں ہم اِس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اصل میں معاملہ یوں ہے کہ مولانا مودودی رافضی نے ایک کتاب لکھی خلافت و ملوکیت اور اس میں سیدنا معاویہ ؓ, سیدنا عثمان ؓ و بنو امیہ اور دیگر صحابہ ؓ, کے خلاف بے سند, جھوٹی و جعلی تاریخی روایات لکھ دیں اور کہا گیا تاریخی روایات میں اسناد کی ضرورت نہیں نہ ان پر اصول حدیث لاگو ہوتے ہیں اگر ایسا کیا گیا تو تاریخ کا 90% حصہ ضائع ہو جائے گا, یہی کام مرزا علی انجینئر رافضی نے کیا اس نے ان بے سند تاریخی روایات کو بنیاد بنا کر سیدنا معاویہ ؓ, بنو امیہ پر بہت جھوٹے الزام لگائے جیسے ساٹھ سال تک منبروں سے لعنت, سیدنا حسن ؓ کے جنازے پہ تیر چلنا, صلح حسن ؓ کی جعلی تاریخی شرائط, معاویہ ؓ رسول اللہ کلمہ والی جعلی تاریخی روایت, سیدنا حسین ؓ کا سیدنا معاویہ ؓ کو سخت خطوط لکھنا سمیت ان گنت جعلی تاریخی روایات کو بیان کیا, جب ہم نے انکی اسناد کا مطالبہ کیا تو مولانا مودودی کی طرح مرزا جہلمی نے بھی کہا کہ سندوں کے چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں میرے بھائی

اب نیچے ہم اِن کی ہی پسندیدہ تاریخی کتب سے 68 روایات پیش کر رہے ہیں,اب ہمارا سوال ہے کیا یہ اب اِن تمام روایات کو بھی ویسے ہی قبول کر لیں گے جیسے بنو امیہ یا سیدنا معاویہؓ کے خلاف قبول کرتے ہیں؟ اب ان روایات پر اصول حدیث تو لاگو نہیں کریں گے؟ یاد رکھیں یہ منافق لوگ ہیں یہ کبھی بھی ان روایات کو صحیح نہیں مان سکتے کیونکہ یہ انکے عقائد و نظریات کے سخت خلاف ہیں، تو آپ ایسا کریں آج کے بعد جب بھی یہ صلح حسنؓ کی شرائط کی جھوٹی تاریخی روایات پیش کریں، یا تاریخ طبری سے، تاریخ ابن کثیر سے یا دیگر تاریخی کتب سے سیدنا معاویہؓ کے خلاف یا بنو امیہ کے خلاف ایک بھی تاریخی روایت پیش کریں آپ آگے سے اِس PDF میں موجود 68 تاریخی روایات پیش کر دیں، اور ساتھ کہیں کیا ان روایات کو بھی صحیح مانتے ہو؟ بس آپکے اتنا کہنے کی دیر ہے یہ جھالوی, جہلمی اور مودودی کذاب رافضی پارٹی آپکو نظر نہیں آئے گی یہ سب اپنے اس غار والے امام بھگوڑے کی طرح بھاگ جائیں گے

حضرت معاویہؓ صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

متعلق ہر تاریخی روایت بغیر سند و تحقیق مان لیتے ہو، مختار ثقفی متعلق بھی یہ روایت مان لو مختار کہتا ہے میں نبی ہوں

باب:

قیامت سے قبل تیس دجال
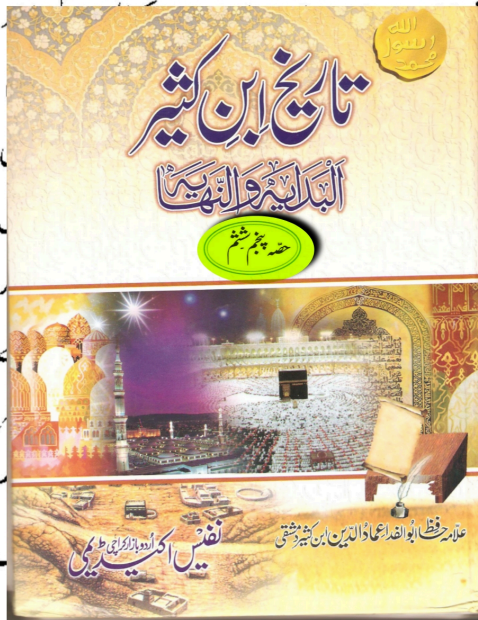
صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے' اور مسلم
صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت سے قبل تیس کذاب دجال ہوں
کرے گا۔ اور بیہقی نے عن المالینی عن ابی عدی عن ابی یعلیٰ موصلی بیان کیا ہے
الحسن اسدی نے ہم سے بیان کیا کہ شریک نے ابواسحاق سے بحوالہ حضرت عبد
وقت قائم ہوگی جب تیس دجال ظاہر ہوں گے' جن میں سے مسیلمہ' عنسی اور مختار
ثقیف ہیں' ابن عدی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن الحسن کی افراد احادیث ہیں اور
روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' اور بیہقی بیان کرتے ہیں کہ مختار کے بار
انہوں نے ابوداؤد طیالسی کے طریق سے بیان کیا ہے کہ اسود بن شیبان نے عن
سے بیان کیا' وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حجاج بن یوسف سے کہا کہ رسول
ایک کذاب اور ایک بربادی افگن ہوگا' پس کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا ہے اور بربادی

امام بیہقی بیان کرتے ہیں کہ مسلم نے اسے اسود بن شیبان کی حدیث سے روایت کیا ہے' اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے اس کے طرق اور الفاظ اپنے مقام پر عنقریب بیان ہوں گے۔ اور امام بیہقی بیان کرتے ہیں کہ الحاکم اور ابوسعید نے عن الاصم عن الدراوردی عن عبیداللہ بن زبیر الحمیدی ہمیں بتایا کہ سفیان بن عیینہ نے ابوالمحیا سے بحوالہ اس کی ماں کے ہم سے بیان کیا وہ بیان کرتی ہیں کہ جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا تو حجاج حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور کہنے لگا اے میری ماں امیر المومنین نے مجھے آپ کے بارے میں وصیت کی ہے' کیا آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ حضرت اسماءؓ نے جواب دیا' میں تمہاری ماں نہیں ہوں بلکہ میں گھاٹی کے اوپر مصلوب ہونے والے کی ماں ہوں اور مجھے کوئی ضرورت بھی نہیں ہے' لیکن میں تجھے ایک حدیث سنانے کی منتظر ہوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے سنا ہے کہ ثقیف سے ایک کذاب اور ایک بربادی افگن ظاہر ہوگا' پس کذاب تو ہم نے دیکھ لیا اور بربادی افگن تو ہے' حجاج نے کہا میں منافقین کو برباد کرنے والا ہوں۔

اور ابوداؤد طیالسی بیان کرتے ہیں کہ شریک نے ابوعلوان عبداللہ بن عصمۃ بحوالہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہم سے بیان کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے سنا کہ بلاشبہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک بربادی افگن ہے اور مختار بن ابی عبید کذاب کے متعلق جو عراق پر نائب مقرر تھا۔ متواتر حدیث بیان ہوئی ہے' وہ اپنے آپ کو نبی خیال کرتا تھا' اور یہ کہ جبریل وحی لے کر اس کے پاس آتے ہیں۔

جبری بیعت

اسحاق جھالوی اور مولانا مودودی ساری زندگی تاریخ طبری سے سیدنا معاویہؓ متعلق تاریخ سے جھوٹی روایات سناتے رہے اور خوب پروپیگنڈہ کرتے رہے یہ روایت کیا آپکو کبھی کسی نے سنائی کہ سیدنا طلحہؓ فرماتے ہیں ہم نے جو بیعت کی سیدنا علیؓ کی اسکی حیثیت ایسے ہی ہے جیسے ایک کتا مجبوری میں زمین پر ناک رگڑ رہا ہو اب تاریخی روایات بغیر تحقیق ماننے والے اس متعلق اب کیا تبصرہ کریں گے؟

کرلو اور اگر تم خود خلیفہ بننا چاہو تو میں تمہاری بیعت کے لیے تیار ہوں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ اس کے بعد طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے ہمیں اپنی جانوں کا خوف تھا اس لیے ہم نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی اور ہم یہ جانتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ ہماری بیعت کرنے والے نہیں یہ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چار ماہ بعد مکہ چلے گئے۔

جبری بیعت:

عمرو بن شعبہ نے ابوالحسن، ابومخنف، عبدالملک بن ابی سلیمان اور سالم بن ابی الجعد کے ذریعہ محمد بن الحنفیہ سے بیان کیا ہے۔
محمد بن الحنفیہ کہتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے میں اس وقت اپنے والد کے ساتھ تھا جب میرے والد اپنے گھر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ شخص تو قتل کردیا گیا ہے، اور کسی نہ کسی کا خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا اس کام کے لیے شوریٰ منعقد کی جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواباً عرض کیا ہم آپ سے راضی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو پھر بیعت مسجد میں ہونی چاہیے تاکہ لوگوں کی رضا بھی حاصل ہو جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لے گئے۔ بیعت کرنے والوں نے آپ کی بیعت کی۔ انصار نے بھی آپ کی بیعت کی لیکن انصار کے چند افراد نے آپ کی بیعت سے گریز کیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے لیے اس بیعت کی اس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں جیسے ایک کتا مجبوراً زمین پر ناک رگڑ رہا ہو۔

عبداللہ بن حسن سے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
ے چند افراد نے اس سے گریز کیا جن میں حسان بن ثابت،
ر، زید بن ثابت، رافع بن خدیج، فضالۃ بن عبید اور کعب بن
سوال کیا۔ ان لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے کیوں انکار
واقعہ یہ تھا کہ حسان رضی اللہ عنہ تو ایک شاعر تھا جسے یہ بھی خبر نہ تھی

قضاء و فیصلہ کا ذمہ دار بنایا تھا۔ اور بیت المال بھی اسی کے
کیا تھا کہ اے معشر انصار تم اللہ کے مددگار بن جاؤ جس پر
لیے مدد کر رہا ہے کہ تیرے بازو مضبوط ہو جائیں۔
صدقات کا عامل بنایا تھا انہوں نے مزینہ سے جو صدقات

د زہری سے سنا تھا زہری کا یہ قول بیان کیا ہے کہ مدینہ سے
کی اور قدامتہ بن مظعون، عبداللہ بن سلام اور مغیرہ بن
نے علی رضی اللہ عنہ کی مجبوراً بیعت کی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ
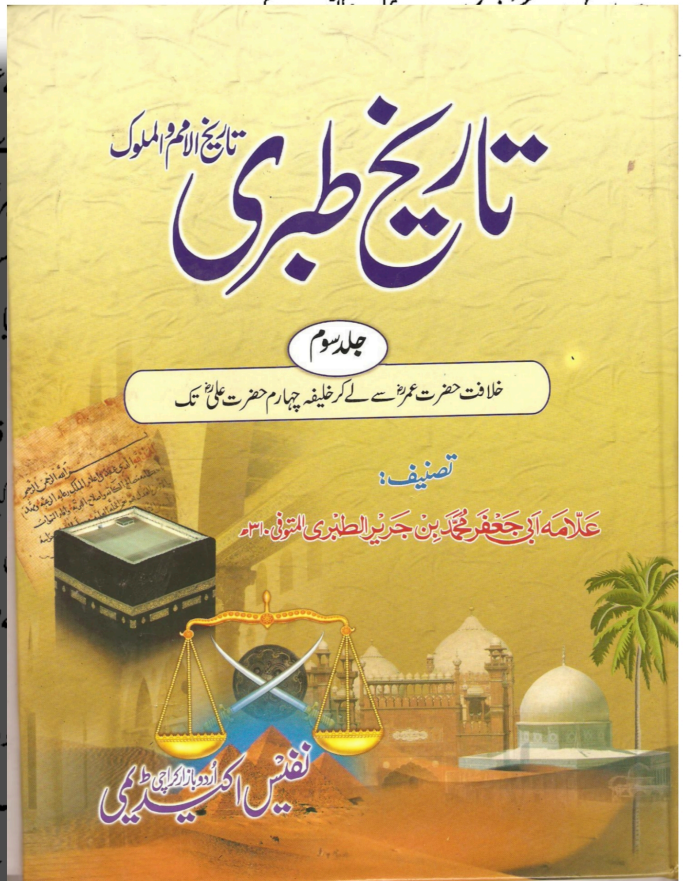
محمد بن ابی بکر کا سیدنا عثمانؓ کے قتل کا اعتراف

یہ آپکی پسندیدہ تاریخ سے ہی ایک تاریخی روایت ہے اسکا راوی بھی آپکا پسندیدہ ابو مخنف ہے جو آپکے نزدیک تاریخ بیان کرنے میں ثقہ بھی ہے تو اس میں محمد بن ابی بکر نے سیدنا عثمانؓ کو فاسق کہا اور قتل کا اعتراف بھی کیا تو اب بتاؤ اس روایت کو صحیح مان کر محمد بن ابی بکر کو قاتلِ عثمانؓ کیوں نہیں مانتے؟ یا صرف معاویہؓ اور بنو امیہ کے خلاف ہی ابو مخنف کے جھوٹ ماننے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟

سیوں گا پھر اسے آگ میں جلاؤں گا۔ محمد نے جواب دیا اگر تم میرے ساتھ یہ سلوک کرو گے تو ہمیشہ سے اللہ کے دوستوں کے ساتھ یہی سلوک ہوتا آیا ہے اور مجھے امید ہے کہ جو آگ تو مجھ پر جلائے گا اللہ اسے میرے لیے ٹھنڈی کر دے گا اور اسے سلامتی کا ذریعہ بنا دے گا جیسا کہ اس نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا اور اس آگ کو تجھ پر اور تیرے دوستوں پر اسی طرح دہکا دے گا جیسا کہ نمرود اور اس کے ساتھیوں پر دہکا دی تھی اللہ تجھے بھی آگ میں جلائے گا جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا (یعنی عثمان رضی اللہ عنہ) اور تیرا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی آگ میں جلائے گا اور اسے بھی آگ میں جلائے گا اور اس سے اشارہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ تمہیں ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جو تم پر ہر وقت بھڑکتی رہے گی اور جب بھی وہ ہلکی ہو گی اللہ اسے اور بھڑکا دے گا۔

معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو میں تجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص میں قتل کر رہا ہوں۔

محمد نے جواب دیا تیرا عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا تعلق۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ظلم پر عمل کیا اور قرآن کے حکم کو پس پشت ڈال دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾

''اور جو لوگ اللہ کے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں''۔

ہم نے اسے اس جرم کی سزا دی اور اسے قتل کر دیا تو اور تجھ جیسے اشخاص جو اس کی تعریف کرتے ہیں تو اللہ نے چاہا تو وہ ہمیں اس کے قتل کے گناہ سے پاک رکھے گا اور تو اس کے گناہ میں اس کا شریک ہوگا اور تیرا انجام بھی اللہ وہی کرے گا۔

راوی کہتا ہے کہ اس سے معاویہ رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اس نے آگے بڑھ کر محمد کو قتل کر دیا پھر اسے گدھے کی کھال میں لپیٹ کر آگ میں جلا دیا۔

قتل کی خبر ملی تو انہیں اس کا بہت افسوس ہوا اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے ں۔ محمد کے قتل کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی اولاد کو اپنے پاس رکھا اس طرح قاسم رش پائی (جو تمام تابعین میں مدینہ کے سب سے بڑے عالم ہیں)۔

بت ابن عجلان کے ذریعہ قاسم بن عبدالرحمٰن کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ چار السلمی رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے مسناۃ میں ان کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا بن عتاب التجیبی مارا گیا جب محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی جنگ کرنے والا باقی نہ رہا تو وہ کے قریب پناہ لی معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کو اس کا پتہ چل گیا معاویہ رضی اللہ عنہ نے محمد کو جا کر گھیر لیا یا۔

فر ۳۸ھ میں ہوئی اور جنگ اذرح شعبان میں اسی سال ہوئی۔
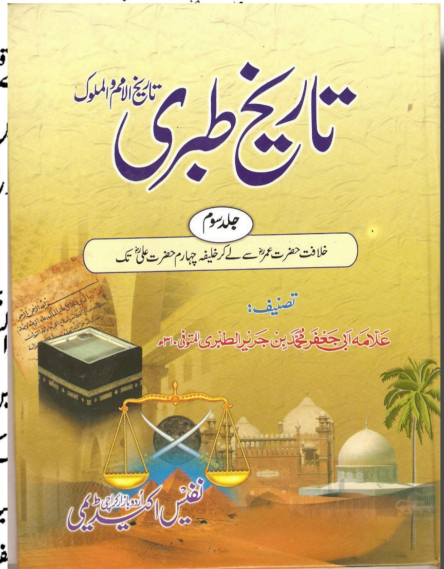
حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

مختار ثقفی جھوٹا (کذاب) تھا اپنے پاس جبرائیل علیہ السلام کی طرف سے وحی آنے کا یعنی دعوی نبوت کا دعوی کرتا تھا مسلمان اسکے زوال سے خوش ہو گئے تھے

یہ اس تاریخی کتاب میں لکھا ہے جہاں سے مولانا مودودی نے اپنی کتاب خلافت و ملوکیت میں سیدنا معاویہؓ اور سیدنا عثمانؓ کے خلاف جھوٹی سندوں والی کوڑ کباڑ روایات لکھی ہیں, مرزا جہلمی پارٹی, جھالوی کذاب پارٹی اور مودودی پارٹی اس روایت کو صحیح مان کر مختار ثقفی کے خلاف کیوں نہیں ہو جاتے جبکہ مختار ثقفی متعلق یہ تمام باتیں تو صحیح سندوں سے بھی الگ سے ثابت ہیں؟ صحابہ کرامؓ متعلق جھوٹی تاریخی روایات تم کو قبول جبکہ مختار ثقفی متعلق تاریخ و حدیث دونوں قبول نہیں یہ بغض صحابہؓ اور منافقت و دوغلی پالیسی نہیں تو اور کیا ہے؟

پھر مختار کی حکومت یوں ختم ہوگئی گویا کبھی تھی ہی نہیں اور اسی طرح دیگر حکومتیں بھی ختم ہوگئیں اور مسلمان ان کے زوال سے خوش ہوگئے' اس لیے کہ وہ شخص فی نفسہٖ سچا نہیں تھا بلکہ جھوٹا تھا اور اس کا خیال تھا کہ جبریل علیہ السلام کے ہاتھ اس پر وحی آتی ہے۔

امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ ابن نمیر نے ہم سے بیان کیا کہ قاری عیسیٰ ابو عمیر بن السدی نے بحوالہ رفاعۃ القبانی ہم سے بیان کیا کہ میں مختار کے پاس گیا تو اس نے مجھے تکیہ دیا اور کہنے لگا اگر میرا بھائی جبرئیل علیہ السلام اس سے نہ اٹھتا تو میں اسے تیرے لیے پھینک دیتا۔

راوی بیان کرتا ہے میں نے چاہا کہ اسے قتل کر دوں' راوی بیان کرتا ہے میں نے ایک حدیث بیان کی جو میرے بھائی عمر بن الحمق نے مجھ سے بیان کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس مومن نے کسی مومن کو اس کے خون کی امان دی اور اسے قتل کر دیا تو میں قاتل سے بری ہوں۔ اور امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن سعید القطان نے بحوالہ حماد بن سلمہ ہم سے بیان کیا کہ عبدالملک بن عمیر نے بحوالہ رفاعہ بن شداد مجھ سے بیان کیا' وہ بیان کرتا ہے کہ میں مختار کے سر پر کھڑا ہوا کرتا تھا اور جب مجھے اس کا جھوٹ معلوم ہوا تو میں نے اپنی تلوار سونت کر اسے قتل کرنا چاہا تو مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو عمر بن الحمق نے ہم سے بیان کی تھی اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی شخص کو اس کی جان کی امان دی اور اسے قتل کر دیا اسے قیامت کے روز خیانت کا جھنڈا دیا جائے گا' نسائی اور ابن ماجہ نے اسے کئی طریق سے عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا ہے اور ان دونوں کے الفاظ میں ہے کہ جس نے کسی شخص کو خون کی امان دی اور اسے قتل کر دیا تو میں قاتل سے بری ہوں خواہ مقتول کافر ہی ہو۔

اور اس حدیث کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے اور حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ مختار کا خیال تھا کہ اس پر وحی آتی ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (بلاشبہ شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں) اور ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں' میں مختار کے پاس گیا تو اس نے میری عزت کی اور مجھے اپنے ہاں ٹھہرایا اور وہ رات کو میرے شبستان کی دیکھ بھال کرتا تھا اس نے مجھے کہا باہر نکل کر لوگوں سے بات کر' میں باہر نکلا تو ایک شخص نے آ کر کہا تو وحی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا وحی کی دو قسمیں ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ ...
﴿وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیَاطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰی ...
بیان کرتا ہے انہوں نے مجھے پکڑنے کا ارادہ کیا تو میں نے کہا' تمہیں اس سے کیا! میں تمہا...
چھوڑ دیا اور عکرمہ کا مقصد' مختار پر تعریض کرنا تھا اور اس نے اس کے اس دعویٰ کی تکذیب کی...

اور طبرانی نے انیسہ بنت زید بن الارقم کے طریق سے روایت کی ہے کہ اس کا باپ... کہنے لگا اے ابو عامر کاش میں جبریل اور میکائیل کو دیکھتا' تو زید نے اسے کہا تو ناکام و نامر... حقیر تر ہے اللہ اور اس کے رسول پر افترا کرنے والے! امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ ابن ا... عوف الصدیق الناجی نے ہم سے بیان کیا کہ حجاج بن یوسف' حضرت اسماء بنت ابی بکر الص... کرنے کے بعد ان کے پاس گیا اور کہنے لگا آپ کے بیٹے نے اس گھر کی بے حرمتی کی...

صلح حسنؓ کی 5 شرائط ماننے والے انکے بھائی حسینؓ کی یہ 3 شرائط بھی مان لیں

درمیان مجھ سے ملاقات کر' ابن سعد بیس سوار ساتھ لے کر لشکر سے نکلا۔ آپ بھی بیس سوار ساتھ لے کر نکلے۔ جب ملاقات ہوئی تو آپ نے انصار سے کہا کہ سب ہٹ جائیں۔ ابن سعد نے بھی اپنے ہمراہیوں سے ہٹ جانے کو کہا سب وہاں سے اتنی دور ہٹ گئے جہاں نہ آواز سنائی دیتی تھی نہ کوئی بات۔ دونوں آدمیوں کی باتوں میں بہت طول ہوا کہ تھوڑی رات گذر گئی۔ پھر اپنے اپنے اصحاب کے ساتھ اپنے اپنے لشکر میں چلے آئے۔ لوگوں نے اپنے اپنے وہم و گمان سے کہنا شروع کیا کہ حسین رضی اللہ عنہ نے ابن سعد سے کہا تو میرے ساتھ یزید کے پاس چل۔ دونوں لشکروں کو ہم یہیں چھوڑ دیں۔ ابن سعد نے کہا میرا گھر کھود ڈالا جائے گا۔ آپ نے کہا میں بنوا دوں گا۔ اس نے کہا میری جاگیریں چھین لی جائیں گی۔ آپ نے کہا اس سے بہتر میں تجھے اپنے مال میں سے دوں گا جو حجاز میں ہے۔ ابن سعد نے اسے گوارانہ کیا۔ لوگوں میں اسی بات کا چرچا تھا۔ بغیر اس کے کہ کچھ سنا ہو یا کچھ جانتے ہوں ایک دوسرے سے یہی ذکر کرتا تھا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تین شرائط:

لیکن محدثین کی ایک جماعت کا بیان ہے کہ آپ نے کہا تین باتوں میں سے ایک بات میرے لیے اختیار کر و یا تو یہ کہ جہاں سے میں آیا ہوں وہیں چلا جاؤں۔ یا یہ کہ میں اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں دے دوں وہ اپنے اور میرے درمیان جو فیصلہ چاہے کرے یا یہ کرو کہ مملکۃ اسلام کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مجھے روانہ کر دو۔ میں ان لوگوں کا ایک شخص بن کر رہوں گا۔ میرا نفع ونقصان ان کے نفع ونقصان کے ضمن میں ہوگا۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے یہ بات ہرگز نہیں کہی۔ جیسا لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں دے دیں گے۔ یا یہ کہ کسی سرحد کی طرف بلاد اسلام کی مجھے روانہ کر دو۔ بلکہ آپ نے یہ کہا مجھے اس وسیع وعریض زمین میں کسی طرف نکل جانے دو۔ میں دیکھوں کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ ابن سعد سے آپ نے تین یا چار ملاقاتیں کیں۔ اس نے ابن زیاد کو لکھا۔ خدا نے آگ کے شعلہ کو بجھا دیا۔ اختلاف کو دفع کیا۔ قوم کی بہتری چاہی۔ حسین رضی اللہ عنہ اس بات پر راضی ہیں کہ جہاں سے آئے ہیں وہیں چلے جائیں یا ملک اسلام کی سرحدوں میں سے جس ... وہ رہیں گے نفع وضرر میں سب کا ساتھ دیں گے یا امیر المومنین یزید ... ان کے درمیان جو فیصلہ چاہے وہ کرے۔ اس میں آپ کی بھی خوش...

شمر بن ذی الجوشن کی فتنہ انگیزی:

ابن زیاد نے خط پڑھ کر کہا ایسے شخص کا یہ خط ہے جو اپنے ... شمر ذی الجوشن اٹھ کھڑا ہوا کہا یہ بات ان کی تو قبول کرتا ہے۔ ار... واللہ تیری اطاعت کیے بغیر اگر وہ تیرے شہر سے چلے گئے تو قوت ... چاہیے اس میں تیرے لیے ذلت ہے۔ ہونا یہ چاہیے کہ وہ اور ان ... ہے سزا کا۔ اگر معاف کر دے تو تجھ کو اختیار ہے۔ واللہ میں تو یہ ... رات بھر بیٹھے ہوئے باتیں کیا کرتے ہیں۔ ابن زیاد نے کہا کیا ...

یزید کے خلاف تاریخی کوڑ کباڑ جھوٹی، جعلی و بے سند روایات منہ پھاڑ پھاڑ کر سنانے والے یہ روایات بھی سنا دیا کریں یزید کا سانحہ کربلا پر اظہار افسوس

شاہی حرم میں شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم:

یزید نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا اے نعمان رضی اللہ عنہ! ان لوگوں کی روانگی کا سامان جیسا مناسب ہو کر دو۔ اور ان کے ساتھ
اہل شام میں کسی ایسے شخص کو بھیجو جو امانت دار نیک کردار ہو اور اس کے ساتھ سوار ہوں اور ج
بعد اس کے مستورات کے لیے حکم دیا کہ علیحدہ مکان میں اتاری جائیں۔ جہاں ضرورت کی چ
علی بن حسین رضی اللہ عنہ اسی مکان میں رہیں جس میں وہ سب لوگ ابھی تک تھے، غرض یہ سب لوگ
آل معاویہ رضی اللہ عنہ میں سے کوئی عورت ایسی نہ ہوگی۔ جو حسین رضی اللہ عنہ کے لیے روتی ہوئی نوحہ زا
غرض سب نے صف ماتم وہاں بچھائی۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے حسن سلوک:

یزید صبح وشام کھانے کے وقت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو بھی بلا لیا کرتا تھا۔ ایک دن اس
کم سن تھے۔ یزید نے ان سے کہا اس جوان سے یعنی خالد سے لڑتے ہو۔ ابن حسن نے کہا
دو اور ایک خالد کے ہاتھ میں پھر میں لڑوں گا۔ یزید نے ان کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور کہا وہ طب
ہی ہوتا ہے۔

سانحہ کربلا پر یزید کا اظہار افسوس:

جب ان لوگوں نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو یزید نے علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور ان سے کہا، خدا پسر مرجانہ پر لعنت
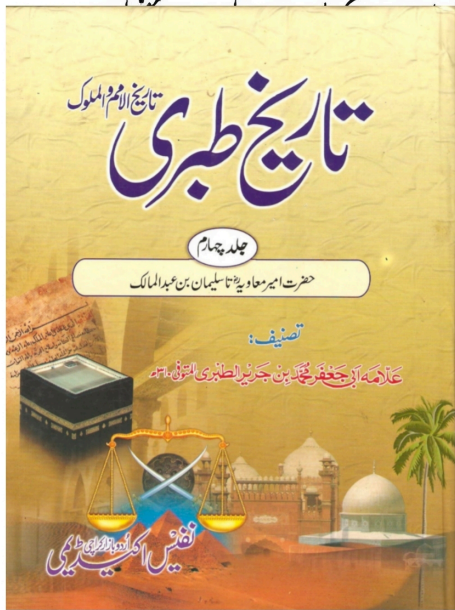
کرے واللہ اگر حسین رضی اللہ عنہ میرے پاس آتے۔ جس بات کے مجھ سے وہ خواستگار ہوتے وہی میں کرتا۔ ان کو ہلاک ہونے سے جس طرح بن پڑتا میں بچا لیتا اگرچہ اس میں میری اولاد میں سے کوئی تلف ہو جاتا تو ہو جاتا۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا جو تم نے دیکھا تمہیں جس بات کی ضرورت ہو مجھے خبر کرنا میرے پاس لکھ کر بھیج دینا۔ پھر یزید نے سب کو کپڑے دیئے اور اس بدرقہ سے ان لوگوں کے باب میں تاکید کر دی۔

جنگ صفین کے بعد شیعان علیؓ کی آپس میں لڑائی

قنوت نازلہ ثابت نہیں ہے اور اگر کوئی اسے ثابت مانتا ہے تو اسے ماننا پڑے گا اسکا اثر الٹا ہوا کیونکہ صفین کے بعد اہل شام کو کچھ نہیں ہوا مگر کوفی لشکر واپسی پہ دو ٹکڑے ہو گیا تھا اور مکمل ناکام خالی ہاتھ واپس اس حالت میں گیا کہ ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے کفر کے فتوے لگا رہے تھے اور ایک دوسرے کو کوڑے مار رہے تھے

نوٹ: یہ وہی تاریخ ہے جو اپنے مطلب کے لیے تم بیان کرتے ہو

تو کوئی بھی کام نہ کر سکا جنگ کے لیے گیا اور ہزاروں انسانوں کو ختم کرایا لیکن تب بھی کچھ

سامنے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ آتے نظر آئے جب ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو

وم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے اس سال شام نہیں دیکھا پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو

ہے ہیں وہ قوم ان لوگوں سے بہتر تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے۔

ضُتُكَ مُلِمَّةً　　　مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَبْرَحْ لِبَثِّكَ وَاجِمَا

ت کر کے زمانے کی جانب سے ہلاکت کا خوف دلائے اور وہ تیری ترقی سے خوش ہو۔

اِنْ تَشَعَّبَتْ　　　عَلَيْكَ الْاُمُوْرُ ظَلَّ يَلْحَاكَ لَائِمَا

ترجمہ: وہ تیرا بھائی نہیں ہے جو تجھے روکتا ہے اس لیے تو ان کاموں کو لازم پکڑ جس پر تجھے ملامت کرتے ہوں"۔
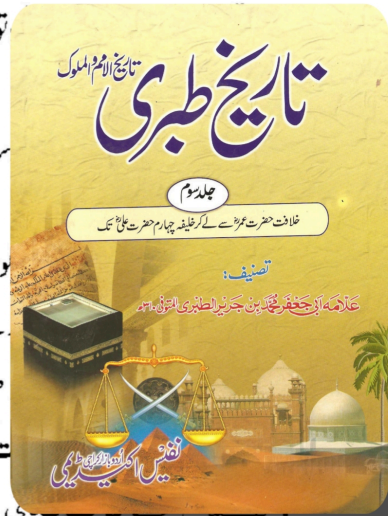
شیعانِ علی رضی اللہ عنہ کی ایک دوسرے سے عداوت:

ابو مخنف نے ابو خباب الکلبی کے ذریعہ عمارۃ بن ربیعہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ عمارہ کہتا ہے کہ جب شیعانِ علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدان صفین گئے تھے تو باہم ایک دوسرے کے دوست تھے اور ہر ایک ایک دوسرے سے محبت کرتا تھا اور جب میدان صفین سے لوٹ کر آئے تو یہ سب ایک دوسرے کے دشمن تھے اور ہر ایک ایک دوسرے سے کینہ رکھتا تھا یہ لوگ میدان صفین میں جب تک علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں موجود رہے خوب خوش تھے لیکن جب تحکیم کا واقعہ پیش آیا تو یہ سب ایک دوسرے کی راہ روکنے لگے آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دیتے اور ایک دوسرے کے کوڑے مارتے۔

خارجی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے کہتے اے اللہ! کے دشمن تم نے احکام خداوندی میں مداہنت سے کام لیا اور حکم بنایا۔

دوسرے ان کا جواب یہ دیتے۔ تم نے ہمارے امام کو چھوڑا۔ ہماری جماعت کو منتشر کیا۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ پہنچے تو یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ نہیں آئے بلکہ انہوں نے حروراء میں قیام کیا۔ ان لوگوں میں سے بارہ ہزار حروراء جا کر مقیم ہو گئے اور ان کے منادی نے اعلان کیا آئندہ ہمارا جنگی امیر یعنی کمانڈر انچیف شبث بن ربعی ہو گا اور نماز کا امیر عبداللہ بن کواء الیشکری ہو گا اور جب فتح ہو جائے گی تو خلافت کا کام مشورہ سے طے پائے گا اور بیعت اللہ عزوجل کے لیے ہو گی جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ہو گی۔

جعدۃ بن ہبیرہ کی خراسان کو روانگی:

اسی سنہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جعدۃ بن ہبیرہ کو خراسان روانہ کیا۔ علی رضی اللہ عنہ بن محمد نے عبداللہ بن میمون' عمرو بن شجیرہ' جابر بن یزید الجعفی کے ذریعہ شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صفین سے واپسی کے بعد جعدۃ بن ہبیرہ مخزومی کو خراسان

سیدنا علیؓ کی وصیت کی خلاف ورزی

سیدنا علیؓ نے سیدنا حسنؓ کو وصیت کی کہ اگر میں مر جاؤں تو ابن ملجم کو ایک ہی وار سے قتل کرنا اور لاش کا مثلہ نہیں کرنا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کے مثلہ سے بھی منع فرمایا ہے مگر حسنؓ نے اسے مارا، مثلہ بھی کیا اور آگ میں بھی جلا دیا یوں سیدنا علیؓ کی وصیت کی خلاف ورزی بھی ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بھی

محمد بن ابی بکر قاتلین عثمانؓ میں شریک تھا تاریخ طبری میں ہے محمد بن ابی بکر نے کہا میں نے سیدنا عثمان کو قتل کیا ہے (تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 306) تو اگر اسکو گدھے کی لاش میں کسی نے جلا دیا تو غلط حسنؓ نے جو کیا وہ ٹھیک کیسے؟ حالانکہ گدھے کی کھال میں جلایا جانا ثابت نہیں ہے مگر انکے نزدیک ہر تاریخی روایت بغیر سند کے صحیح ہوتی ہے تو پھر ساری تاریخ بیان کرنی چاہیے مولانا مودودی کی طرح صرف اپنے مطلب کی جھوٹی تاریخ نہیں
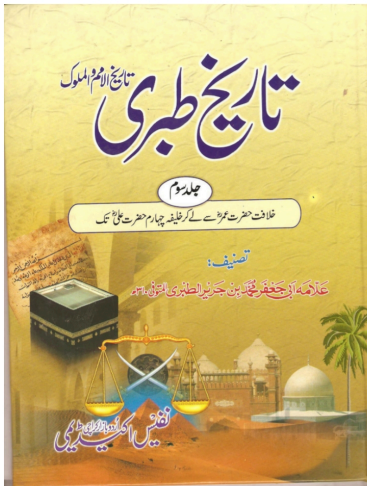
عن المنکر کو ترک نہ کرو اگر تم اسے ترک کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر برے لوگوں کو حاکم بنا د[ے]
دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ صلہ رحمی کرو اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو۔ پشت دکھانے
احتراز کرو۔ نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں ایک دوسرے کی اعانت کرو اور نافرمانی اور سر
اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری' تمہارے اہل بیت
تمہارے نبی کریم ﷺ کی تم میں حفاظت کی تھی۔ میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور
ہوں''۔

شہادت اور تکفین و تدفین:

اس کے بعد آپ لا الہ الا اللہ پڑھنے میں مشغول رہے حتیٰ کہ طائر روح عالم بالا کو پرو[از]
میں ہوئی۔ آپ کو آپ کے بیٹوں حسن و حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم نے غسل دیا تین کپڑ[وں]
نہ تھی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ میں نو تکبیرات کہیں پھر چھ ماہ تک حضرت حسن رضی اللہ عنہ والی رہے۔

قاتل کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو قاتل کے مثلہ سے منع فرمایا اور پھر فرمایا:

''اے بنی عبدالمطلب کہیں تم میری وجہ سے مسلمانوں کے خون نہ بہا دینا۔ اور یہ کہتے پھرو کہ امیرالمومنین قتل کر دیئے گئے ہیں۔ سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہ کرنا' اے حسن رضی اللہ عنہ! اگر میں اس کے وار سے مر جاؤں تو تو بھی قاتل کو ایک ہی وار سے ختم کرنا کیونکہ ایک وار کے بدلے میں ایک وار ہونا چاہیے اور اس شخص کا مثلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تم لوگ مثلہ سے احتراز کرو خواہ وہ باؤلے کتے ہی کا کیوں نہ ہو''۔

قاتل کا انجام اور وصیت کی خلاف ورزی:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کو طلب کیا ابن ملجم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم ایک اچھا کام کرنے پر آمادہ ہو اور وہ یہ کہ میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ میں اسے ضرور پورا کروں گا وہ عہد میں نے حطیم کے قریب کیا تھا کہ میں علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں کو ضرور قتل کروں گا یا خود اس کوشش میں مارا جاؤں گا اگر تم یہ پسند کرو تو مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ختم کرنے کے لیے چھوڑ دو اور میں تجھ سے اللہ کے نام پر عہد کرتا ہوں کہ اگر میں اسے قتل نہ کروں یا اسے قتل کر کے زندہ بچ جاؤں تو تیرے پاس آ کر تیرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں گا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کام کے لیے تجھے ہرگز نہیں چھوڑ سکتا کہ تو آگ کو اور بھڑکا دے اس کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اسے آگے بڑھ کر قتل کر دیا۔ پھر لوگ اس کی لاش کو چمٹ گئے اور اس کی بوٹیاں کر کے آگ میں ڈال دیا۔

خلافت و ملوکیت کتاب والی پارٹی, اسحاق جھالوی پارٹی اور مرزا جہلمی پارٹی جو سیدنا معاویہؓ کے خلاف ہر تاریخی روایت کو سچ مان لیتے ہیں وہ اِس روایت کو بیان کریں کہ مالک اشتر سیدنا طلحہؓ کو ڈرا کر اور گھسیٹتا ہوا منبر پر سیدنا علیؓ کے پاس لے کر آیا اور بیعت علیؓ کروائی

کے پاس پہنچے تو انہیں تلوار سے ڈرانے لگے۔

اسی طرح طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ کوفی بھیجے گئے اور ان سے یہ کہلوایا گیا کہ تم اختلاف سے ڈرو اس وفد کا قائد اشتر نخعی تھا۔ ان لوگوں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر انہیں بھی تلواروں سے ڈرایا۔

اہل کوفہ اور اہل بصرہ اپنے اس ساتھی کو برا بھلا کہہ رہے تھے جسے وہ امیر بنانا چاہتے تھے۔ یعنی طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما اور مصری خوش تھے کہ اہل مدینہ بھی علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے میں ان کے حامی ہو گئے ہیں۔

اہل کوفہ اور اہل بصرہ اس بات سے ڈر رہے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کے بعد وہ اہل مصر کے مطیع بننے پر مجبور ہوں گے اور مصریوں کی موجودگی میں ان کی وہی حیثیت ہوگی جو ایک کوڑا کرکٹ کی ہوتی ہے اسی باعث انہیں رہ رہ کر طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما پر غصہ آتا تھا لیکن دانت پیس کر رہ جاتے تھے۔

جب جمعہ کا دن آیا تو سب لوگ مسجد میں جمع ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور منبر پر چڑھے اور فرمایا۔ اے لوگو! اس کام کا وہی حقدار ہے جسے تم منتخب کرو۔ کل گزشتہ ہم نے اور تم نے ایک فیصلہ کیا تھا۔ اب اگر تم چاہو تو میں اس کام کی ذمہ داری سنبھال لوں ورنہ میری کسی پر کوئی زبردستی نہیں۔ لوگوں نے جواب دیا ہم نے جو کل آپ سے فیصلہ کیا تھا ہم اس پر قائم ہیں۔

لوگ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو لے آئے اور ان سے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرو۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں مجبوراً بیعت کرتا ہوں۔ انہوں نے بیعت کی اور یہی سب سے قبل بیعت کرنے والے ہیں۔

طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک ہاتھ لنجا تھا۔ جب یہ بیعت کر رہے تھے تو ایک شخص انہیں دور سے گھور رہا تھا جب یہ بیعت کر چکے تو اس نے اناللہ پڑھی اور کہا اے امیر المومنین! سب سے پہلے بیعت ایک لنجے ہاتھ نے کی ہے۔ اب تو یہ بیعت کبھی بھی پوری نہ ہوگی۔

اس کے بعد زبیر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں مجبوراً بیعت کر رہا ہوں اور اس کے بعد انھوں نے بیعت کی لیکن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے بارے میں اختلاف ہے۔

پھر ان لوگوں کو لایا گیا جو اس اختلاف سے کنارہ کش تھے انھوں نے آ کر بیعت کی اور کہا اے علیؓ! ہم آپ کی اس بات پر بیعت کرتے ہیں کہ آپ احکام خداوندی کا نفاذ فرمائیں گے خواہ آپ کا کوئی قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا رشتہ دار ہو۔ عزت دار ہو یا کمزور۔ اس کے بعد عام لوگوں نے بیعت کی۔

اشتر کی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گستاخی:

سری نے شعیب' سیف' ابو زہیر الازدی' عبدالرحمن بن جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے میرے پاس یہ واقعہ لکھ کر روانہ کیا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے اور لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تو اشتر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انھیں پکڑ کر لایا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کم از کم مجھے یہ تو دیکھنے دو کہ لوگ کیا کر رہے ہیں لیکن اشتر نے انہیں کوئی مہلت نہ دی اور انہیں گلے سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا لے آیا اور لا کر انہیں منبر پر چڑھا دیا۔ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

حکیم بن جبلہ کی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گستاخی:

سری نے شعیب' سیف' محمد بن قیس' حارث الوالبی کی سند سے میرے پاس یہ واقعہ لکھ کر بھیجا ہے کہ حکیم بن جبلہ حضرت

فاتح صفین سیدنا معاویہؓ

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جنگ صفین کے بعد سیدنا معاویہ کو طاقت و بلندی حاصل ہو گئی معاویہ کی بات بہت بڑی ہو گئی علی ساری زندگی اپنے لوگوں سے لڑتے رہے بعد میں شہید بھی ہو گئے علی کے بعد اہل عراق نے حسن کی بیعت کر کی اور حسن نے جا کر معاویہ کی بیعت کر لی مشرق سے مغرب تک سب نے سیدنا معاویہ کی بیعت پر اتفاق کر لیا

جب حضرت معاویہؓ نے اس وقت تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا جب تک وہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کو آپ کے سپرد نہ کریں' تو جو نقصان صفین میں ہوا ہم اسے پہلے بیان کر چکے ہیں' پھر معاملہ تحکیم کی طرف لوٹا اور جو کچھ حضرت عمرو بن العاص اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کا واقعہ ہوا ہے اسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یعنی اہل شام کو بظاہر قوت و سربلندی حاصل ہوگئی اور حضرت معاوؓیہ کی بات بڑی ہوگئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنے اصحاب سے ہمیشہ اختلاف رہا یہاں تک کہ ابن ملجم نے آپ کو قتل کر دیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' اس موقع پر اہل عراق نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی بیعت کر لی اور اہل شام نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی' پھر حضرت حسنؓ بلا ارادہ عراقی فوجوں کے ساتھ سوار ہوئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' شامی فوجوں کے ساتھ سوار ہوئے اور جب دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے تو لوگوں نے دونوں کے درمیان صلح کروانے کی کوشش کی اور صورتِ حال یہ ہوگئی کہ حضرتِ حسنؓ نے اپنے آپ کو خلافت سے معزول کر دیا اور حکومت حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان کے سپرد کر دی۔ اور حضرت معاوؓیہ کوفہ آئے اور وہاں بیعت کرنے کے بعد لوگوں سے ایک بلیغ خطاب کیا اور دور نزدیک اور مشرق و مغرب کی حکومتوں نے آپ سے عہد و پیمان لیے اور افتراق کے بعد ایک امیر پر اتفاق کرنے کی وجہ سے اس سال کا نام عام الجماعۃ رکھا گیا' حضرت معاویہؓ نے شام کی قضاء' فضالہ بن عبید کے سپرد کی پھر ان کے بعد ابوادریس خولانی کے سپرد کر دی۔ اور حمزہ بن قیس آپ کا پولیس افسر تھا اور سرحون بن منصور رومی آپ کا کاتب اور مشیر تھا۔ کہتے ہیں کہ آپ محافظ بنانے والے اور کتابوں کو اکٹھا کر کے ان پر مہر لگانے والے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی حکومت میں نوعمر لوگوں کو اولیت دی۔

...نہ آئے اور حضرت حسنؓ اور آپ کے اہل' حجاز جانے کے ارادے سے
...کہا وہ آ گیا ہے جس میں کوئی شک نہیں' پس حضرت معاوؓیہ کی طرف چلو
...یب پہنچ گئے اور فروہ بن نوفل ان کا امیر تھا۔ حضرت معاویہؓ نے ان کے
...حضرت معاویہؓ نے کہا' جب تک تم اپنے مصائب کو نہ روکو میرے پاس
...ئے تو خوارج نے انہیں کہا تم ہلاک ہو جاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ کیا حضرت
...ا کہ ہم ان سے جنگ کریں اور اگر ہم نے ان کی بیخ کنی کر دی تو ہم ان
...ی ہوگئی تو تم ہمیں کفایت کرو گے' انہوں نے کہا قسم بخدا جب تک ہم تم
...ہروانی بھائیوں پر رحم کرے گا' اے اہل کوفہ وہ تم سے بہتر جانتے تھے' پس
...اور بھگا دیا' پھر حضرت معاویہؓ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص
...نے آپ سے کہا' آپ اسے کوفہ کا اور اس کے باپ کو مصر کا امیر بناتے ہیں
...ور انہوں نے آپ کو اس ارادے سے موڑ دیا اور آپ نے کوفہ پر حضرت
...لعاصؓ نے حضرت معاویہؓ سے ملاقات کی اور کہا کیا آپ مغیرہ کو خراج پر

تاریخ ابن کثیر
البدایۃ والنہایۃ
حصہ ہفتم ہشتم
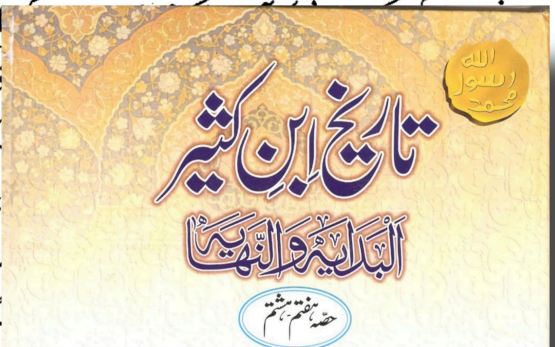
سیدنا معاویہؓ کے خلاف جھوٹی تاریخی روایات بیان کرنے والے جھالوی، مودودی اور پلمبری یہ تاریخ بھی بیان کی دیا کریں

صلح حسنؓ کی بے سند تاریخی شرائط کو صحیح ماننے والے اسی تاریخ میں موجود حسینؓ کی تین شرائط کا انکار کِس منہ سے کرتے ہیں؟

درمیان مجھ سے ملاقات کر' ابن سعد بیس سوار ساتھ لے کر لشکر سے نکلا۔ آپ بھی بیس سوار ساتھ لے کر نکلے۔ جب ملاقات ہوئی تو آپ نے انصار سے کہا کہ سب ہٹ جائیں۔ ابن سعد نے بھی اپنے ہمراہیوں سے ہٹ جانے کو کہا سب وہاں سے اتنی دور ہٹ گئے جہاں نہ آواز سنائی دیتی تھی نہ کوئی بات۔ دونوں آدمیوں کی باتوں میں بہت طول ہوا کہ تھوڑی رات گذر گئی۔ پھر اپنے اپنے اصحاب کے ساتھ اپنے اپنے لشکر میں چلے آئے۔ لوگوں نے اپنے اپنے وہم وگمان سے کہنا شروع کیا کہ حسین رضی اللہ عنہ نے ابن سعد سے کہا تو میرے ساتھ یزید کے پاس چل۔ دونوں لشکروں کو ہم یہیں چھوڑ دیں۔ ابن سعد نے کہا میرا گھر کھود ڈالا جائے گا۔ آپ نے کہا میں بنوا دوں گا۔ اس نے کہا میری جاگیریں چھین لی جائیں گی۔ آپ نے کہا اس سے بہتر میں تجھے اپنے مال میں سے دوں گا جو حجاز میں ہے۔ ابن سعد نے اسے گوارا نہ کیا۔ لوگوں میں اسی بات کا چرچا تھا۔ بغیر اس کے کہ کچھ سنا ہو یا کچھ جانتے ہوں ایک دوسرے سے یہی ذکر کرتا تھا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تین شرائط:

لیکن محدثین کی ایک جماعت کا بیان ہے کہ آپ نے کہا تین باتوں میں سے ایک بات میرے لیے اختیار کرو یا تو یہ کہ جہاں سے میں آیا ہوں وہیں چلا جاؤں۔ یا یہ کہ میں اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں دے دوں وہ اپنے اور میرے درمیان جو فیصلہ چاہے کرے یا یہ کرو کہ مملکت اسلام کی سرحدوں میں سے کسی سرحد پر مجھے روانہ کر دو۔ میں ان لوگوں کا ایک شخص بن کر رہوں گا۔ میرا نفع ونقصان ان کے نفع ونقصان کے ضمن میں ہوگا۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپؑ نے یہ بات ہرگز نہیں کہی۔ جیسا لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں دے دیں گے۔ یا یہ کہ کسی سرحد کی طرف بلاد اسلام کی مجھے روانہ کر دو۔ بلکہ آپ نے یہ کہا مجھے اس وسیع وعریض زمین میں کسی طرف نکل جانے دو۔ میں دیکھوں کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ ابن سعد سے آپ نے تین یا چار ملاقاتیں کیں۔ اس نے ابن زیاد کو لکھا۔ خدا نے آگ کے شعلہ کو بجھا دیا۔ اختلاف کو دفع کیا۔ قوم کی بہتری چاہی۔ حسین رضی اللہ عنہ اس بات پر راضی ہیں کہ جہاں سے آئے ہیں وہیں چلے جائیں یا ملک اسلام کی سرحدوں میں سے جس

وہ رہیں گے نفع وضرر میں سب کا ساتھ دیں گے یا امیر المومنین یزید

ان کے درمیان جو فیصلہ چاہے وہ کرے۔ اس میں آپ کی بھی خوش

شمر بن ذی الجوشن کی فتنہ انگیزی:

ابن زیاد نے خط پڑھ کر کہا ایسے شخص کا یہ خط ہے جو اپنے

شمر ذی الجوشن اٹھ کھڑا ہوا کہا یہ بات ان کی تو قبول کرتا ہے۔ ار

واللہ تیری اطاعت کیے بغیر اگر وہ تیرے شہر سے چلے گئے تو قوت

چاہیے اس میں تیرے لیے ذلت ہے۔ ہونا یہ چاہیے کہ وہ اور ان

ہے سزا کا۔ اگر معاف کر دے تو تجھ کو اختیار ہے۔ واللہ میں تو یہ

رات بھر بیٹھے ہوئے باتیں کیا کرتے ہیں۔ ابن زیاد نے کہا کیا

سیدنا علیؓ اور سیدہ عائشہؓ کی صلح تقریباً ہو ہی چکی تھی مگر سیدنا علیؓ کے لشکر میں موجود قاتلین عثمانؓ (یعنی باغی خارجی و فسادی ٹولے) نے دھوکے سے جنگ کروا دی۔

باب ۸

جنگِ جمل

صلح کا فیصلہ:

محمد اور طلحہ رحمہم اللہ کا بیان ہے کہ جب یہ دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے ٹھہر گئے اور سب کو اطمینان ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے لشکر سے آگے بڑھے۔ ادھر سے حضرت زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہما بھی بڑھے۔ دونوں لشکروں کے درمیان ان تینوں کی ملاقات ہوئی اور اختلافی امور پر گفت وشنید کے بعد تینوں اس نتیجہ پر پہنچے کہ صلح سے بہتر کوئی شے نہیں اس لیے آپس میں ہرگز نہ لڑنا چاہیے ورنہ اختلافات بڑھتے چلے جائیں گے الغرض اس فیصلہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے لشکر میں واپس آ گئے اور طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما اپنے لشکر میں واپس چلے گئے۔

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد وطلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شام کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ فرمایا۔ ادھر طلحہ وزبیر نے محمد بن طلحہ رحمہ اللہ کو گفتگو کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا ان دونوں قاصدوں نے دونوں لشکروں میں پہنچ کر صلح کی گفتگو کی اور تمام شرائط صلح آپس میں طے پا گئیں۔ یہ واقعہ جمادی الآخر میں پیش آیا جب شام ہوئی تو حضرت طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے لشکر کے سرداروں کے پاس کہلا کر بھیجا کہ ہماری غرض وغایت قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے قصاص لینا تھا تو وہ معاملات آپس میں طے پا گئے ہیں اور باہم صلح ہو گئی ہے۔ یہی حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سرداران لشکر کے پاس کہلا کر بھیجا۔

لوگوں نے اعلان صلح کی وجہ سے نہایت بے فکری کے ساتھ رات گزاری حتیٰ کہ جب سے یہ اختلافات رونما ہوئے تھے اس وقت سے لے کر آج تک اطمینان کی کوئی اس جیسی رات نہ گزری تھی۔

قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کی شیطنت:

وہ لوگ جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور ان کے قتل میں شریک کار تھے پوری رات جاگتے رہے۔ اب سب میں مجلس مشاورت گرم تھی حتیٰ کہ ان سب نے یہ فیصلہ کیا کہ خاموشی کے ساتھ جنگ چھیڑ دینی چاہیے۔ ان کے یہ تمام مشورے انتہائی پوشیدہ طور پر طے پائے کیونکہ ان لوگوں کو یہ خوف پیدا ہو گیا تھا کہ صلح سے انہیں نقصان پہنچے گا۔

یہ شیاطین صبح اندھیرے لشکر سے نکلے اور ان کی آمد کی ان کے پڑوسیوں تک کو خبر نہ ہوئی۔ یہ تاریکی ہی میں فیصلہ کر کے باہر نکل آئے تھے ان قاتلین میں سے مضری مضر قبیلہ کی طرف گئے' اور ربیعہ قبیلے کے آدمی قبیلہ ربیعہ کی طرف اور یمنی یمنیوں کی جانب بڑھے اور ان پر حملہ کر دیا۔ اس پر ایک شور مچ گیا۔ اور اہل بصرہ اور دیگر قبائل نے اپنے اپنے حامیوں کو پکارنا شروع کر دیا۔ حضرت طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما مضری سرداروں کے ساتھ معلومات کے لیے باہر نکلے ان دونوں نے میمنہ کی جانب جو قبیلہ ربیعہ پر مشتمل تھا۔ عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام کو معلومات کے لیے روانہ کیا اور میسرہ کی طرف عبدالرحمٰن بن عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور خود دونوں قلب میں ٹھہر گئے اور لوگوں سے معلوم کیا تو لوگوں نے بتایا کہ اہل کوفہ نے رات حملہ کر دیا ہے۔

حضرت زبیر وطلحہ رضی اللہ عنہما: ہم تو پہلے ہی سمجھتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ اس وقت تک باز نہ آئیں گے جب تک لوگوں کا خون نہ بہا لیں گے۔ اور اس طرح ایک حرام کام کو حلال نہ بنا لیں گے اس کے بعد یہ دونوں اہل بصرہ کو واپس لے کر لوٹے ان کی صف بندی کی حتیٰ کہ پورا لشکر محاذ پر صفیں درست کر کے کھڑا ہو گیا۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ کے کانوں میں یہ شور پہنچا اور اہل کوفہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ایک آدمی اس لیے چھوڑ رکھا تھا کہ اگر کوئی حملہ وغیرہ ہو تو وہ اطلاع دے سکے جب یہ شور مچا تو اس شخص نے بتایا کہ ویسے تو رات خیریت سے گذری لیکن

سیدنا معاویہؓ متعلق جھوٹی تاریخی روایات بیان کرنے والے یہ روایت بیان کر کے رنگ برنگے تبصرے کیوں نہیں کرتے؟ اگر یہاں سیدنا معاویہؓ ہوتے تو جہلمی فرقے نے کہنا تھا ماموںؓ قاتلین عثمانؓ سے مل کر زبردستی بیعت کرواتا تھا
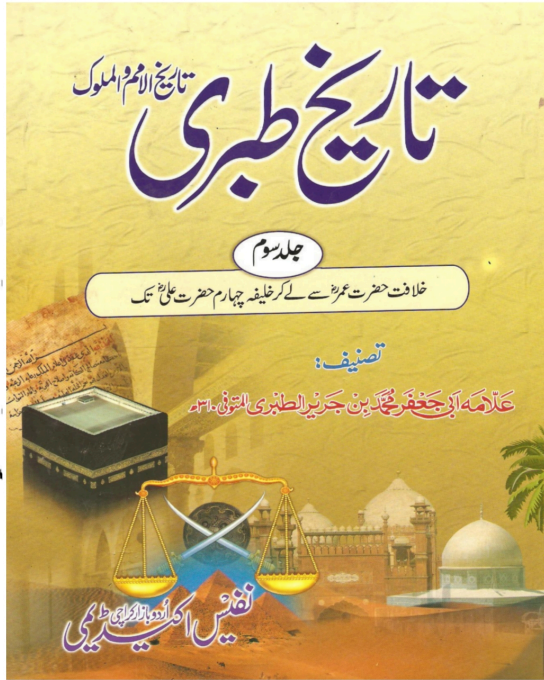
اس میں فتنے اٹھائے اور بدعتیں ایجاد کیں اور فتنہ گروں کو حرم رسول میں
مستحق ہیں اور بلا جرم مسلمانوں کے امام کو قتل کیا۔ اس طرح انھوں
لینا حرام تھا اور بلد حرم اور ماہ حرام کی حرمت کا بھی پاس نہ کیا۔ لوگوں
لوگوں کے شہر اور مکانات میں آ کر ٹھہر گئے جنہیں ان کا ٹھہرنا گوارا
نہیں پہنچایا۔ نہ ان کے دلوں میں خدا کا خوف تھا۔ جن لوگوں کے پا
سکتے کیونکہ انہیں خود اپنی جانوں کا خوف تھا۔

میں نے اس لیے سفر کیا ہے تاکہ تمام مسلمانوں کو یہ بتا دوں
باعث کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور اب ان کا اصلاح پانا ممکن نہیں
فرمائی:

﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ
''ان کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں سوائے اس کے کہ

ہم اس اصلاح کی خاطر میدان میں نکلے ہیں جس کا اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے اور مرد اور عورت کو حکم فرمایا ہے۔ ہم اس لیے آئے ہیں تاکہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیں اور اس کی حفاظت کریں اور برائی سے لوگوں کو روکیں اور دنیا سے برائی کو مٹائیں۔

طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کی شرط:

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے میرے پاس محمد وطلحہ کا یہ بیان لکھ کر روانہ کیا۔ کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گفتگو کر کے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، کے پاس پہنچے اور ان سے ان کی آمد کی وجہ دریافت کی۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ: ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، کے خون کا مطالبہ لے کر آئے ہیں۔

قاصدین: کیا آپ علی رضی اللہ عنہ، کی بیعت نہیں کر چکے؟

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ: ہاں! لیکن اس صورت میں کہ تلوار میری گردن پر رکھی ہوئی تھی۔ اور علی رضی اللہ عنہ، سے ہمارا کوئی اختلاف نہیں اور نہ میں علی رضی اللہ عنہ، کی بیعت توڑنا چاہتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ہمارے اور قاتلوں کے درمیان حائل نہ ہوں۔

اس کے بعد یہ دونوں قاصد لوٹ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے رخصت طلب کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، کو رخصت کیا اور ابو الاسود سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابو الاسود تو اپنے آپ کو اس بات سے بچانا کہ کہیں تیری خواہشات تجھے دوزخ میں نہ دھکیل دیں۔

﴿كُوْنُوْا قَوّٰامِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰى اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾

سیدنا علیؓ کی شہادت کی خبر سن کر سیدنا معاویہؓ رو دیئے

مولانا مودودی، اسحاق جھالوی اور مرزا جہلمی یہ سب کذاب سیدنا معاویہؓ متعلق نفرت والی جھوٹی تاریخی روایات تو بیان کرتے ہیں یہ بیان کیوں نہیں کرتے؟ کیا یہ تاریخ انہی کتب میں نہیں؟

حضرت حجر بن عدیؓ کے قتل کرنے پر، زیاد بن ابیہ کے استلحاق پر اپنے بیٹے یزید کی بیعت لینے پر۔

اور جریر بن عبدالحمید نے بحوالہ مغیرہ بیان کیا ہے کہ جب حضرت معاویہؓ کے پاس حضرت علیؓ کے قتل ہونے کی خبر پہنچی تو آپ رونے لگے تو آپ کی بیوی نے آپ سے کہا، کیا آپ اس پر روتے ہیں حالانکہ آپ نے ان سے جنگ کی ہے؟ حضرت معاویہؓ نے کہا تو ہلاک ہو جائے تجھے معلوم نہیں کہ لوگوں نے کس قدر فضل، فقہ اور علم کو کھو دیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے آپ سے کہا، کل آپ ان سے جنگ کرتے تھے اور آج اس پر روتے ہیں؟

میں کہتا ہوں کہ حضرت علیؓ ۴۰ھ کے رمضان میں قتل ہوئے اسی لیے لیث بن سعد نے کہا ہے کہ ایلیاء میں حضرت معاویہؓ کی جماعتی بیعت ہوئی اور آپ ۴۱ھ میں کوفہ میں آئے اور صحیح بات وہی ہے جو ابن اسحٰق نے بیان کی ہے اور جمہور کا قول یہ ہے کہ ۴۰ھ کے رمضان میں ایلیاء میں اس وقت آپ کی بیعت ہوئی جب اہل شام کو حضرت علیؓ کے قتل کی اطلاع ملی، لیکن آپ حضرت حسنؓ سے

لشکرِ علیؓ میں موجود سبائی پارٹی کا سیدہ عائشہؓ پر حملہ

سیدنا معاویہؓ کے خلاف ان کتب سے ہر جھوٹی تاریخ بیان کرنا شروع کر دیتے ہو اسکو صحیح کیوں نہیں مانتے؟ اسکو بیان کیوں نہیں کرتے؟ اس پر رنگ برنگے تبصرے کیوں نہیں کرتے؟ یہ سبائی کس کے لشکر میں تھے؟ باغی کس کے لشکر میں تھے؟ خارجی کس کے لشکر میں تھے؟ قاتلین لعنتی کس کے لشکر میں تھے؟

تاریخ طبری جلد سوم : حصہ دوم | ۱۳۱ | خلافت راشدہ + حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت

سبائیوں کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر حملہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آواز دی اے میرے بیٹو! ادھر آؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نہایت چیخ چیخ کرر کہہ رہی تھیں اللہ، اللہ، اللہ، کو یاد کرو اور روزِ حساب کا خیال کرو۔ لیکن یہ سبائی کوئی بات ماننے کے لیے تیار نہ تھے۔ وہ برابر آگے بڑھ رہے تھے جب یہ برابر آگے بڑھ بڑھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر حملہ کرتے رہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے لوگو! قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں پر لعنت بھیجو۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان پر لعنت بھیجی اور اہل بصرہ بھی لعنت بھیجنے لگے۔

... انہوں نے سوال کیا یہ شور و ہنگامہ کیسا ہے لوگوں نے جواب دیا کہ
...نے والوں پر لعنت بھیج رہے ہیں یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ
...کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور عبدالرحمٰن بن عتاب رضی اللہ عنہ
...نی اپنی جگہ ڈٹے رہو۔

...رت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب ہے وہ اس کے علاوہ کہیں اور حملہ نہیں کر
...ونٹ کو گھیر لیا اور اس کے بعد کوفہ کے مضریوں پر حملہ کیا اس اژدہام
...نے بیٹے محمد کی گردن پکڑی اور محمد سے فرمایا کہ حملہ کرو۔ انھوں نے
...ڈھایا۔ یہ دیکھ کر محمد نے حملہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جھنڈا ان کے

سیدنا علیؓ سیدنا زبیرؓ کے پاس گئے تو سیدنا زبیرؓ نے تلوار نکال لی جسے دیکھ کر سیدنا علیؓ بات کیے بغیر باہر نکل آئے اور باہر آکر کہ دیا سیدنا زبیرؓ کی رائے میرے بارے اچھی ہے بعد میں لوگوں نے سمجھا سیدنا زبیرؓ نے بیعت کر لی

اب یہاں اگر سیدنا علیؓ کی جگہ سیدنا معاویہؓ ہوتے تو انہوں نے کہنا تھا ماموں تلوار دیکھ کر ڈر کر باہر بھاگ آیا اور باہر آکر کہ دیا کہ زبیرؓ کی میرے بارے رائے اچھی ہے اور لوگوں نے مشہور کر دیا سیدنا زبیرؓ نے بیعت کر لیء مرزے جیسوں نے کہنا تھا انج ہوئی جے بیعت 😂 بات کا مقصد صرف یہ کہ ،تاریخی روایات اگر بغیر صحیح سند کے قبول کروگے تو کوئی بھی نہیں بچے گا

، پیچھے پیچھے ہولیا تاکہ یہ معلوم کروں کہ طلحہ، عثمان رضی اللہ عنہما سے جا کر کیا گفتگو

نچ کر اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب اجازت مل گئی تو وہ اندر پہنچے
مغفرت طلب کرتا اور اس سے توبہ کرتا ہوں واقعہ یہ ہے کہ میں نے ایک
یا۔
نہیں آئے ہو بلکہ مجبور اور بے بس ہو کر آئے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے
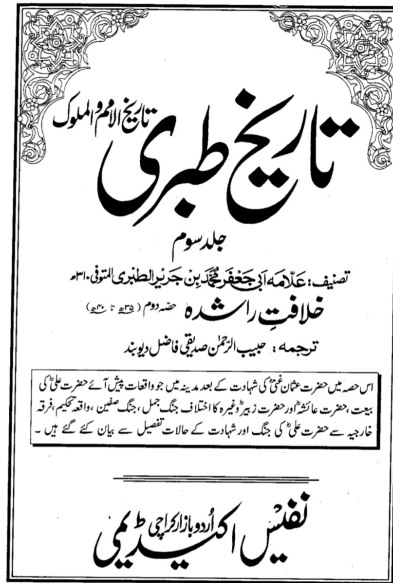
ن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، اسمٰعیل کے ذریعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا
، کی ہے کہ تلوار میرے سر پر چمک رہی تھی۔ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نہیں
ہوں کہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے زبردستی بیعت لی گئی تھی۔ اسمٰعیل کا بیان ہے کہ مدینہ
ں نے ان سے گریز کیا۔ جن میں سعد بن ابی وقاص، ابن عمر، صہیب، زید
ہم تھے اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے انصار میں سے کسی نے علی رضی اللہ عنہ کی
بیعت سے انکار نہیں کیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کا افسانہ:

زید بن بکار نے مصعب بن عبداللہ، عبداللہ بن مصعب بن عبداللہ، عبداللہ بن مصعب موسیٰ بن عقبہ اور ابوحبیبہ مولی الزبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ جب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تو علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ ابوحبیبہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ علی رضی اللہ عنہ اندر آنا چاہتے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی اور اسے اپنے بستر کے نیچے رکھ لیا اور اس کے بعد مجھ سے کہا جاؤ انہیں اندر بلا لاؤ۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اندر پہنچ کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور سامنے کھڑے رہے اور کچھ دیر بعد کھڑے کھڑے واپس چلے گئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کیا بات ہے کہ یہ شخص اندر آ کر ایک دم سے واپس چلا گیا۔ دیکھو کیا تلوار تو نظر نہیں آ رہی ہے۔ میں اس جگہ جا کر کھڑا ہوا جہاں علی رضی اللہ عنہ کھڑے تھے تو مجھے تلوار کی دھار نظر آئی۔ میں نے انہیں بتایا کہ تلوار کی دھار نظر آ رہی ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسی وجہ سے یہ شخص جلدی چلا گیا۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر پہنچے تو لوگوں نے ان سے زبیر رضی اللہ عنہ کا ارادہ دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے اپنی بہن کے لڑکے کو بہت نیک اور صلہ رحم پایا ہے اس لیے لوگوں نے زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اپنے دل میں بہتر خیال پیدا کر لیا۔ اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ انہوں نے میری بیعت کر لی تھی۔

جہاں صلح حسنؓ کی 5 شرائط کی صحیح سند لکھی ہوئی ہے اسکے اگلے صفہ پر سیدنا حسین کی اِن 3 شرائط کی صحیح سند لکھی ہوئی ہے

اوڑھنی سے بھی ذلیل تر ہو جائیں گے۔

بحوالہ معاویہ بن قرۃ ہمیں بتایا کہ حضرت حسینؓ نے فرمایا قسم بخدا وہ مجھ پر زیادتی کریں زیادتی کی تھی اور علی بن محمد نے بحوالہ جعفر بن سلیمان الضبعی ہم سے بیان کیا کہ حضرت میرے پیٹ سے اس لوتھڑے کو باہر نہ نکال لیں مجھے نہیں چھوڑیں گے اور جب وہ ایسا کردے گا جو انہیں ذلیل کردے گا حتیٰ کہ وہ لونڈی کی اوڑھنی سے بھی ذلیل تر ہو جائیں ہو گئے اور یعقوب بن سفیان نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر الحمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ کے حوالے سے ہم سے بیان کیا وہ بیان کرتا ہے میں اس فوج میں شامل تھا جسے ابن زیاد حضرت حسینؓ سے ملا تو میں نے آپ کو سیاہ سر اور سیاہ ریش پایا میں نے آپ سے کہا سلام فرمایا اور اس میں گنگناہٹ تھی۔ نیز فرمایا آج شب تم میں چوروں نے رات بسر کی ہے' شہاب کا بیان ہے میں نے یہ بات حضرت زید بن علی سے بیان کی تو آپ حیران رہ گئے اور ان میں بھی گنگناہٹ تھی' سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ حسینیوں میں گنگناہٹ تھی۔
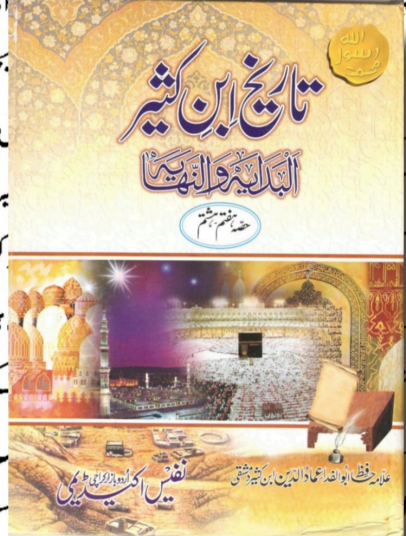
ابومخنف نے بحوالہ ابو خالد الکاہلی بیان کیا ہے کہ جب صبح کو سواروں نے حضرت حسینؓ بن علیؓ پر حملہ کیا تو آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے اللہ تو ہی ہر غم و رنج میں میرے لیے قابل بھروسہ اور ہر سختی میں میری امید ہے اور تو ہر نازل ہونے والے امر میں میرے لیے سامان اور بھروسہ کے قابل ہے اور کتنے ہی غم ہیں جن میں دل کمزور ہو جاتا ہے اور حیلہ کم ہو جاتا ہے اور ان میں دوست' مدد چھوڑ دیتا ہے اور دشمن خوش ہوتا ہے پس میں نے انہیں تیرے سامنے پیش کیا اور دوسرے سے بے نیاز ہو کر تیرے پاس ان کی شکایت کی' پس تو نے انہیں دور کر دیا اور تو نے مجھے ان کے مقابلہ میں کفایت کی' پس تو میرے لیے ہر نعمت کا منتظم اور ہر نیکی کا مالک اور ہر غایت کا منتہا ہے' اور ابو عبید القاسم بن سلام نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن محمد نے ابو معشر سے اس کے بعض مشائخ کے حوالے سے مجھ سے بیان کیا کہ جب وہ کربلا میں اترے تو حضرت حسینؓ نے فرمایا' اس زمین کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کربلا' آپ نے فرمایا کرب اور بلاء' اور عبید اللہ بن زیاد نے عمر بن سعد کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھیجا تو حضرت حسینؓ نے اسے کہا اے عمر مجھے تین باتوں میں سے ایک بات کے انتخاب کرنے کا اختیار دو' یا تو مجھے چھوڑ دو کہ میں جیسے آیا ہوں ویسے ہی واپس چلا جاؤں اور اگر تو اس بات کو تسلیم نہ کرے تو مجھے یزید کے پاس لے جا اور میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دوں اور وہ جو مناسب سمجھے میرے بارے میں فیصلہ کرے اور اگر تو یہ بات بھی تسلیم نہ کرے تو مجھے ترکوں کے پاس بھیج دے کہ میں ان سے جنگ کروں حتیٰ کہ مر جاؤں' اس نے یہ باتیں ابن زیاد کو پہنچا دیں اور اس نے آپ کو یزید کے پاس بھجوانے کا ارادہ کیا تو شمر بن ذی الجوشن نے کہا' جب تک یہ تمہارا فیصلہ نہ مانیں انہیں یزید کی طرف نہیں بھجوایا جائے گا۔ پس اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچا دی تو حضرت حسینؓ نے کہا خدا کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا اور عمر نے آپ سے جنگ کرنے میں دیر کر دی اور ابن زیاد نے شمر بن ذی الجوشن کو بھیجا اور اسے کہا اگر عمر آگے بڑھے تو جنگ کرو ورنہ اسے قتل کر کے اس کی جگہ سنبھال لینا میں نے امارت کو تمہارے سپرد کر دیا ہے اور عمر کے ساتھ اہل کوفہ

تاریخ الامم والملوک
تاریخ طبری

سیدنا علیؓ اور حسنؓ کی شدید تلخ کلامی

اگر یہ بحث معاویہؓ و یزید کے درمیان ہوتی تو اسے ضرور بیان کیا جاتا خیر جنکو بغیر تحقیق تاریخی روایات کا شوق ہے تو پڑھیں سیدنا حسنؓ نے اپنے والد سیدنا علیؓ سے کہا کہ میں نے آپ کو ایک بات کہی تھی مگر آپ نے میری نافرمانی کی جواب میں سیدنا علیؓ نے کہا تم ہمیشہ لونڈیوں کی طرح روتے رہتے ہو بتاؤ کونسی بات کہی تھی تم نے؟ تو حسنؓ نے کہا جب طلحہؓ و زبیرؓ نے آپکی مخالفت کی تو میں نے آپ سے کہا تھا کہ خلافت لے کر اس فساد کی بنیاد نہ رکھیں مگر آپ نے میری بات نہیں مانی تو سیدنا علیؓ نے کہا میں نہیں چاہتا تھا یہ خلافت میرے ہاتھ سے نکل جائے پہلے بھی مجھ پر بہت پہاڑ توڑے گئے اور اب جب خلافت ملی تو وہ بھی ناقص اور جب مل گئی ہے تو اب میں کیوں اسکی فکر نہ کروں؟ اے حسنؓ اس لیے اب تم ان مشوروں سے باز رہو

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تیز گفتگو:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب نماز کا سلام پھیرا تو ان کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ میں نے تمہیں ایک کام کا حکم دیا تھا لیکن تم نے میری نافرمانی کی۔ تم کل اسی طرح بے بس بنا کر قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ: تو تو ہمیشہ ہی لونڈیوں کی طرح روتا رہتا ہے۔ آخر وہ کیا بات تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا اور میں نے اس کی نافرمانی کی۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ: میں نے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور ہوئے تھے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ مدینہ چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں۔ آپ کی موجودگی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل ہونا آپ کے لیے بہتر نہیں جب عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے تو میں نے دوسرا مشورہ آپ کو یہ دیا کہ آپ ہرگز اس وقت تک خلافت قبول نہ کیجیے جب تک تمام شہروں سے آپ کی خلافت کے لیے وفد نہ آ جائیں اور وہ سب متفقہ طور پر آپ کو خلیفہ منتخب نہ کر لیں پھر جب زبیر و طلحہ رضی اللہ عنہما نے آپ کی مخالفت کی تو میں نے آپ کو حکم دیا تھا کہ اب آپ اپنے گھر میں بیٹھ جائیں اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ وہ خود باہم فیصلہ کر لیں۔ میں نے آپ سے کہا تھا کہ بہتر یہ ہے کہ فساد کی بنیاد آپ کے ہاتھوں نہ ہو اس کی بنیاد کوئی اور ہی رکھے تو اچھا ہے۔ لیکن آپ نے ان تمام امور میں میری مخالفت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ: اے میرے بیٹے! تم نے مجھے جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے یہ مشورہ دیا تھا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے قبل ہی مدینہ سے چلا جاؤں تو خدا کی قسم! اگر ہم مدینہ چھوڑ کر جانا چاہتے تو ہمیں بھی اسی طرح گھیر لیا جاتا جیسے عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا گیا تھا۔

تم نے جو یہ مشورہ دیا تھا کہ اس وقت تک میں خلافت قبول نہ کروں جب تک تمام شہروں کے لوگ میری بیعت پر راضی نہ ہوں۔ تو دراصل بیعت اہل مدینہ کی بیعت ہے۔ دوسروں کی بیعت انہی کے تابع ہے اور میں یہ بھی پسند نہ کرتا تھا کہ یہ خلافت ہم لوگوں کے ہاتھ سے نکل جائے۔ تم نے جو یہ مشورہ دیا تھا کہ زبیر و طلحہ رضی اللہ عنہما اور دیگر لوگوں کو خود صلح کر لینے دو تو یہ اہل اسلام کے لیے بہت بڑی کمزوری کا سبب ہوتا۔ خدا کی قسم مجھ پر شروع ہی سے قہر توڑے جاتے رہے۔ اور جب خلافت ملی تو وہ بھی ناقص۔ میرے نزدیک ان مخالفوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ تم نے جو یہ کہا تھا کہ میں گھر میں بیٹھ جاؤں تو یہ کیسے ممکن ہے جب کہ لوگ میرے ساتھ ہوں اور میں اس گوہ کی طرح کیسے چھپ کر بیٹھ جاؤں جسے ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہو اور اس گوہ کو پکڑنے والے یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے ہوں کہ یہاں گوہ موجود ہی نہیں اور جب شکاری واپس چلے جائیں تو وہ باہر نکل آئے۔ اور جب یہ خلافت مجھے مل گئی تو میں اگر اس کی فکر نہ کروں گا تو اور کون اس کی فکر کرے گا۔ اے میرے بیٹے! اب تم ان مشوروں سے باز آ جاؤ''۔

سیدنا حسنؓ کا محمد بن ابی بکر کو فاسق کہنا

سیدنا معاویہؓ و سیدنا عثمانؓ کے خلاف خلافت و ملوکیت کتاب میں درج جھوٹی تاریخی روایات اور صلح حسنؓ کی شرائط والی جھوٹی تاریخی روایات صحیح ماننے والے اس روایت کو بھی مان لیں, اس میں ہے حسنؓ محمد بن ابی بکر کو قاتلینِ عثمانؓ میں شامل ہونے کی وجہ سے فاسق کہتے تھے جبکہ آج مرزا جہلمی کہ رہا ہے وہ تو اللہ کا ولی تھا, اب حسنؓ کی مانني یا مرزا جہلمی کی فیصلہ خود کر لینا اور تم ہی کہتے ہو تاریخی روایات میں سند جانچنے کی ضرورت نہیں تو مان لو اب اسکو صحیح اور مان لو اس فاسق کو قصاص میں صحیح قتل کیا گیا تھا

میں ابوعمرؓ پر ان کے حسن امتحان کی وجہ سے روتا ہوں جس نے اس حالت میں شام کی کہ وہ بقیع الغرقد میں مقیم تھا''۔

مالک بن دینار سے مروی ہے کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے قتل عثمان رضی اللہ عنہ کے دن عبداللہ بن سلام کو کہتے سنا کہ آج عرب ہلاک ہو گئے۔

ابو صالح سے مروی ہے کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے اس روز میں نے عبداللہ بن سلام کو یہ کہتے سنا کہ واللہ تم لوگ ایک پچھنے بھر خون بھی بہاؤ گے تو ضرور اس کی وجہ سے اللہ سے تمہیں اور زیادہ دوری ہو جائے گی۔

طاؤس سے مروی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اہل کتاب اپنی کتب میں عثمان رضی اللہ عنہ کا حال کس طور پر پاتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم قیامت کے دن قاتل اور تارک نصرت پر انہیں امیر پاتے ہیں۔ ابی قلابہ سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قیامت کے روز اپنے قاتلین میں حکم بنائے جائیں گے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے تو میں نے علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نہ میں نے قتل کیا اور نہ میں نے حکم دیا، لیکن میں مغلوب ہو گیا' اس کو وہ تین مرتبہ کہتے تھے۔

عبدالرحمن بن ابی لیلی سے مروی ہے کہ میں نے احجار الزیت کے پاس علی رضی اللہ عنہ کو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کے کہتے سنا کہ اے اللہ میں امر عثمان رضی اللہ عنہ سے تیرے سامنے اپنی برأت ظاہر کرتا ہوں۔

خالد الربعی سے مروی ہے کہ اللہ کی کتاب مبارک میں ہے کہ عثم...
کہتے ہیں کہ اے پروردگار مجھے تیرے مومن بندوں نے قتل کیا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے...
پاک صاف کپڑے کی طرح کر دیا' پھر ان کے قریب آ کے انہیں اس طرح...
کے پہلے کیوں نہ ہوا۔ مسروق نے ان سے کہا کہ یہ آپ ہی کا عمل ہے' آ...
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ''نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس پر مومنین ایمان ل...
اس مجلس میں بیٹھنے تک لوگوں کو سفید کاغذ میں ایک سیاہ نقطہ بھی نہیں لکھا''...
فرمان سے لکھا گیا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تم لوگوں نے انہیں برتن کی طرح...
سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن سیرین کو کہتے سنا کہ جس وقت عثمان رضی...
برتن کی طرح مانجا' پھر اسے قتل کر دیا۔

حسنؓ سے مروی ہے کہ جب وہ لوگ یعنی قاتلین عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سزا کے لیے گرفتار کیے گئے تو فاسق ابن ابی بکر کو بھی گرفتار کیا گیا۔ ابوالاشہب نے کہا کہ حسن اسے نام سے نہیں پکارتے تھے بلکہ فاسق کہتے تھے انہوں نے کہا کہ وہ گرفتار کیا گیا اور گدھے کی کھال میں بھر کے جلا دیا گیا۔

رافضیوں یہ تاریخ تمہارا باپ بیان کرے گا؟

مالک اشتر کو جب عہدہ نہ ملا تو وہ علیؓ کو چھوڑ کر بھاگ گیا

ت درست نہ ہو جائیں اس وقت تک خود بصرہ میں قیام کریں۔
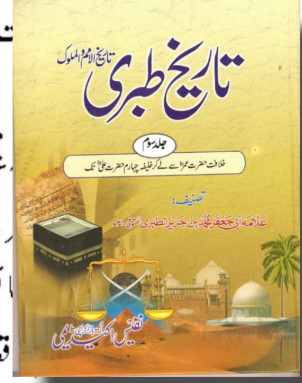
مجھے اشتر نے حکم دیا کہ بصرہ میں جو سب سے زیادہ قیمتی اونٹ ہو وہ خرید لو۔ میں نے تلاش کر کے ایک
ر نے مجھے حکم دیا کہ اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے میرا سلام کہنا اور یہ اونٹ پیش کرنا۔
ائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا انھوں نے اشتر کا نام سن کر اس کے لیے بد دعاء کی اور اونٹ واپس کر دیا۔
قعہ بیان کیا اس پر اشتر نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے اس لیے برا کہہ رہی ہیں کہ ان کا بھانجا جنگ میں ضائع ہو گیا۔

اشتر کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراضگی:

اشتر کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا عامل بنا دیا ہے تو وہ غصہ میں بھنا کر بولا کیا اسی لیے ہم نے اس بوڑھے (عثمان رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا تھا کہ یمن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا جائے حجاز قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کو، بصرہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور کوفہ خود علی رضی اللہ عنہ لے لیں۔

یہ کہہ کر اشتر نے اپنی سواری منگائی اور اس پر سوار ہو کر لشکر کو چھوڑ کر چلا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے کوچ کا حکم دیا اور نہایت تیزی سے چل کر اشتر کے سر پر پہنچ گئے اور اس کے سامنے یہ ظاہر ہونے نہیں دیا کہ اس گفتگو کی انہیں اطلاع مل چکی ہے اور فرمایا اتنی جلدی کیا ہے کہ ہمیں پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خطرہ پیدا ہوا تھا کہ اگر یہ لشکر چھوڑ کر چلا گیا تو لوگوں کے پاس جا کر ایک نیا فتنہ کھڑا کرے گا۔ اور ایک نئی بغاوت کھڑی ہو جائے گی۔

قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا لشکر علی رضی اللہ عنہ سے اخراج:

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد وطلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب بصرہ والوں کے وفد کوفہ والوں کے پاس پہنچے اور حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور زبیر وطلحہ رضی اللہ عنہما سے مل کر واپس آ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بھی صلح کے خواہاں ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو جمع فرمایا اور ایک خطبہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثنا اور حضورؐ پر درود کے بعد زمانہ جاہلیت اور اس کی بدبختی کا ذکر کیا پھر اسلام کی سعادت کا ذکر کیا اور اس کے بعد فرمایا:

''اس امت پر یہ بھی اللہ کا ایک انعام تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اوّل کے ذریعہ اس امت کے اتحاد کو برقرار رکھا پھر خلیفہ دوئم اور سوئم کے زمانے میں بھی اسی طرح رہا۔ پھر یہ حادثہ پیش آیا اور مختلف قوموں نے اپنی دنیا طلبی کی خاطر امت میں پھوٹ ڈال دی اور ان لوگوں کو اس بات کا حسد تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو کیوں فضیلت عطا فرمائی۔ اس لیے یہ لوگ چاہتے تھے کہ زمانے کو پھر دور جاہلیت میں تبدیل کر دیں تا کہ ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت باقی نہ رہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم اور اپنے ارادے کو پورا کر کے رہتا ہے۔

خبردار! میں کل یہاں سے بصرہ کی جانب کوچ کروں گا۔ تم لوگ بھی میرے ساتھ کوچ کرو۔ اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہرگز نہ جائے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں کسی قسم کی معاونت کی ہو یا اس میں کسی قسم کا حصہ لیا ہو۔

سیدنا معاویہؓ کے خلاف اتنی جھوٹی روایات بیان کرتے ہو تاریخ طبری سے تو یہ روایت بھی بیان کر دیا کرو کہ سیدنا حسنؓ نے جب سیدنا معاویہؓ سے صلح کا ارادہ کیا تو اہل عراق نے انہیں برچھی مار کر زخمی کر دیا

۴۱ھ کے واقعات

کوفی لا یوفی

امام حسن رضی اللہ عنہ کی دست برداری:

اسی سال حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حکومت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں داخل ہو کر اہل کوفہ سے خلافت کی بیعت لی۔

اہل عراق نے جب حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے خلافت کی بیعت کی تو حسن رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ شرط کی کہ تم لوگ میری بات کو سننا میری اطاعت کرنا ہیں جس سے صلح کروں اس سے صلح کرنا' میں جس سے جنگ کروں اس سے جنگ کرنا' اس شرط سے عراق والوں کے دلوں میں شک آ گیا۔ انھوں نے کہا' یہ شخص ہمارے کام کا نہیں ان کا ارادہ جنگ کرنے کا ہی نہیں ہے غرض حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت کو تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ان پر برچھی کا وار کیا گیا جو اوچھا پڑا۔ اب ان لوگوں کی طرف سے ان کے دل میں بغض و دہشت زیادہ ہو گئی' انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے خط و کتابت کی اور اپنے شرائط لکھ کر بھیجے کہ اگر تم انھیں منظور کر لو تو میں اطاعت کروں گا اور تم پر اس عہد کا وفا کرنا لازم ہوگا۔ یہ خط حسن رضی اللہ عنہ کا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کب پہنچا جب کہ خود معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک سادہ کاغذ پر اپنی مہر کر کے پہلے ہی حسن رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا تھا کہ اس کاغذ پر جو جو شرطیں تمہارا جی چاہے لکھ لو مجھے سب منظور ہیں۔ حسن رضی اللہ عنہ کو جب یہ مہری کاغذ پہنچا تو انھوں نے اس سے پہلے معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو شرطیں لکھی تھیں اس سے بھی چند در چند زیادہ شرائط اس کاغذ پر لکھے اور اپنے پاس اسی معاہدہ کو رکھ چھوڑا۔ ادھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کے پہلے شرائط ک
حسن رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے انھیں شرائط کے پورا کرنے کا سوا
نے اس کے منظور کرنے سے انکار کر دیا اور کہا جو تم نے پہلے شرا
حسن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تمہارا خط جب مجھے پہنچا میں نے اس پر
غرض اس باب میں دونوں میں اختلاف ہو گیا تو پھر معاو

امام حسن رضی اللہ عنہ کی کوفہ میں تقریر:

کوفہ میں مجمع ہوا تو عمرو بن عاص نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ
گوارا نہ ہوئی' پوچھا آخر تم کیا چاہتے ہو کہ وہ تقریر کریں عمرو نے کہ
ہیں۔ اس باب میں عمرو نے ایسا اصرار کیا کہ آخر معاویہ رضی اللہ عنہ کو
دیا۔ اس نے حسن رضی اللہ عنہ کو پکار کر کہا اُٹھیے اس مسجد میں تقریر کیجیے انھو
ہم میں سے پہلے شخص کے ذریعہ سے تمہاری ہدایت کی اور ہم میں
کی حکومت کی ایک مدت و میعاد ہے اور دنیا دست بدست (پھر اکر
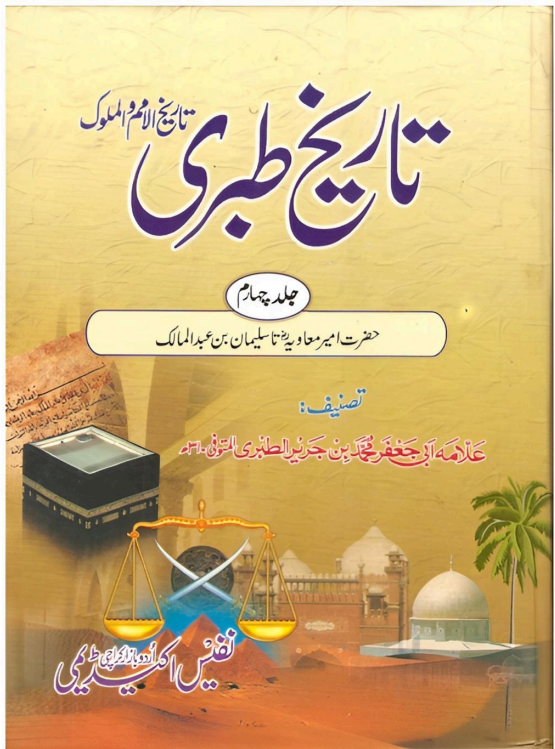
سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو ابو بکر صدیقؓ سے زیادہ میں خود کو خلافت کا حقدار سمجھتا تھا مگر لوگوں نے ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کر لی پھر ابو بکر صدیقؓ فوت ہو گئے تب بھی میں خود کو سب سے زیادہ خلافت کا حقدار سمجھتا تھا مگر لوگوں نے حضرت عمرؓ کی بیعت کر لی پھر حضرت عمرؓ کے بعد بھی میں خود کو خلافت کا حقدار سمجھا تھا مگر اس بار بھی لوگوں نے سیدنا عثمانؓ کی بیعت کر لی اب جب سیدنا عثمانؓ شہید ہوئے تو قاتلین میرے پاس خوشی سے آئیں ہیں اور میری بیعت کی ہے اب جو اِن سے جنگ کرے گا م میری ان سے جنگ ہے (تاریخ طبری: جلد 3 صفہ 59) مولانا مودودی تو کہتے ہیں تاریخی روایات میں اصول حدیث لاگو کیے اور سند کی جانچ پڑتال کی تو 90% تاریخ ضائع ہو جائے گی (خلافت و ملوکیت صفہ:318)

کیا اس روایت کو اسی طرح اب سچ مان لو گے؟

اور یہ 90% تاریخ صرف سیدنا معاویہؓ کے خلاف آنے والی بے سند روایات رد کرنے سے ہی ضائع ہو گی یا اہلبیت کے خلاف آنے والی روایات رد کرنے سے بھی ضائع ہو جائے گی؟

ایک دوسرے سے ملا کر بٹھا دیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص طلب کیا گیا اور اسے ان دونوں پر بٹھا دیا گیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس اوپر والے شخص پر چڑھ کر بیٹھ گئے اور ایک جانب اپنے پاؤں لٹکا لیے اور اللہ کی حمد وثنا اور درود وسلام کے بعد فرمایا۔ تم لوگوں نے دیکھ لیا کہ اس قوم اور اس عورت نے کیا کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ اشارہ سن کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور رونے لگے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ: یہ تم لڑکیوں کی طرح کیوں رو رہے ہو؟

حضرت حسن رضی اللہ عنہ: ہاں! میں نے آپ کو ایک بات کا مشورہ (اصل ترجمہ حکم) دیا تھا۔ لیکن آپ نے میری مخالفت (اصل ترجمہ نافرمانی) کی تو تم بھی نہایت مصیبت کے ساتھ قتل کیے جاؤ گے اور تمہارا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا (اصل ترجمہ ''تو'' اور ''تیرا'' ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ: تو نے مجھے جو حکم دیا تھا وہ لوگوں سے بیان کر دے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ: جب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا تو میں نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ بیعت کے لیے اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ پھیلایئے جب تک عرب کے تمام علاقوں کے لوگ آپ کو خلافت پر مجبور نہ کریں اور وہ آپ کے علاوہ کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے لیکن تم نے میرا یہ حکم نہ مانا۔

جس وقت اس عورت نے اور ان لوگوں نے سر اٹھایا میں نے تم سے کہا تھا کہ تم مدینہ سے نہ جاؤ اور اپنے ان شیعوں کے پاس جو آپ کی بات قبول کرتے ہیں اپنے پیغام بر بھیج دو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ: اس نے سچ کہا ہے۔ لیکن خدا کی قسم! میں بجو کی طرح کمزور بننا نہیں چاہتا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں اپنے سے زیادہ کسی کو خلافت کا حق دار نہ سمجھتا تھا۔ لیکن لوگوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تو جیسے لوگوں نے بیعت کی تھی تو میں نے بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو گئے اس وقت بھی میں اپنے سے زیادہ کسی کو حقدار نہ سمجھتا تھا۔ لیکن لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی ہلاک ہو گئے اور انہوں نے چھ آدمیوں میں سے ایک ممبر مجھے منتخب کیا لیکن اس وقت بھی لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی جس کی وجہ سے میں نے بھی بیعت کر لی۔ پھر لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغاوت کی اور اسے قتل کر دیا اور میرے پاس خوشی سے بیعت کے لیے آئے میں نے کسی پر زبردستی نہیں کی تو اب جو شخص بھی میری اور ان لوگوں کی مخالفت کرے گا۔ جو میرے متبع ہیں تو میں اس سے جنگ کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کا

علی بن احمد بن ... بن اعلم الحنفی، عمر بن سعد، اسد بن عبد اللہ اور ... سے واپس لوٹیں اور سرف پر پہنچی تو وہاں ان ... جانب منسوب کیا جاتا

تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

جلد سوم

خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک

جو ان تاریخی کتب سے سیدنا معاویہؓ اور بنو امیہ کے خلاف جھوٹی و جعلی روایات بیان کرتے ہیں وہ اسی کتاب سے یہ فضائل معاویہؓ بیان کیوں نہیں کرتے؟ اسحاق جھالوی کو ہمیشہ جھوٹ اور گند ہی نظر آیا تاریخی کتب سے یہ سب کیوں نظر نہیں آیا؟

ایک حلہ نکال کر زیب تن کر لیا اور حضرت عمرؓ نے اس
فقیر کی طرح حج کو نکلتا ہے اور جب وہ خدا تعالیٰ کے
نکال کر پہن لیتا ہے' حضرت معاویہؓ نے کہا میں نے
اور شام میں بھی مجھے آپ کی تکلیف پہنچی ہے اور اللہ
کپڑے اتار دیئے اور وہ دو کپڑے پہن لیے جن میں

محمد سے بحوالہ ابوعبدالرحمٰن مدنی مجھ سے بیان کیا کہ
اسی طرح المدائنی نے بھی حضرت عمرؓ سے بیان کیا ہے
بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہؓ سبز حلہ پہنے حضرت عمرؓ کے
یکھا تو درہ لے کر آپ کی طرف لپکے اور درہ سے آپ کو
سے ڈریئے' پس حضرت عمرؓ اپنی نشست گاہ کی طرف
ہے؟ حالانکہ آپ کی قوم میں ان جیسا کوئی شخص نہیں؟
اور لوگوں سے مجھے اس کے سوا کوئی اور چیز پہنچتی تو آپ
نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو میں نے چاہا کہ جو بلند ہو

جھکا ہے اسے پست کر دوں۔

اور ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ بن حمزہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابن ابی مریم نے ہم سے بیان کیا کہ قاسم بن مغیرہ نے بتایا کہ ابومریم ازدی نے اسے بتایا کہ میں حضرت معاویہؓ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا اے ابوفلاں ہم تجھ سے شادکام نہیں ہوئے۔ یہ بات عرب کہا کرتے ہیں۔ میں نے کہا میں نے ایک حدیث سنی ہے جو آپ کو بتائے دیتا ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے سنا ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کسی معاملے کا ذمے دار بنائے اور وہ ان کی ضروریات وحاجات اور محتاجگی کے ورے حجاب اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت وحاجت اور اس کی محتاجگی کے ورے حجاب اختیار کرے گا۔ راوی بیان کرتا ہے جب حضرت معاویہؓ نے اس حدیث کو سنا تو پیادہ پا لوگوں کی ضروریات پوری کرنے لگے' اسے ترمذی اور دیگر کتب نے روایت کیا ہے۔

امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ مروان بن معاویہ فزاری نے ہم سے بیان کیا کہ حبیب بن الشہید نے بحوالہ ابوحجاز ہم سے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ لوگوں کے پاس باہر آئے تو وہ آپ کی خاطر کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاویہ' ابن عامر اور ابن زبیر کے پاس آئے تو ابن عامر آپ کے لیے کھڑے ہو گئے اور ابن زبیر آپ کے لیے کھڑے نہ ہوئے تو حضرت معاویہؓ نے ابن عامر سے کہا' بیٹھ جائیے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص چاہے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔ ابوداؤد اور ترمذی نے اسے حبیب بن الشہید کی حدیث سے روایت کیا ہے اور

سیدنا معاویہؓ کے خلاف جھوٹی تاریخ بیان کرنے والے یہ تاریخ بھی بیان کر دیا کریں، یہ بھی مان لو جس طرح صلح حسن کی شرائط بغیر صحیح سند کے مانتے ہو

درمیان صلح کروانا اور راہ خدا میں جہاد کرنا اور ایسے … کام … جنہیں اللہ کے سوا کوئی شمار نہیں کرسکتا اور نہ ہم انہیں ان
عیوب وذنوب … پر ہوں جس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کو
قبول کرتا اور بد … غیر میں اختیار دیا جائے تو میں اللہ
تعالیٰ کو اس کے … تیں کیں تو میں سوچ میں پڑ گیا اور
مجھے معلوم ہو گیا … جب اس کے بعد آپ کا ذکر کرتے
تو آپ کے لیے … روایت کیا ہے۔
اور ابن … گو! میں تم سے بہتر نہیں اور بلاشبہ تم
میں ایسے لوگ … ہم وغیرہ افاضل، لیکن ہوسکتا ہے کہ
میں حکومت کے … زیادہ قتل کرنے والا ہوں اور تمہیں
زیادہ دودھ د… بن ابی مریم عن ثابت مولیٰ معاویہ
روایت کیا ہے … ار نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن واقد
نے ہم سے بیا… ر پر حضرت معاویہؓ کو بیان کرتے سنا
کہ اے لوگو! … نماز میں اپنے چہروں اور صفوں کو
درست رکھو، گر… رفت کرو، وگرنہ اللہ تعالیٰ تمہارے
دشمن کو تم پر مسلط … ب ہوں، بلاشبہ غریب کا صدقہ، غنی
کے صدقے … ہے کہ میں نے سنا ہے اور مجھے اطلاع
ملی ہے اور اگر تم … ت کے روز اس سے اس کے متعلق
پوچھا جائے گا۔ اور ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا ہے کہ یزید ابن طہمان الرقاشی نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن سیرین نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ جب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تو تہمت نہ لگاتے' اور ابوالقاسم بغوی نے اسے عن سوید بن سعید عن ہمام بن اسماعیل عن ابی قبیل روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ ہر روز ابوالجیش نامی شخص کو بھیجتے اور وہ مجالس میں گھومتا پھرتا اور پوچھتا کیا کسی کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے؟ یا کوئی مہمان آیا ہے؟ اور جب اسے اس کے متعلق بتایا جاتا تو وہ رجسٹر میں اسے رسد دینے کے لیے اس کا نام لکھ دیتا' اور دیگر مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہؓ متواضع تھے اور آپ کے کوڑے بچوں کے کوڑوں کی طرح ہوتے تھے جنہیں وہ کولڑے کہتے تھے اور آپ ان سے لوگوں کو مارتے تھے۔
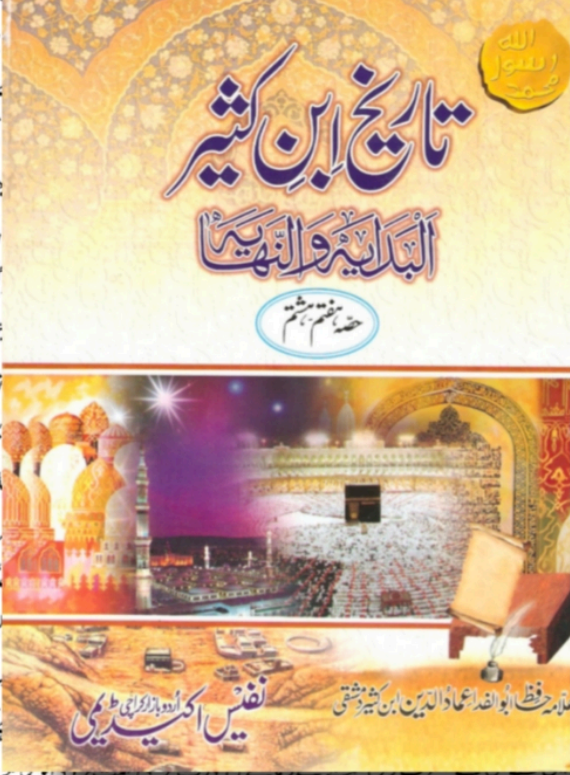
اور ہشام بن عمار نے عمرو بن واقد سے بحوالہ یونس بن میسرہ بن حلبس بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ کو دمشق کے بازار میں دیکھا آپ اپنے پیچھے ایک خدمت گار کو بٹھائے ہوئے تھے اور آپ کی قمیص کے گریبان کو پیوند لگے ہوئے تھے اور آپ دمشق کے بازاروں میں چل پھر رہے تھے اور اعمش نے بحوالہ مجاہد بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا اگر تم حضرت

معاویہؓ کو دیکھتے تو تم کہتے یہ مہدی ہے' اور ہیثم نے عن العوام عن جبلہ ابن سحیم عن ابن عمرو بیان کیا ہے' آپ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت معاویہؓ سے بڑا سردار نہیں دیکھا' راوی بیان کرتا ہے میں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی' آپ نے فرمایا حضرت عمرؓ ان سے

سیدنا معاویہؓ کے خلاف جھوٹی تاریخی روایات پر فوری ایمان لانے والے اس تاریخ پر بھی اب ایمان لائیں گے؟ یا یہ تاریخ اپنے مطلب کی نہیں ہے؟

یہ بے وقوف لوگ مجھ سے جدا ہو جائیں''۔

قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا مشورہ:

یہ اعلان سن کر وہ لوگ جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں حصہ لیا تھا یا قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی تھے یکجا جمع ہوئے ان جمع ہونے والوں میں علباء بن الہشیم' عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' سالم بن ثعلبۃ العبسی' شریح بن اوفی الضبیعہ اور اشتر نخعی شامل تھے۔ اور مصریوں کے ساتھ ابن السوداء اور خالد بن ملجم تھے۔ ان لوگوں میں باہم مشورہ ہوا۔ یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم! یہ تو ایک ظاہری بات ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ کتاب اللہ سے واقف ہیں اس وجہ سے وہ لازماً ایک نہ ایک روز قرآن پر عمل کرتے ہوئے قاتلین سے قصاص کا مطالبہ کریں گے اور جس وقت وہ یہ مطالبہ کریں گے اس وقت کوئی مخالف نہ ہوگا اور ہماری تعداد دوسروں مقابلے میں کم ہو جائے گی اور وہ وقت ہوگا جب کہ علی رضی اللہ عنہ قوم پر جان دیں گے اور قوم ان پر جان دے گی اور جب ہماری تعداد اتنی بڑی کثرت کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگی تو خدا کی قسم! تمہیں دھکے دے دیئے جائیں گے اور تمہیں کسی جگہ بھی نجات کی صورت نظر نہیں آئے گی۔

اشتر نخعی: طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کے ارادوں سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن علی رضی اللہ عنہ کے ارادوں سے آج تک واقف نہ ہو سکے خدا کی قسم! تمام لوگوں کی ہمارے بارے میں ایک ہی رائے ہے اور اگر زبیر، طلحہ اور علی رضی اللہ عنہم نے صلح کر لی تو وہ صلح ہمارے خونوں پر ہوگی آؤ کیوں نہ ہم علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کر کے اسے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دیں اس سے ایک نیا فتنہ پیدا ہوگا جو ہماری مرضی کے عین مطابق ہوگا اور ہم اس میں سکون سے زندگی گزار لیں گے۔

عبداللہ بن السوداء: تمہاری رائے نہایت غلط ہے۔ اے قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ ذی قار میں کوفہ کا ڈھائی ہزار لشکر موجود ہے اس کے علاوہ ابن حنظلیہ کے ساتھ پانچ ہزار کا لشکر ہے یہ سب اس شوق میں مر رہے ہیں کہ تم سے جنگ کرنے کی اجازت دے دی جائے یہ لشکر تیری پسلیاں بھی توڑ کر رکھ دے گا۔

علباء بن الہشیم: یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم انہیں چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں اور انہیں آپس ... کم ہو جائے گی تب ہم ان کے دشمنوں کی کثرت کے باعث ان پر غا... گے تب بھی یہ تم سے ایک نہ ایک روز صلح کرنے پر مجبور ہوں گے اس... شہروں کو چلو اور اس وقت تک خاموش بیٹھے رہو جب تک تمہارے ... پشت پناہی کر سکے اور تمہیں لوگوں سے بچا سکے۔

ابن السوداء: یہ رائے بھی انتہائی بری ہے تمہیں لوگوں سے محبت ظاہر کرنی چاہیے ... لوگوں کے ساتھ رہ کر بچ نہیں سکتے اور اگر تیری رائے پر عمل کیا گیا تو ... طرف سے گھیر لیں گے۔

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ: خدا کی قسم! نہ تو میں کسی بات پر خوش ہوں اور نہ کسی بات پر ناراض ... سے لوگ زبردست پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ جو حالات گزر ...

یزید کے خلاف تاریخی کوڑ کباڑ جھوٹی، جعلی و بے سند روایات منہ پھاڑ پھاڑ کر سنانے والے یہ روایات بھی سنا دیا کریں یزید کا شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر اظہار افسوس

سرِ حسین رضی اللہ عنہ کی کوفہ میں تشہیر:

پھر ابن زیاد نے حسین رضی اللہ عنہ کا سر کو ... اس کے بعد زحر بن قیس کے ساتھ حسین رضی اللہ عنہ ان کے اصحاب کے سروں کو یزید بن م... ساتھ ابو بردہ بن عوف ازدی اور طارق بن ابوظبیان ازدی بھی تھے۔ یہ لوگ یہاں ... زید کے سامنے گیا تو یزید نے کہا۔ ارے وہاں کیا ہو رہا ہے اور تو کیا خبر لے کر آیا ہے

شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ پر یزید کا اظہارِ تاسف:

زحر نے کہا ''اے امیر المومنین خدا کے فضل سے فتح و نصرت تجھے مبارک ہو۔ حسین بن علی رضی اللہ عنہما ہمارے مقابلہ میں اٹھارہ شخص اپنے اہل بیت میں سے اور ساٹھ آدمی اپنے شیعوں میں سے لے کر وارد ہوئے تھے، ہم لوگ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا یا تو اطاعت اختیار کریں اور امیر ابن زیاد کے حکم پر گردن جھکا دیں۔ یا قتال پر آمادہ ہو جائیں۔ انھوں نے اطاعت کرنے سے جنگ کرنے کو بہتر خیال کیا۔ ہم نے آفتاب نکلتے ہی ان پر حملہ کر دیا۔ اور ہر طرف سے انہیں گھیر لیا۔ یہاں تک کہ جب ہماری تلواریں ان کے سروں تک پہنچ گئیں۔ تو بھاگنے لگے اور پناہ نہ ملتی تھی۔ ٹیلوں پر اور غاروں پر ہم سے اس طرح وہ جان بچاتے پھرتے تھے۔ جیسے کبوتر شاہین سے چھپتے پھرتے ہیں۔ امیر المومنین واللہ جتنی دیر میں اونٹ کو صاف کرتے ہیں۔ یا قیلولہ میں جتنی دیر کے لیے آنکھ جھپک جاتی ہے۔ بس اتنی دیر میں ہی سب سے آخر شخص کو ان میں سے ہم قتل کر چکے تھے۔ اب ان کی لاشیں برہنہ پڑی ہیں۔ ان کے پیراہن خون آلود ہیں۔ ان کے رخسار گرد و غبار میں اٹے ہوئے ہیں۔ دھوپ انہیں پگھلائے دیتی ہے۔ ہوا انہیں گرد برد کر رہی ہے

ایک سنسان بیان میں شاہین اور گدھ ان پر اتر رہے ہیں''۔ یہ سن کر یزید آب دیدہ ہو گیا اور کہنے لگا۔ میں تمہاری اطاعت سے جب خوش ہوتا کہ تم نے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کیا ہوتا۔ خدا لعنت کرے پسر سمیہ پر۔ سنو واللہ اگر حسین رضی اللہ عنہ کا معاملہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں ان کو معاف ہی کر دیتا۔ خدا حسین رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ یزید نے زحر کو صلہ کچھ بھی نہ دیا۔

مولانا مودودی نے ایک کتاب لکھی خلافت و ملوکیت اس میں سیدنا عثمانؓ اور سیدنا معاویہؓ کے خلاف درج 99.99٪ تاریخی روایات کی سندیں صحیح نہیں ہیں, جب ہم اسحاق جھالوی رافضی پارٹی اور مرزا جہلمی رافضی پارٹی سے ان روایات کی سند متعلق بات کرتے ہیں تو آگے سے یہ کہتے ہیں تاریخی روایات پر اصول حدیث لاگو نہیں ہوتے جیسا تاریخ میں لکھا ہے بس مان لو تو پھر یہ لو نیچے تاریخی کتاب کا اسکین آپ کے سامنے ہے جس میں لکھا ہے کہ سیدنا علیؓ نے ایک جگہ کوچ کا ارادہ کیا تو اعلان کیا قاتلینِ عثمانؓ مجھ سے الگ ہو جائیں تو قاتلِ عثمانؓ مالک اشتر 2500 بندہ لے کر الگ ہو گیا اور کہا میں علیؓ کو بھی عثمانؓ کے پاس پہنچا دوں گا اب اس روایت سے مالک اشتر کا قاتلِ عثمانؓ ہونا ثابت ہو گیا ہے اب بتاؤ کیا کرنا ہے؟
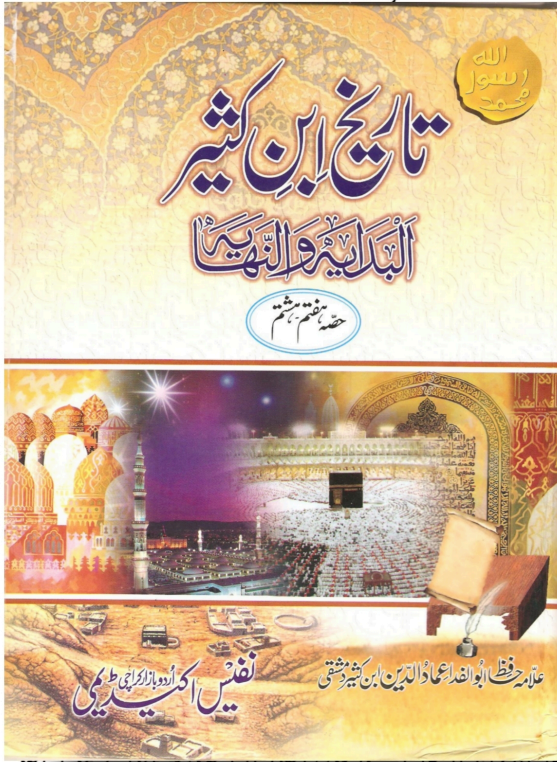
میری رائے یہ ہے کہ یہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کا علاج سکون دنیا ہے او
اگر تم لوگ ہماری بیعت کرو تو یہ بھلائی اور رحمت کی خوشخبری اور بدلہ
کوئی بات نہ مانو تو یہ شر اور اس حکومت کے تباہ ہونے کی علامت ہوگی
بھلائی کی چابیاں بن جاؤ اور ہمیں مصیبت کا نشانہ نہ بناؤ کہ تم خود بھی
قسم بخدا میری یہی رائے ہے اور میں آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہ
امت سے جس کا متاع قلیل ہے اپنی حاجت پوری کرے گا اور جو مص
چکی ہے وہ ایک عظیم بات ہے اور یہ ایک شخص کے دوسرے شخص کو قتل
کے دوسرے قبیلے کو قتل کرنے کی طرح نہیں ہے' انہوں نے جواب
جائیں اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئیں اور ان کی رائے بھی آپ جیس
قعقاع رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا تو آپ اس بار
ناپسند کرنا تھا اس نے اسے ناپسند کیا اور جس نے اسے پسند کرنا تھا ا
پیغام بھیجا جس میں آپ کو بتایا کہ وہ صلح کے لیے آئی ہیں' پس دونوں
دیا اور جاہلیت اور اس کی بدبختی اور اس کے اعمال کا ذکر کیا اور پھر اس
تعالیٰ نے ان کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر یہ واقعہ ہوا جس نے امت پر زیادتی کی' کچھ لوگوں نے دنیا طلب کی اور اللہ نے اس پر جو انعامات کیے اور جن فضیلتوں سے اسے سرفراز فرمایا' ان پر حسد کیا اور اسلام اور اس کی باتوں کو پشت کے بل واپس کرنا چاہا اور اللہ اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے والا ہے پھر فرمایا آگاہ رہو' میں کل کوچ کرنے والا ہوں پس تم بھی کوچ کرو' اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص کوچ نہ کرے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں لوگوں کی کچھ بھی مدد کی ہو اور جب آپ نے یہ بات کہی تو ان کے رؤساء کی ایک جماعت جیسے اشتر نخعی' شریح بن اوفی' عبداللہ بن سبا المعروف بابن السوداء' سالم بن ثعلبہ' غلاب بن الہیثم اور ان کے علاوہ اڑھائی ہزار آدمی اکٹھے ہو گئے اور ان میں کوئی صحابی شامل نہ تھا والله الحمد' اور کہنے لگے' یہ کیا رائے ہے اور قسم بخدا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے کتاب اللہ کو بہتر جانتے ہیں جو حضرت عثمانؓ کے قاتلین کو تلاش کرتے ہیں اور اس کے زیادہ عامل بھی ہیں اور جو بات انہوں نے کہی ہے وہ تم سن چکے ہو' کل وہ لوگوں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی مراد تمہاری ساری قوم سے ہے اور تم سے یہ کیسے ہوگا حالانکہ ان کی کثرت کے مقابلہ میں تمہاری تعداد قلیل ہے؟ اشتر نے کہا' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما ہمارے بارے میں جو رائے رکھتے ہیں وہ ہمیں معلوم ہے' مگر آج تک ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کا پتہ نہیں چلا' اور اگر انہوں نے ان کے ساتھ صلح کی ہے تو انہوں نے ہمارے خون پر صلح کی ہے اور اگر یہ بات ایسے ہی ہے تو ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ ملا دیں گے اور لوگ ہمارے ساتھ خاموشی اختیار کر کے راضی ہو جائیں گے' ابن السوداء نے کہا تمہاری رائے بہت بری ہے' اگر ہم نے انہیں

لشکرِ علیؓ نے قرآن اٹھالیے

صفین میں لشکرِ معاویہؓ نے نیزوں پہ قرآن اٹھائے یہ جھوٹی بات ہے البتہ مسند احمد میں صحیح سند سے روایت موجود ہے کہ سیدنا معاویہؓ نے علیؓ کی طرف قرآن بھیج کر صلح کی پیشکش کی تھی جسے سیدنا علیؓ نے فوری قبول کر لیا, اسی طرح سیدنا معاویہؓ نے سیدنا حسنؓ کو بھی صلح کی پیشکش کی تھی, اب اگر کوئی کہتا ہے یہ پیشکش کرنا ڈر کی وجہ سے ہے تو یہی کام سیدنا علیؓ نے جمل میں کیا تھا قرآن اٹھا کر اور قرآن بھیج کر صلح کی پیشکش کی تھی تو کیا سیدنا علیؓ ڈر گئے تھے؟ ہرگز نہیں بلکہ مقصد ان سب کا یہ تھا کہ آپس میں ہم صحابہؓ نہ ٹکرائیں اسی لیے جسطرح علیؓ نے صلح کی پیشکش کی اسی طرح معاویہؓ نے صلح کی پیشکش کی تھی مگر قرآن اٹھا کر شکست کے خوف سے نہیں مسند احمد کی روایت کے مطابق قرآن بھیج کر قرآن پہ صلح کی پیشکش کی تھی جسے فوری قبول کر لیا گیا

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ: جب اپنے بیٹے ع... میں کوئی بھلائی نظر نہیں آتی۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ: آپ جب... آپ نے علی رضی اللہ عنہ کے جھنڈے دیکھے تو آپ کو ان کے نیچے اپنی موت نظر... دیا عبداللہ رضی اللہ عنہ باپ کو غصہ دلانے کے لیے اسی طرح طعنے دیتے رہے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ: لیکن ... نہ کروں گا۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ: اپنے غلام ... رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کر دیا اور صف میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضر... ماص طلب کر رہے ہو حالانکہ تم ہی نے انہیں قتل کیا تھا جس کے باعث اللہ... نہ کرتے تھے۔

نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ح... لیے لے کر آئے تا کہ ان کی پشت پناہی میں تم جنگ کر سکو حالانکہ تم نے اپنی ... نہ کی تھی؟

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ: بیعت تو ضرور کی تھی لیکن اس صورت میں کہ تلوار میری گردن پر رکھی ہوئی تھی۔

تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک
جلد سوم
خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک
تصنیف:
علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

قرآن اٹھانے کا حکم:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو اس کام کے لیے پیش کر سکتا ہے کہ وہ قرآن اٹھا کر فریقین کے درمیان کھڑا ہو جائے اور انہیں قرآن پر چلنے کی دعوت دے۔ اگر اس کا وہ ہاتھ کاٹ دیا جائے تو دوسرے ہاتھ میں قرآن لے لے اور اگر دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے تو قرآن دانتوں سے تھام لے۔ ایک نوجوان نے اس کام کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ کوئی اور شخص اس کام کو انجام دے اس لیے آپ تمام لشکر میں گھومے اور ہر ایک کے سامنے یہ بات پیش کی۔ لیکن اس نوجوان کے علاوہ کوئی بھی اپنے آپ کو موت کے منہ میں دینے کے لیے تیار نہیں ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان سے فرمایا یہ قرآن ان کے سامنے پیش کرو اور ان سے کہو کہ یہ قرآن اوّل سے آخر تک ہمارے اور تمہارے خونوں کا فیصلہ کرے گا۔ لیکن مخالفین کے لشکر نے اس نوجوان پر حملہ کر دیا۔ قرآن اس کے ہاتھ میں تھا انہوں نے اس کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے تو اس نے قرآن دانتوں سے تھام لیا حتی کہ یہ نوجوان شہید کر دیا گیا۔

سیدنا علیؓ کی شہادت کی خبر سن کر سیدنا معاویہؓ رو دیئے

مولانا مودودی, اسحاق جھالوی اور مرزا جہلمی یہ سب کذاب سیدنا معاویہؓ متعلق نفرت والی جھوٹی تاریخی روایات تو بیان کرتے ہیں یہ بیان کیوں نہیں کرتے؟ کیا یہ تاریخ انہی کتب میں نہیں؟

البدایہ والنہایہ: جلد ہشتم ۱۷۱ ۶۰ھ میں رونما ہونے والے حالات وواقعات کے بیان میں

اور حضرت حسن بصریؒ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ حضرت معاویہؓ کو چار باتوں پر ملامت کرتے تھے حضرت علیؓ سے جنگ کرنے پر حضرت حجر بن عدیؓ کے قتل کرنے پر زیاد بن ابیہ کے استلحاق پر اپنے بیٹے یزید کی بیعت لینے پر۔

اور جریر بن عبدالحمید نے بحوالہ مغیرہ بیان کیا ہے کہ جب حضرت معاویہؓ کے پاس حضرت علیؓ کے قتل ہونے کی خبر پہنچی تو آپ رونے لگے تو آپ کی بیوی نے آپ سے کہا' کیا آپ اس پر روتے ہیں حالانکہ آپ نے ان سے جنگ کی ہے؟ حضرت معاویہؓ نے کہا تو ہلاک ہو جائے تجھے معلوم نہیں کہ لوگوں نے کس قدر فضل' فقہ اور علم کو کھو دیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے آپ سے کہا' کل آپ ان سے جنگ کرتے تھے اور آج اس پر روتے ہیں؟

میں کہتا ہوں کہ حضرت علیؓ ۴۰ھ کے رمضان میں قتل ہوئے اسی لیے لیث بن سعد نے کہا ہے کہ ایلیاء میں حضرت معاویہؓ کی جماعتی بیعت ہوئی اور آپ ۴۱ھ میں کوفہ میں آئے اور صحیح بات وہی ہے جو ابن اسحٰق نے بیان کی ہے اور جمہور کا قول یہ ہے کہ ۴۰ھ کے رمضان میں ایلیاء میں اس وقت آپ کی بیعت ہوئی جب اہل شام کو حضرت علیؓ کے قتل کی اطلاع ملی' لیکن آپ حضرت حسنؓ سے

سیدنا معاویہؓ نے فرمایا کاش! علیؓ کا قاتل علیؓ پر قدرت نہ پائے

مولانا مودودی, اسحاق جھالوی اور مرزا جہلمی یہ سب کذاب سیدنا معاویہؓ متعلق نفرت والی جھوٹی تاریخی روایات تو بیان کرتے ہیں یہ بیان کیوں نہیں کرتے؟ کیا یہ تاریخ انہی کتب میں نہیں؟

تاریخ طبری جلد سوم : حصہ دوم ۳۵۷ خلافت راشدہ + حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت

بڑھا کر اسے پکڑ لیا قاتل نے کہا میرے پاس ایک ایسی خبر ہے جس کے سننے سے آپ خوش ہو جائیں گے اور اگر میں آپ سے وہ خبر بیان کر دوں گا تو آپ کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا وہ خبر بیان کرو۔

برک نے جواب دیا آج میرے بھائی نے علی رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہوگا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: کاش! تیرا بھائی ان پر قدرت نہ پا سکے۔

برک: کیوں نہیں۔ اس لیے کہ علی رضی اللہ عنہ جب باہر نکلتے ہیں تو ان کے ساتھ کوئی محافظ نہیں ہوتا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ساعدی کو طلب کیا یہ ایک طبیب تھا اس نے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زخم کو دیکھا تو کہا اے امیر تم دو باتوں میں سے ایک بات پسند کر لو یا تو میں لوہا جلا کر اس زخم کی جگہ پر لگا دیتا ہوں یا آپ اسے پسند کر لیں کہ میں آپ کو پینے کے لیے ایک ایسا شربت دوں جس سے آئندہ آپ کے کوئی اولاد نہ ہو۔ کیونکہ تلوار زہر آلود تھی۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آگ تو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ رہا اولاد نہ ہونا تو یزید اور عبداللہ دونوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

سیدنا علیؓ اپنے اہل کوفہ کے متعلق فرماتے ہیں:

شامی لشکر کا سنتے ہی یہ گھروں میں گھس جاتے ہیں کوفیوں پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا

''اے اہل کوفہ جب تم یہ سنتے ہو کہ شام کے ہراول دستوں میں سے کسی دستہ نے حملہ کر دیا اور فلاں شہر کا دروازہ بند کر دیا ہے تو تم میں سے ہر شخص خوف کے مارے گھر میں اس طرح گھس جاتا ہے جیسے گوہ خطرے کے وقت اپنے بھٹ میں گھس جاتی ہے یا بجھ اپنی جائے پناہ میں چھپ جاتا ہے دراصل دھوکہ میں تو وہ شخص مبتلا ہے جسے تم نے دھوکہ دیا اور جو شخص تمہارے ذریعہ کامیاب ہوا جیسے کوئی ٹوٹے تیر سے کامیابی حاصل کرے تم میں ایسے آزاد آدمی موجود نہیں جو کسی کے چیخنے چلانے کی آواز سن لیں اور نہ تم میں ایسے معتبر بھائی ہیں جن کی اعانت پر بھروسہ کیا جا سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون''۔

فتح انبار و مدائن:

علی بن محمد ابن عوانہ کا بیان ہے ...

اسے حکم دیا کہ اولاً ہیت پر حملہ کر کے ...

مدائن پر قبضہ کرو۔

سفیان ابن عوف لشکر لے کر آ ...

کے خوف سے فرار ہو چکے تھے) اس ...

حفاظت کے لیے پانچ سو آدمی معین تھے ...

کے لشکر نے ان پر حملہ کیا ان سو افراد نے ...

کہ ان پر ایک عام حملہ کر کے انہیں ختم کر ...

ساتھ تیس آدمی اور مقتول ہوئے۔ سفیان ...

رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ گیا۔

جب یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی ...

ان لوگوں کے مقابلہ کے لیے کافی ہیں ...

نہیں۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ...

پہنچا لیکن سفیان واپس جا چکا تھا اس لیے ...

عبداللہ فزاری کا تیما پر حملہ:

راوی کہتا ہے کہ اسی سال امیر ...

اور اسے حکم دیا کہ جن جن دیہات سے ...

قتل کر دے۔ پھر مکہ۔ و مدینہ اور حجاز پہنچ ...

پاس اس لشکر کے علاوہ اس کی قوم کے لاتعداد لوگ بھی جمع ہو گئے۔

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد سوم

خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

مولانا مودودی، اسحاق جھالوی اور مرزا جہلمی کی زبانی کبھی یہ تاریخ سنی آپ نے؟ یا ان رافضیوں کو صرف بنو امیہ کے مظالم والی جعلی و جھوٹی تاریخ ہی پسند ہے

قائد اور سردار بن گئے ہیں اور ہم اتباع بن گئے ہیں۔ اور انھوں نے تمہارے سپرد بڑا کام کیا ہے پس ان کی مخالفت نہ کرنا، تو ایک غایت کی طرف جا رہا ہے، اگر تو نے اسے حاصل کر لیا تو تو اسے اپنی اولاد کو دے گا''۔

پس حضرت معاویہؓ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی حکومت کے دور میں مسلسل شام کے نائب رہے اور آپ نے ۲۳ھ میں جزیرہ قبرص کو فتح کیا اور مسلمانوں نے آپ کے دور حکومت میں تقریباً ۶۰ھ میں وہاں سکونت اختیار کی اور آپ کے بعد بھی وہاں سکونت کی اور آپ کے دور میں بلاد روم وفرنگ کے ساتھ مسلسل جہاد ہوتا رہا اور فتوحات ہوتی رہیں اور جب آپ کا اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معاملہ ہوا تو ان ایام میں کلیتہً کوئی فتح نہیں ہوئی نہ آپ کے ہاتھوں پر اور نہ حضرت علیؓ کے ہاتھوں پر، اور جب شاہِ روم کو ڈرایا اور ذلیل کیا اور اس کی فوجوں کو دبایا تو اس کے بعد اس نے حضرت معاویہؓ کے بارے میں لالچ کیا اور جب شاہِ روم نے حضرت معاویہؓ کو حضرت علیؓ کے ساتھ مصروف پیکار پایا تو وہ عظیم فوجوں کے ساتھ ملک کے بعض حصوں کے قریب آ گیا اور ان میں دلچسپی لینے لگا تو حضرت معاویہؓ نے اسے لکھا:

''خدا کی قسم اگر تو باز نہ آیا اور اے لعین تو اپنے ملک کو واپس نہ گیا تو میں اور میرا عمز اد تیرے برخلاف مصالحت کر لیں گے اور میں تجھے تیرے تمام ملک سے باہر نکال دوں گا اور زمین کو باوجود فراخی کے تجھ پر تنگ کر دوں گا''۔

اس موقع پر شاہ روم خوفزدہ ہو کر واپس چلا گیا اور مصالحت کا طلب گار بن کر پیغام بھیجا، پھر تحکیم کا معاملہ ہوا اور بعد ازاں یہ معاملہ آپ کے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ صلح کرنے کے وقت تک اسی طرح رہا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، پس حضرت معاویہؓ پر اتفاق ہو گیا اور جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں، رعایا نے ۴۱ھ میں آپ کی بیعت پر اتفاق کر لیا اور آپ اس مدت میں اس سال تک جس میں آپ کی وفات ہوئی با اختیار امیر رہے اور دشمن کے ممالک سے جہاد قائم رہا اور خدا کا بول بالا رہا اور زمین کی اطراف سے غنائم آپ کے پاس آتی رہیں اور مسلمان راحت وعدل اور عفو ودرگزر کے ساتھ آپ کے ساتھ رہے۔

اور صحیح مسلم میں عکرمہ بن عمار کے طریق سے ابی زمیل سماک بن ولید سے بحوالہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھا ہے کہ ابو سفیان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تین باتیں عطا فرمائیں آپ نے فرمایا بہت اچھا، ابو سفیان نے کہا اس طرح جنگ کروں جیسے میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتا تھا آپ نے فرمایا بہت اچھا، اس نے فرمایا بہت اچھا اور تیسری بات اس نے یہ بیان کی کہ اس کی خواہش ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر لیں اور اس بارے میں اس نے اس کی بہن حضرت ام حبیبہؓ سے بھی مدد طلب کی آ نہیں اور ہم نے ایک الگ جلد میں اس پر گفتگو کی ہے اور ائمہ کے اقوال اور انہوں نے ابو سفیان کا بھی ذکر کیا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ حضرت معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبانِ وحی میں سے تھے اور امام مستدرک میں ابو عوانہ الوضاح ابن عبد اللہ الیشکری کے طریق سے ابو حمزہ عمران بن ابی عطاء سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
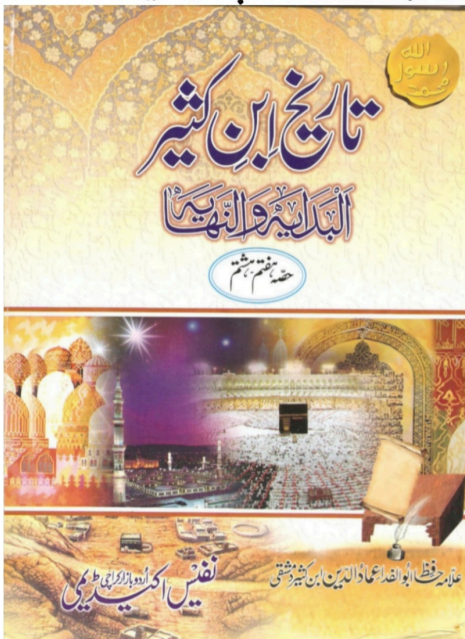
سیدنا علیؓ کے ساتھ ایک ایسا گروہ بھی تھا جو کہتا تھا ہمارے بھائیوں کو (قصاص عثمانؓ میں) قتل نہ کیا جائے (تاریخ طبری:37) سیدنا معاویہؓ خلاف جھوٹی تاریخی روایات بیان کرنے والے اسکو بھی بیان کر دیا کریں

باب ۳

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گورنر

...ے حوالے سے محمد اور طلحہ کا بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا۔ کہ جب ۳۶ھ شروع ہوا تو حضرت ...ں کر کے روانہ فرمائے' عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو بصرہ' عمارۃ بن شہاب رضی اللہ عنہ کو کوفہ روانہ کیا۔ یہ ... تھے' یمن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو' مصر قیس بن سعد رضی اللہ عنہما کو اور شام سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو
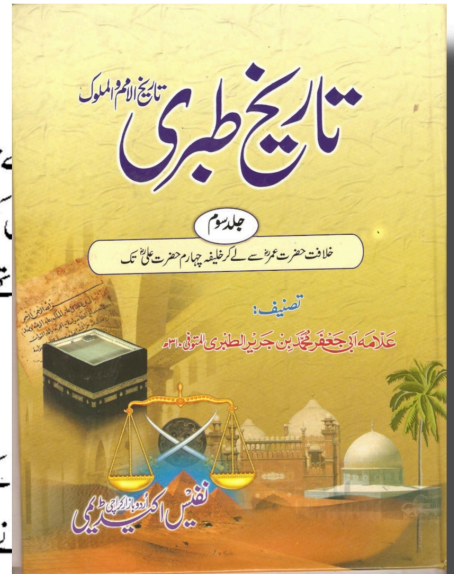
...کے شام کی طرف چلے۔ جب تبوک پہنچے تو وہاں انہیں کچھ گھوڑے سوار ملے۔ ان سواروں نے ...نے جواب دیا میں امیر ہو کر آیا ہوں۔ سواروں نے دریافت کیا آپ کو کس علاقہ پر مامور کیا گیا ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا شام پر۔ انھوں نے جواب دیا کہ اگر تمہیں عثمان رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے تو سر آنکھوں پر اور اگر کسی اور نے بھیجا ہے تو واپس جاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تمہیں وہ حالات معلوم نہیں جو پیش آ چکے ہیں۔ ان سواروں نے جواب دیا ہاں ہمیں سب کچھ معلوم ہے اس گفتگو کے بعد سہل رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس چلے آئے۔

قیس بن سعد رضی اللہ عنہما کی دھوکہ دہی:

قیس بن سعد رضی اللہ عنہما جب مدینہ سے چل کر ایلہ پہنچے تو انہیں راہ میں کچھ سوار ملے انہوں نے دریافت کیا تم کون ہو؟ اور کہاں سے آئے ہو؟۔ قیس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد ہوں۔ انھوں نے دریافت کیا تمہارا نام کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرا نام قیس بن سعد رضی اللہ عنہما ہے۔ ان سواروں نے جواب دیا اچھا تم آگے جا سکتے ہو۔ یہ آگے بڑھ کر مصر میں داخل ہو گئے۔

مصر میں ان کے داخلہ سے لوگ کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔

ایک فرقہ تو قیس بن سعد رضی اللہ عنہما کے ساتھ مل گیا۔ اور بیعت میں داخل ہو گیا۔

دوسری جماعت نے خربتا پہنچ کر پناہ لی اور اس نے ہر قسم کے اختلافات سے علیحدگی اختیار کر لی اور یہ کہلا بھیجا کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل قتل کر دیئے گئے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ورنہ ہم تمہارے مخالف ہیں۔ اور یا تو ہم اپنا قصاص لے کر رہیں گے یا ختم ہو جائیں گے۔

تیسرا گروہ یہ کہتا تھا کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ہمارے بھائیوں سے قصاص نہ لیا جائے۔ یہ لوگ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت میں شامل تھے۔

قیس بن سعد رضی اللہ عنہما نے یہ تمام حالات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھ کر روانہ کر دیئے۔

مختار ثقفی کا دعوی نبوت ایک فراڈ تھا اصل مقصد حکومت تھا، اسحاق جھالوی، مرزا جہلمی جیسے رافضیوں نے کبھی یہ تاریخ سنائی آپکو؟ اصل میں یہ تاریخ وہی سناتے ہیں جو سیدنا معاویہؓ کے خلاف ہو جیسے شرائط وغیرہ

سے ان کے پیچھے لگا دیتے ہیں) اور ایک شاعر نے کہا ہے۔

''اور ہر ہاتھ کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے اور ہر ظالم کو عنقریب ظالم سے پالا پڑے گا''۔

اور عنقریب مختار کے حالات میں ایسی باتیں آئیں گی جو اس کے کذب وافترا پر دلالت کریں گی' اور اس نے اہل بیت کی نصرت کا جو ادعا کیا ہے اصل میں یہ ایک پردہ ہے جس میں وہ اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھا تا کہ کوفہ میں رہنے والے شیعوں میں سے رذیل لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو جائیں تا کہ وہ ان کے لیے حکومت قائم کرے اور اپنے مخالفین پر حملے کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر اس شخص کو مسلط کر دیا جس نے اسے سزا دی اور یہ وہی کذاب ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسماء بنت الصدیق کی حدیث میں فرمایا ہے کہ بلاشبہ عنقریب ثقیف میں ایک کذاب اور ایک بربادی افگن ہوگا۔ اور یہی وہ کذاب ہے جو تشیع کا اظہار کرتا تھا اور بربادی افگن حجاج بن یوسف ثقفی ہے جو عبد الملک بن مروان کی طرف سے کوفہ کا امیر بنا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا اور حجاج اس کے الٹ تھا' وہ بہادر' ظالم ناصبی تھا لیکن اس طبقہ میں کوئی دین اسلام اور دعوت نبوت پر نہ تھا اور یہ کہ اس کے پاس بلند تر جاننے والے کی طرف سے وحی آتی ہے۔

ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ اس سال مختار نے المثنیٰ بن مخرمۃ العبدی کو بصرہ بھیجا کہ وہ وہاں کے باشندوں کو مقدور بھر اس کی طرف دعوت دے پس وہ کوفہ میں داخل ہوا اور وہاں اس نے ایک مسجد تعمیر کی جس میں اس کے پاس اس کی قوم کے لوگ اکٹھے تھے پس وہ انہیں مختار کی طرف دعوت دینے لگا پھر الورق شہر میں آیا اور اس کے پاس اس نے پڑاؤ کر لیا تو حارث بن عبد اللہ بن ربیعۃ القباع جو مصعب کی معزولی سے قبل بصرہ کا امیر تھا۔ نے پولیس کے امیر عباد بن الحصین کے ساتھ اس کی طرف فوج روانہ کی تو انہوں نے اس کے ساتھ جنگ کی اور اس سے شہر چھین لیا اور اس کے اصحاب کو شکست ہوئی اور بنو عبد القیس ان کی نصرت کو اٹھے تو اس نے ان کی طرف بھی فوج روانہ کی اور انہوں نے اس کی طرف فوج بھیجی تو اس نے احنف بن قیس اور عمرو بن عبد الرحمٰن مخزومی کو لوگوں کے درمیان مصالحت کروانے کے لیے بھیجا اور مالک بن مسمع نے ان دونوں
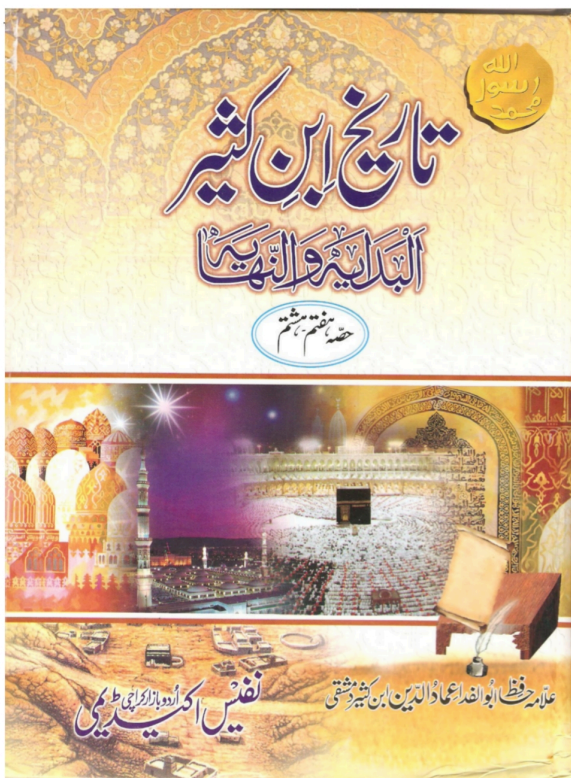
چھوٹی سی جماعت کے ساتھ شکست خوردہ اور مغلوب اور مسلوب ہو کر مختار

ذریعے ہونے والی مصالحت کے متعلق مختار کو بتایا اور مختار نے ان کے بار

معاملے میں شامل ہو جائیں اور اس نے احنف بن قیس کو جو خط لکھا وہ یہ تھا:

''مختار کی جانب سے احنف بن قیس اور اس سے پہلے کے امراء کی ط

ربیعہ کے لیے ہلاکت ہو اور احنف اپنی قوم کو دوزخ میں داخل کر رہا

اور میں تمہارے لیے وہی اختیار رکھتا ہوں جو قضا و قدر میں لکھا گیا

رکھا ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی بھی تکذیب کی گئی ہے اور میں ان

ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ ابو السائب بن جنادہ نے مجھ سے بیان کیا ک

بیان کیا' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بصرہ میں داخل ہو کر ایک حلقہ میں جا بیٹھ

خلافت و ملوکیت کتاب والی پارٹی, جھالوی و جہلمی پارٹی جو اپنے مطلب کی ہر طرح کی جھوٹی تاریخی روایات کو وحی الہی کی طرح مانتے ہیں اسی تاریخ میں یہ اپنے کوفی دہشتگرد قاتلِ عثمانؓ مالک اشتر کے کام بھی دیکھ لیں عشرہ مبشرہ صحابہؓ کی گردن پر تلوار رکھ کر جبری بیعت کرواتا رہا
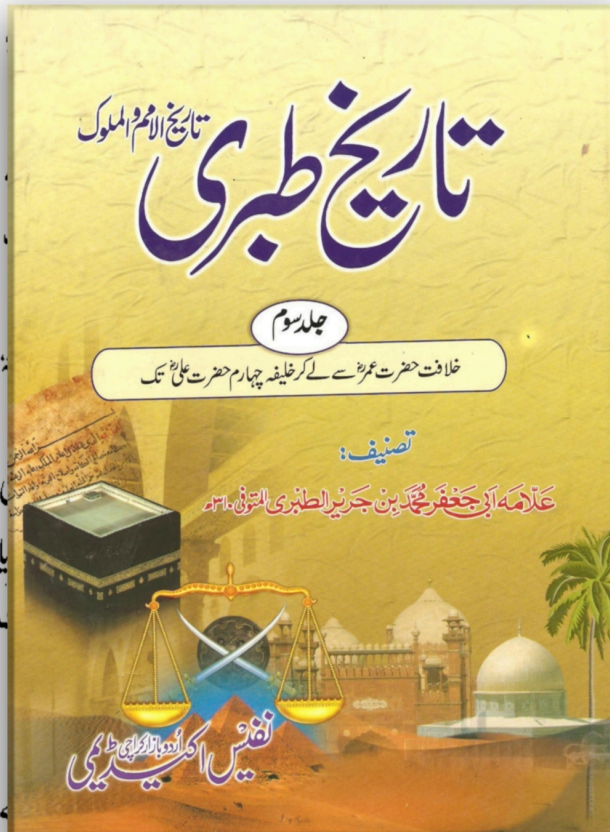
تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک
جلد سوم
خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک
تصنیف:
علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی بیعت کی تو حبیب بن
نے کی تھی اس لیے حبیب بولا جس بیعت کی ابتداء کٹے ہاتھ سے ہو
اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لائے اور منبر پر
تھے۔ سر پر خز کا عمامہ تھا اور پاؤں میں چپل تھے ہاتھ میں ایک کمان
کی۔

لوگ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لائے۔ حضر
نے فرمایا جب سب لوگ بیعت کر لیں گے تو میں بھی بیعت کر لوں گا
اس کے بعد لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لائے
وہی جواب دیا جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دیا تھا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ
میرے پاس کوئی ضامن نہیں ہے۔ اشتر نخعی نے کھڑے ہو کر عرض
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں' انہیں چھوڑ دو میں نے ان کے بچپن سے

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت:

محمد بن سنان القضرار نے اسحاق بن ادریس' ہشیم' حمید
جنگلات میں سے ایک جنگل میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرتے دیکھا۔

اشتر کی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دھمکی:

احمد بن زہیر نے' زہیر' وہب' جریر' یونس بن یزید الایلی کے ذریعہ زہری کا یہ قول بیان کیا ہے کہ جب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تو انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیعت سے پس و پیش کیا۔ مالک اشتر نخعی تلوار کھینچ کر کھڑا ہو گیا اور بولا خدا کی قسم! اے طلحہ رضی اللہ عنہ یا تو بیعت کر لے ورنہ میں یہ تلوار تیری پیشانی میں بھونک دوں گا۔ اس پر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس سے بھاگ کر کہاں جا سکتا ہوں اور اس کے بعد انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ پھر زبیر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور انہیں دیکھ کر اور لوگوں نے بھی بیعت کی۔ حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوفہ و بصرہ کی امارت کی خواہش ظاہر کی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میرے ساتھ رہو تمہیں وہاں ضرور حاکم بنا کر بھیج دوں گا۔

زہری کہتے ہیں ہمیں یہ بھی خبر معلوم ہوئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میری بیعت کر لو اور اگر تم خود خلیفہ بننا چاہو تو میں تمہاری بیعت کے لیے تیار ہوں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ اس کے بعد طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے ہمیں اپنی جانوں کا خوف تھا اس لیے ہم نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور ہم یہ جانتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ ہماری بیعت کرنے والے نہیں یہ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چار ماہ بعد مکہ چلے گئے۔

خلافت و ملوکیت کتاب میں مولانا مودودی کی درج جھوٹی و بے سند تاریخی روایات جو سیدنا معاویہؓ کے خلاف ہیں ان روایات کو صحیح ماننے والی اسحاق جھالوی رافضی پارٹی اور مرزا جہلمی رافضی پارٹی اور باقی تمام اشتریوں رافضیوں کو انہی تاریخی کتب میں یہ سب لکھا ہوا نظر کیوں نہیں آتا؟؟؟

بن محمد بن سلیمان السلمی الحمصی عن ابیہ عن عبداللہ بن قیس روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے نور کے ایک بلند ستون کو اپنے سر کے نیچے سے نکلتے دیکھا حتیٰ کہ وہ شام میں ٹک گیا۔ اور عبدالرزاق نے عن معمر عن الزہری عن عبداللہ بن صفوان بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے جنگ صفین کے روز کہا۔ اے اللہ! اہل شام پر لعنت کر۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے کہا' اہل شام کو گالی نہ دو بلاشبہ وہاں ابدال ہیں' بلاشبہ وہاں ابدال ہیں' بلاشبہ وہاں ابدال ہیں اور اس حدیث کو ایک دُوسرے طریق سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت:

آپ معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی ابو عبدالرحمٰن القرشی الاموی' مومنین کے ماموں اور رب العالمین کی وحی کے کاتب ہیں۔ آپ' آپ کے باپ اور آپ کی والدہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے فتح مکہ کے روز اسلام قبول کیا اور حضرت معاویہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے عمرۃ القضا کے روز اسلام قبول کیا لیکن میں نے اپنے اسلام کو فتح مکہ کے دن تک اپنے باپ سے چھپائے رکھا اور آپ کا باپ جاہلیت میں قریش کے سادات میں سے تھا اور جنگ بدر کے بعد قریش کی سرداری اس کی طرف لوٹ آئی تھی اور وہ اس جانب سے امیر جنگ ہوتا تھا اور وہ ایک مطاع اور بہت مال دار سردار تھا' اس نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے حکم دیجئے کہ میں کفار کے ساتھ اسی طرح جنگ کروں جیسے میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا: بہت اچھا' اس نے کہا: معاویہ کو آپ اپنا کاتب بنالیں' آپ نے فرمایا: بہت اچھا' پھر اس نے گزارش کی کہ رسول اللہ ﷺ اس کی بیٹی عزۃ بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیں اور اس نے اس بارے میں اس کی بہن ام حبیبہؓ سے مدد لی۔ مگر یہ نکاح نہ ہوسکا اور رسول اللہ ﷺ نے واضح کیا کہ یہ آپ کے لیے جائز نہیں ہے اور ہم نے اس حدیث کے بارے میں کسی اور جگہ گفتگو کی ہے اور اس کے لیے ایک الگ تصنیف کی ہے۔

حاصل کلام یہ کہ حضرت معاویہ دیگر کاتبانِ وحی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی وحی کو لکھا کرتے تھے اور جب شام فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان کے بعد انہیں دمشق کی نیابت پر مقرر کیا اور حضرت عثمان بن عفانؓ نے بھی آپ کو اس پر برقرار ر[illegible] زگنبد بنایا اور وہا[illegible] ابن عساکر کا ہے' اور جب حضرت [illegible] کے خلافت سنبھالی تو آپ کے بہت سے امراء نے جو حضر[illegible] مشورہ دیا کہ آپ حضرت معاویہؓ کو شام سے معزول کر دیں اور حضرت سہلؓ بن حنیف کو وہاں کا ا[illegible] معاویہ رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا مگر ان کی معزولی درست نہ ہوئی اور اہل شام کی ایک جماعت آ[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شام سے روک دیا اور فرمایا جب تک وہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو میرے [illegible] کروں گا' بلاشبہ وہ مظلومانہ طور پر قتل ہوئے ہیں (ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا) کے ولی کو اقتدار عطا کیا ہے' اور طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اس کی رو سے حضرت معاویہؓ حکومت پر تسلط پائیں گے' اور ہم نے اس آیت کی تفسیر کے موقع پر
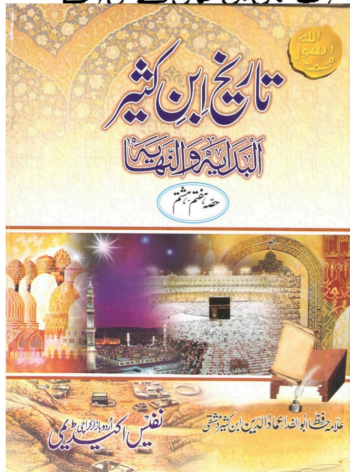
محمد بن ابی بکر نے کی سیدنا عثمانؓ کی بدترین توہین و گستاخی

جن تاریخی کتب سے سیدنا معاویہؓ و بنو امیہ کے خلاف جھوٹی روایات پیش کرتے ہو اور پھر کہتے ہو تاریخی روایات میں اسناد کی ضرورت نہیں وہ محمد بن ابی بکر کے خلاف پھر کیوں خاموش ہیں؟

کے پلٹ گیا' پھر محمد بن ابی بکرؓ تیرہ آدمیوں کے ہمراہ آیا' وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا' آ ... ے داڑھیں گرنے کی آواز سنی گئی۔

محمد بن ابی بکرؓ نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے کام نہ آیا' ابن عامر آپ کے کا ... ے کام نہ آئے' فرمایا: اے میرے بھتیجے میری داڑھی تو چھوڑ دے' اے میرے بھتیجے میری داڑھی ...

راوی نے کہا کہ میں نے اس قوم کے ایک شخص سے مدد طلب کرنا دیکھا جو اس کی ... ی طرف کھڑا ہوا یہاں تک کہ وہ اس نے آپ کے سر میں ماردی' راوی نے کہا کہ جو وہیں ٹو ... ر واللہ ان لوگوں نے آپ پر ایک دوسرے کی مدد کی' یہاں تک کہ آپ کو قتل کر دیا۔

قرآن شہادت عثمان کا گواہ:

عبدالرحمٰن بن محمد بن عبد سے مروی ہے کہ محمد بن ابی بکر' عمرو بن حزم کے مکان کی دیوار پر چڑھ کے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' اس کے ہمراہ کنانہ بن بشر بن عتاب' سودان بن حمران اور عمرو بن الحمق بھی تھا' انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی زوجہ نائلہ کے پاس پایا جو قرآن میں سورۃ البقرہ پڑھ رہے تھے۔

محمد بن ابی بکر ان سب کے آگے بڑھا' عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور کہا' او بوڑھے احمق خدا تجھے رسوا کرے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا' میں بوڑھا احمق (نعثل) نہیں ہوں' میں اللہ کا بندہ اور امیر المومنین ہوں محمد نے کہا کہ فلاں فلاں اور معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے کام نہ آئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے میرے بھتیجے میری داڑھی تو چھوڑ دے' تیرے باپ تو ایسے نہ تھے کہ اس چیز کو پکڑیں جو تو نے پکڑی۔ محمد نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ جو کرنا چاہتا ہوں وہ داڑھی پکڑنے سے زیادہ سخت ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تیرے مقابلے میں اللہ سے نصرت چاہتا ہوں اور اسی سے مدد مانگتا ہوں۔

اس نے برچھی جو اس کے ہاتھ میں تھی آپ کی پیشانی میں ماردی' کنانہ بن بشر بن عتاب نے وہ برچھیاں اٹھائیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے کان کی جڑ میں گھونپ دیں جو جاتے جاتے آپ کے حلق کے اندر پہنچ گئیں' پھر وہ تلوار لے کے آپ کے اوپر چڑھ گیا اور قتل کر دیا۔

عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نے کہا کہ میں نے ابن ابی عون کو کہتے سنا کہ کنانہ بن بشر نے آپ کی پیشانی اور سر کے اگلے حصے پر ایک لوہے کی سلاخ ماری جس سے وہ کروٹ کے بل گر پڑے۔ پھر سودان بن حمران المرادی نے تلوار مار کے قتل کر دیا۔ لیکن عمرو بن الحمق کود کے عثمان رضی اللہ عنہ پر آیا' سینے پر بیٹھ گیا' حالانکہ آپ میں تھوڑی جان باقی تھی' اس نے آپ کے نو زخم لگائے اور کہا کہ ان میں سے تین تو میں نے اللہ کے لیے لگائے ہیں اور چھ اس غصے کی وجہ سے جو میرے قلب میں ان پر ہے۔

آخری کلمات:

زبیر بن عبداللہ نے اپنی دادی سے روایت کی کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو کنانہ نے برچھیوں سے مارا تو آپ نے فرمایا: بسم اللہ' میں اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں۔ خون ان کی داڑھی پر بہہ کر ٹپک رہا تھا' قرآن سامنے تھا' انہوں نے اپنے بائیں پہلو پر تکیہ لگا لیا

سیدنا علیؓ فرماتے ہیں:

مجھے نہیں پتہ عثمانؓ مظلوم قتل ہوئے یا انہیں ظلم سے قتل کیا گیا

جو تاریخی روایات بغیر سند کے ماننے کے قائل ہیں وہ جواب دیں کیا سیدنا علیؓ متعلق یہ مان لیں گے کہ وہ عثمانؓ متعلق یہ سوچ رکھتے تھے؟ اور قصاص نہ لینے کی وجہ بھی انکی یہی سوچ تو نہیں تھی؟

مسلمہ کے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

دونوں قاصدوں نے سوال کیا۔ کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم شہید کیے گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''نہ تو میں یہ کہتا ہوں کہ وہ مظلوم قتل کیے گئے اور نہ یہ کہنے کے لیے تیار ہوں کہ وہ ظالم قتل کیے گئے''۔

قاصدوں نے جواب دیا:

''جس شخص کا اس پر یقین نہ ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم شہید ہوئے تو ہم ان سے بری ہیں اور ہم سے ان کا کوئی تعلق نہیں''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَ لَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَ لَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِھٰدِی الۡعُمۡیِ عَنۡ ضَلٰلَتِھِمۡ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَھُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴾

''یقیناً نہ تو آپ مردوں کو اپنی بات سنا سکتے ہیں اور نہ ان بہروں کو جو پشت پھیر کر چل دیں اور نہ آپ انھیں گمراہی سے نکال کر راہ دکھا سکتے ہیں۔ آپ کی بات تو وہی شخص سنے گا جو ہماری آیات پر ایمان رکھتا ہو ایسے ہی لوگ تابعدار ہیں''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا تم اپنے پروردگار کی اطاعت اور حق پر چلنے کی کوشش کرتے رہو۔ یہ لوگ حق دار نہیں وہ اپنی گمراہی میں تم سے زیادہ کوشش کریں۔

عدی ابن حاتم رضی اللہ عنہ اور عائذ ابن قیس کا علم برداری پر جھگڑا:

ابو مخنف نے جعفر ابن حذیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اور یہ شخص عام
کے موقع پر عائذ ابن قیس الحمیری نے علم کے معاملے میں حضرت عدی ا
ایک کثیر جماعت تھی جس کے باعث وہ علمبرداری کا مستحق تھا۔ لیکن جن
خلیفۃ الطائی البولانی نے بنوحزمر سے مخاطب ہو کر کہا اے بنوحزمر، تم عدی
تم میں ایک شخص بھی عدی رضی اللہ عنہ کے درجہ کا نہیں اور نہ تمہارے آباواجداد
اور رشتہ داروں کی مدد نہیں کرتا' کیا وہ اس شخص کا بیٹا نہیں ہے جو سیر ابی
میں سے نہ تھا جو مال غنیمت میں سے چوتھ لیا کرتا تھا کیا یہ عرب کے سب
لٹایا کرتا تھا اور پڑوس کی حفاظت کرتا۔ کیا عدی رضی اللہ عنہ وہ شخص نہیں ہیں جنہ
نہ آج تک کوئی جہالت کا کام کیا اور نہ بخل سے کام لیا تم اس کے باپ جی
لے آؤ کیا تمہارے خاندان میں بہ لحاظ اسلام عدی رضی اللہ عنہ سب سے افضل
کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کیا نخیلہ' قادسیہ' مدا

سیدنا معاویہؓ نے فرمایا کاش! علیؓ کا قاتل علیؓ پر قدرت نہ پائے

مولانا مودودی، اسحاق جھالوی اور مرزا جہلمی یہ سب کذاب سیدنا معاویہؓ متعلق نفرت والی جھوٹی تاریخی روایات تو بیان کرتے ہیں یہ بیان کیوں نہیں کرتے؟ کیا یہ تاریخ انہی کتب میں نہیں؟

بڑھا کر اسے پکڑ لیا قاتل نے کہا میرے پاس ایک ایسی خبر ہے جس کے سننے سے آپ خوش ہو جائیں گے اور اگر میں آپ سے وہ خبر بیان کر دوں گا تو آپ کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا وہ خبر بیان کرو۔

برک نے جواب دیا آج میرے بھائی نے علی رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہوگا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: کاش! تیرا بھائی ان پر قدرت نہ پا سکے۔

برک: کیوں نہیں۔ اس لیے کہ علی رضی اللہ عنہ جب باہر نکلتے ہیں تو ان کے ساتھ کوئی محافظ نہیں ہوتا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ساعدی کو طلب کیا یہ ایک طبیب تھا اس نے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زخم کو دیکھا تو کہا اے امیر تم دو باتوں میں سے ایک بات پسند کر لو یا تو میں لوہا جلا کر اس زخم کی جگہ پر لگا دیتا ہوں یا آپ اسے پسند کر لیں کہ میں آپ کو پینے کے لیے ایک ایسا شربت دوں جس سے آئندہ آپ کے کوئی اولاد نہ ہو۔ کیونکہ تلوار زہر آلود تھی۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آگ تو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ رہا اولاد نہ ہونا تو یزید اور عبداللہ انھی دونوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ طبیب نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ... ہوئی۔

اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ...

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سجدے میں جاتے تو پولیس ...

خارجۃ ابن حذافہ رضی اللہ عنہ کا قتل:

اسی رات عمرو بن بکر بھی عمرو بن ال... آئے کیونکہ ان کے پیٹ میں تکلیف تھی۔ عم... دستہ میں تھے اور بنو عامر بن لوی کے خاندان ... سمجھ کر ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا لوگ... اس طرح سلام کر رہے تھے جیسے حاکم کو سلا... العاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

عمرو بن برک: تو پھر میں نے کسے ...

لوگ: خارجۃ بن حذافہ ...

عمرو بن برک: اے فاسق (یعنی ...

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: ہاں تو نے میرا ار...

اس کے بعد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آگے ...

جو ان تاریخی کتب سے سیدنا معاویہؓ اور بنو امیہ کے خلاف جھوٹی و جعلی روایات بیان کرتے ہیں وہ اسی کتاب سے یہ فضائل معاویہؓ بیان کیوں نہیں کرتے؟ اسحاق جھالوی کو ہمیشہ جھوٹ اور گند ہی نظر آیا تاریخی کتب سے یہ سب کیوں نظر نہیں آیا؟

اور ابوعوانہ نے عن سلیمان عن عمرو بن مرۃ عن عبداللہ بن الحارث عن زہیر بن الاقمر الزبیدی عن عبداللہ بن عمرو بیان کیا ہے کہ

حضرت معاویہؓ، حضرت نبی کریم ﷺ کے کاتب تھے اور ابوالقاسم طبرانی نے بیان کیا ہے کہ احمد بن محمد صیدلانی نے ہم سے بیان کیا کہ السری نے بحوالہ عاصم ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر نے اپنے باپ ہشام بن عروہ سے، بحوالہ حضرت عائشہؓ ہم سے بیان کیا آپ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ام حبیبہؓ کے ہاں حضرت نبی کریم ﷺ کی باری تھی تو ایک کھٹکھٹانے والے نے دروازہ کھٹکھٹایا، حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دیکھو کون ہے؟ لوگوں نے کہا حضرت معاویہؓ ہیں' آپؐ نے فرمایا انھیں اجازت دو' آپ اندر آئے تو آپ کے کان میں قلم تھا جس سے آپ لکھتے تھے آپؐ نے پوچھا اے معاویہ آپ کے کان پر یہ قلم کیسا ہے؟ آپ نے

جواب دیا میں نے اس قلم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لیے تیار کیا ہے' آپؐ نے انھیں فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نبی کی طرف سے جزائے خیر دے' خدا کی قسم میں نے وحی الٰہی سے آپ کو کاتب مقرر کیا ہے اور میں ہر چھوٹا بڑا کام وحی الٰہی سے کرتا ہوں' اگر اللہ تعالیٰ تجھے قمیص یعنی خلافت پہنائے تو تیرا کیا حال ہوگا' پس حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر آپؐ کے سامنے بیٹھ گئیں اور پوچھنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ انہیں قمیص پہنانے والا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں' لیکن اس میں مصیبت پائی جاتی ہے' حضرت ام حبیبہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ان کے لیے اللہ سے دعا کیجیے' آپ نے فرمایا اے اللہ ہدایت سے ان کی راہنمائی فرما اور انھیں ہلاکت سے بچا اور انھیں دنیا اور آخرت میں بخش دے۔

طبرانی نے بیان کیا ہے کہ السری اس حدیث کے بیان کرنے میں عن عاصم بن عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر عن ہشام متفرد ہے اور ابن عسا کر نے اس کے بعد بہت سی موضوع احادیث بیان کی ہیں اور یہ ایک تعجب انگیز بات ہے کہ وہ اپنے حفظ و اطلاع کر باوجود اس کے متعلق اور اس کی نکارت اور اس کے رجال کے ضعف پر کیسے مطلع نہیں ہو سکے' واللہ الموفق للصواب. اور ہم نے حضرت ابوہریرہ' حضرت انس' اور حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہم کے طریق سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ امین تین ہیں' جبریل' میں اور معاویہ' اور یہ اپنے جمیع وجوہ سے صحیح نہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ امین سات ہیں' قلم' لوح' اسرافیل' میکائیل' جبریل علیہ السلام' میں اور معاویہ اور یہ پہلی احادیث سے بھی زیادہ منکر اور اسناد کے لحاظ سے زیادہ ضعیف ہے۔

اور امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے عن معاویہ یعنی ابی صالح عن یونس بن سیف عن الحارث بن زیاد عن ابی رہم عن العرباض بن ساریہ سلمی ہم سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان میں ہمیں سحری کی طرف بلاتے سنا کہ صبح کے بابرکت کھانے کی طرف آؤ' پھر میں نے آپ کو فرماتے سنا۔ اے اللہ معاویہ

احمد اس کی روایت میں متفرد ہیں اور ابن جریر نے اسے ابن مہدی کی حدیث سے رو

بن السری اور عبدالرحمٰن بن صالح نے معاویہ بن صالح سے اس جیسے اسناد سے روایت

کہ اسے جنت میں داخل کر اور ابن عدی وغیرہ نے اسے عثمان بن عبدالرحمٰن الجمحی ک

روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ معاویہ کو حساب و کتاب سکھا

کیا ہے کہ سلیمان بن حرب اور حسین بن موسیٰ الاشہب نے ہم سے بیان کیا کہ ابو ہلا

نے بحوالہ مسلمہ بن مخلد ہم سے بیان کیا اور اشہب نے بیان کیا ہے کہ ابو ہلال نے بیا

حرب نے بیان کیا ہے کہ مسلمہ نے کسی شخص کے حوالہ سے اس سے

حضرت عمرو بن العاصؓ سے کہا بلاشبہ تیرا یہ عمزاد بہت کھانے والا

اللہ ﷺ کو بیان کرتے سنا ہے کہ اے اللہ اسے کتاب سکھا اور اس

کئی تابعین نے اسے مرسل قرار دیا ہے' جن میں زہری' عروہ بن رویم' جریر بن عثمان

سیدنا معاویہؓ نے قاتلینِ عثمانؓ کے گھر اڑا دیئے

خلافت و ملوکیت کتاب میں موجود جھوٹی تاریخی روایات بیان کرنے والے اسطرح کی تاریخی روایات بیان کیوں نہیں کرتے؟

عبداللہ بن ینار الاسلمی نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو قبیلہ اسلم کے مکانوں کے راستے بازار کی طرف دیکھ کے حکم دیا کہ سامنے عمارت بنا کے ان کے گھر تاریک کردو' اللہ ان قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کی قبریں تاریک کرے۔

نیار بن مکرم نے کہا کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرا گھر تاریک ہوگیا' میں ان چار اشخاص میں سے ہوں جنہوں نے امیر المومنین کا جنازہ اٹھایا' دفن کیا اور ان پر نماز پڑھی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پہچان لیا' اور کہا کہ تعمیر منقطع کردو۔ ان کے گھر کے آگے عمارت نہ بناؤ۔

معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے تنہائی میں بلا کے کہا کہ کب تم نے انہیں اٹھایا' کب دفن کیا اور کس نے ان پر نماز پڑھی؟ میں نے کہا کہ ہم نے انہیں شب شنبہ کو مغرب وعشاء کے درمیان اٹھایا۔ میں تھا اور جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ تھے' حکیم بن حزام اور ابوجہم بن حذیفہ العدوی تھے' جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' انہوں نے ان پر نماز پڑھی (ہم نے اقتداء کی) معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔ حقیقت میں یہی لوگ تھے جو قبر میں اترے تھے۔

محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ نائلہ بنت الفرافصہ اسی شب میں نکلیں' آگے اور پیچھے سے اپنا گریبان چاک کیے ہوئے تھیں' ہمراہ ایک چراغ تھا اور چلا رہی تھیں کہ "ہائے امیر المومنین"' جبیر بن مطعم نے کہا کہ چراغ گل کردو کہ ہم لوگ پہچان نہ لیے جائیں' کیونکہ میں نے ان باغیوں کو دیکھا ہے جو دروازے پر تھے' اس پر انہوں نے چراغ گل کردیا۔

وہ لوگ جنازہ لے کے بقیع پہنچے' جبیر بن مطعم نے نماز پڑھی' ان کے پیچھے حکیم بن حزام' ابوجہم بن حذیفہ' نیار بن مکرم الاسلمی اور عثمان کی دو بیویاں نائلہ بنت الفرافصہ اور ام البنین بنت عیینہ تھیں۔

قبر میں نیار بن مکرم' ابوجہم بن حذیفہ اور جبیر بن مطعم اترے' حکیم ابن حزام' ام البنین اور نائلہ لوگوں کو قبر کا راستہ بتا رہی تھیں' انہوں نے لحد بنائی اور ان کو داخل کردیا' زیارت کے بعد سب متفرق ہوگئے۔

عبداللہ البہی سے مروی ہے [illegible] ہمراہ نماز پڑھی جو مع جبیر کے سترہ تھے۔

ابن سعد (مؤلف) نے کہا [illegible] ثابت ہے۔ ربیع بن مالک بن ابی عامر نے اپنے والد سے روایت کی کہ [illegible] کے اٹھانے والوں میں سے ایک تھا' ہم نے انہیں ایک دروازے پر اٹھایا' [illegible] یں باغیوں کا بڑا خوف لگا تھا' یہاں تک کہ ہم نے انہیں قبر میں جو حش کوکب [illegible]

عبدالرحمٰن بن ابی زناد سے [illegible] ایا' جبیر بن مطعم' حکیم بن حزام' نیار بن مکرم الاسلمی اور ایک جوان عرب [illegible] کے دادا تھے' تو انہوں نے کہا کہ مجھے نام نہیں بتایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اور [illegible] اسی وجہ سے میں ان کی رعایت کرتا ہوں۔ ابوعثمان سے مروی ہے کہ عثمان [illegible] قتل کیے گئے۔

طبقات ابنِ سعد

جلد دوم

مصنف محمد بن سعد

طبقات الکبریٰ

نفیس اکیڈمی

محمد بن ابی بکر نے کی سیدنا عثمانؓ کی بدترین توہین و گستاخی

تاریخ طبری وغیرہ سے سیدنا معاویہؓ کے خلاف جھوٹی سے جھوٹی روایت بھی انکو مل جائے تو دھڑلے سے بیان کرتے ہیں مگر اپنے مطلب کے خلاف اسطرح کی روایت کو کبھی بیان نہیں کریں گے، یہ ہے انکی دوغلی پالیسی

اس نے تلوار ان کے سینے پر ماری اور غروب آفتاب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

بیت المال کو لوٹنا:

اس وقت ایک شخص اعلان کر رہا تھا ''آپ کو شہید نہ کیا جائے اور آپ کا مال نہ لوٹا جائے'' مگر ان لوگوں نے ہر چیز لوٹ لی پھر یہ لوگ جلدی سے بیت المال کی طرف گئے' دونوں (محافظ) اشخاص چابیاں پھینک کر بھاگ گئے۔ آواز بلند ہوئی کہ ''بھاگو بھاگو یہ لوگ یہی چاہتے ہیں''۔

گھر میں گھسنا:

عبدالرحمٰن بن محمد روایت کرتے ہیں ''محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ' عمرو بن حزم کے گھر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی دیوار پر چڑھ گئے تھے ان کے ساتھ کنانہ بن بشر' سودان ابن حمران اور عمرو بن الحق تھے۔ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی بیوی نائلہ کے پاس پایا آپ قرآن مجید میں دیکھ کر سورۂ بقرہ تلاوت کر رہے تھے۔ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور کہا:

نازیبا الفاظ:

''اے بوڑھے بے وقوف! اللہ نے تمہیں ذلیل و رسوا کر دیا'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''میں بوڑھا بے وقوف نہیں ہوں بلکہ اللہ کا بندہ اور امیر المومنین ہوں'' محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ''معاویہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے لوگ تیرے کام نہیں آئے'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اے میرے بھتیجے! تم میری داڑھی چھوڑ دو کیونکہ تمہارا باپ اس (داڑھی) کو جسے تم پکڑے ہوئے ہو نہیں پکڑتا تھا''۔

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی بدکلامی:

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ''اگر میرے والد تمہارے یہ اعمال دیکھتے تو انہیں سخت ناپسند کرتے اور ابھی جو کارروائی تمہارے ساتھ ہوگی' وہ اس داڑھی پکڑنے سے زیادہ سخت ہوگی'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں تمہارے مقابلے میں اللہ ہی سے مدد کا طالب ہوں''۔

شہادت کا مزید حال:

اس کے بعد انھوں نے اپنا بھالا آپ کی پیشانی پر مارا اور کنانہ بن بشر نے اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گوش مبارک میں گھسا کر حلق میں داخل کر دیا۔ اس کے بعد تلوار لے کر آپ کو شہید کر دیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دوسری روایت:

عبدالرحمٰن بن محمد روایت کرتے ہیں ''میں نے ابوعون کو یہ روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ کنانہ بن بشر نے اور سر کے اگلے حصے پر لوہے کی سلاخ ماری اس کی وجہ سے آپ پیشانی کے بل گر پڑے اس وقت سودان بن حمران مار کر آپ کو شہید کر دیا۔

تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک
جلد سوم
خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک
تصنیف
نفیس اکیڈمی
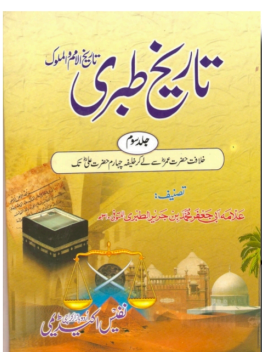
مولانا مودودی اور اسحاق جھالوی تاریخی کتب سے صلح حسنؓ کی جھوٹی شرائط پیش کرنے والے پھر یہ تاریخی روایات بھی مان لیں کہ قاتلینِ عثمانؓ سیدنا عثمانؓ کو قتل کرنے کے بعد علیؓ کے پاس گئے اور بیعت کر لی، سب سے پہلے بیعت کرنے والا مالک اشتر تھا اور اسکا اعتراف صحیح سند سے قتل کا ثابت بھی ہے (مصنف ابن ابی شیبہ 38912 و سندہ حسن) سیدہ صفیہؓ نے اشتر کو کتا بھی کہا تھا (مسند ابن الجعد، ح: 2666، وسندہ صحیح) مودودی خود کہتا تھا اشتر ہی قاتل ہے ((خلافت وملوکیت، ص: 146)

تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک
جلد سوم
تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ
خلافتِ راشدہ حصہ اول
ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم اے) ندوی
حبیب الرحمٰن صدیقی فاضل دیوبند
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
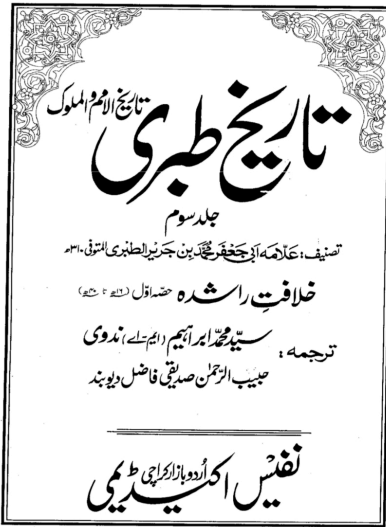
پاس جاتے اوران سے خلافت قبول کرنے کے لیے کہتے تو وہ انکار کرتے

وَ مِنْ عَجَبِ الْاَیَّامِ وَالدَّھْرِ اِنَّنِیْ

ترجمہ: ''زمانہ کی بھی عجب حالت ہے کہ میں آج یکہ وتنہا باقی رہ گیا ہو

یہ لوگ طلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہہ کر کہ آپ ہی نے تو ہم سے وعدہ کیا تھا

اورانہیں خلافت قبول کرنے پر ابھارتے۔ وہ انکار کرتے اور تمثیلاً یہ شعر

مَتٰی اَنْسَتَ عَنْ دَارٍ بِقَیْحَانَ رَاحِلِیْ

ترجمہ: ''قیحان کے گھر اور میدانوں سے اب تیرا کیا واسطہ کیونکہ تو
رہے ہیں''۔

یہ لوگ زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے بھی یہ کہہ کر اٹھتے کہ آپ ہی
جاتے اوران سے درخواست کرتے۔ لیکن وہ بھی انکار کرتے اوران کے

لَوْ اَنَّ قَوْمِیْ طَاوَعَتْنِیْ سُرَاتُھُمْ

ترجمہ: ''اگر میری قوم کے بڑے میری بات مانتے تو میں انہیں ایسی

یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر وہاں سے چلے آتے اور یہ کہتے ہوئے آتے کہ آپ ہی نے تو ہم سے وعدہ کیا تھا۔

اشتر نخعی کی حیلہ سازی:

عمرو بن شعبہ نے' ابوالحسن المدائنی' مسلمۃ بن محارب' داؤد بن ابے ہند کے ذریعہ شعبی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو قاتلین جمع ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ کے بازار میں تھے۔ ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ اپنا ہاتھ پھیلائیے ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت سمجھ دار اور مسلمانوں کے لیے نہایت بابرکت انسان تھے انہوں نے مجلس شوریٰ کی وصیت فرمادی تھی۔ تم لوگوں کو کچھ تو مہلت دو کہ وہ جمع ہو کر آپس میں مشورہ کر سکیں۔ یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلے گئے۔

لیکن پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اگر عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد لوگ اسی طرح اپنے شہروں کو واپس چلے گئے اور کوئی خلیفہ متعین نہ ہو سکا تو لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور امت میں فساد پھیل جائے گا۔ اس لیے یہ پھر دوبارہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور وہاں جانے کے بعد اشتر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگا خدا کی قسم! اگر آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا تو آپ بہت ہی کوتاہ نظر ثابت ہوں گے اس کے بعد اہل کوفہ اور عام لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

شعبی کہتے ہیں لوگ اسی باعث کہا کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سب سے اوّل اشتر نخعی نے کی ہے۔

بنو امیہ کا مدینہ سے فرار:

مجھے سری نے شعیب' سیف' ابوحارثہ اور ابوعثمان کے حوالے سے تحریراً اس بات کی اطلاع دی ہے کہ جب حضرت عثمان غنی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگوں تم سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو ناپسند نہ کرو کیونکہ اگر تم نے انہیں کھودیا تو تمہارے سر گردنوں سے ایسے گرینگے جیسے حنظل گرتا ہے، کیا مولانا مودودی کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف جھوٹی تاریخ لکھتے یہ تاریخی روایت نظر نہیں آئی تھی؟ یا جان بوجھ کر اندھا بن گیا تھا؟ لکھنا تھا تو پھر سب کچھ لکھتا مگر اس نے صرف اپنا الو سیدھا کیا صرف اپنے مطلب کا لکھا پکا رافضی تھا

مصالحت کرنے کے بعد ماہ ربیع الاوّل ۴۱ھ میں کوفہ میں آئے اور عام الجماعۃ یعنی جماعت کا سال تھا اور یہ مصالحت ادرج مقام پر ہوئی اور بعض کا قول ہے کہ عراق کے مضافات میں انبار کی جانب مسکن مقام پر ہوئی اور حضرت معاویہؓ بااختیار امیر بن گئے حتیٰ کہ ۶۰ھ میں فوت ہوگئے۔

اور بعض کا قول ہے کہ حضرت معاویہؓ کی انگوٹھی کا نقش ''لکل عمل ثواب'' تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ''لاقوۃ الا باللہ'' تھا اور یعقوب بن سفیان نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر بن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے ہم سے بیان کیا کہ ابومعاویہ نے ہم سے بیان کیا کہ اعمش نے عمرو بن مرۃ سے بحوالہ سعید بن سوید ہم سے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ نے کوفہ سے باہر نخیلہ مقام پر ہمیں دھوپ میں جمعہ کی نماز پڑھائی پھر ہمیں خطبہ دیا اور کہا' میں نے تم سے اس لیے جنگ نہیں کی کہ تم روزے رکھو اور نہ اس لیے کہ تم نماز پڑھو اور نہ اس لیے کہ تم حج کرو اور نہ اس لیے کہ تم زکوٰۃ دو' مجھے معلوم ہے کہ تم یہ کام کرتے ہو لیکن میں نے تم سے اس لیے جنگ کی ہے کہ میں تم پر امیر بن جاؤں اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری ناپسندیدگی کے باوجود مجھے امارت دے دی ہے۔ ایسے محمد بن سعد نے لیلیٰ بن عبید سے بحوالہ اعمش روایت کیا ہے اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ عارم نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن یزید نے معمر سے بحوالہ زہری ہم سے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ نے دو سال' حضرت عمرؓ کے وہ کام کیے جن میں کمی رہ گئی تھی پھر وہ ان کاموں سے دور ہوگئے اور نعیم بن حماد نے بیان کیا ہے کہ ابن فضیل نے السری بن اسماعیل سے بحوالہ شعبی ہم سے بیان کیا کہ سفیان بن اللیل نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کوفہ سے مدینہ آئے تو میں نے انہیں کہا ''اے مومنین کو ذلیل کرنے والے'' آپ نے فرمایا ایسا نہ کہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے سنا ہے کہ شب وروز ختم نہ ہوں گے حتیٰ کہ معاویہ بادشاہ بن جائیں گے' پس مجھے معلوم ہوگیا کہ اللہ کا حکم ہوکر رہنے والا ہے پس میں نے پسند نہ کیا کہ میرے اور ان کے درمیان مسلمانوں کے خون بہائے جائیں' اور مجالد نے شعبی سے بحوالہ حارث اعور بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے صفین سے واپسی کے بعد فرمایا اے لوگو! معاویہ کی امارت کو ناپسند نہ کرو اور اگر تم نے اسے کھودیا تو تم سروں کو ان کے کندھوں سے حنظل کی طرح اڑتا دیکھو گے اور ابن عساکر نے اپنے اسناد سے بحوالہ ابوداؤد طیالسی

...ت سے بحوالہ اسود بن یزید ہم سے بیان کیا' و. بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا'
...طلقاء میں سے ہے اور خلافت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے جھگڑا کرتا ہے'
...سے تعجب نہیں کرتا کہ یہ اقتدار الٰہی ہے جسے وہ نیک اور بد کو دیتا ہے اور اس نے فرعون کو اہل
...طرح دیگر کفار کو بھی۔

...بن محمد نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کرنے کے ارادے سے مدینہ
...گئے اور دونوں نے علیحدگی میں گفتگو کی اور ان کی گفتگو کے وقت ذکوان ابوعمر اور حضرت عائشہؓ
...حضرت عائشہؓ نے فرمایا تو اس بات سے بے خوف ہے کہ میں تیرے لیے ایک شخص کو چھپادوں
...کے بدلے میں قتل کردے؟ حضرت معاویہؓ نے کہا آپ نے مجھ سے درست کہا ہے پس جب
...چیت ختم ہوگئی تو حضرت عائشہؓ نے تشہد پڑھا پھر اللہ تعالیٰ نے جس ہدایت اور دین حق کے

ابن ملجم کی سیدنا حسنؓ کو پیشکش

چوتھے خلیفہ راشد سیدنا علیؓ کے قاتل ابن ملجم خارجی نے سیدنا حسنؓ کو پیشکش کی کہ اگر وہ مجھے چھوڑ دیں تو بدلے میں، میں معاویہؓ کو قتل کر دوں گا، سیدنا حسنؓ نے فرمایا تم آگ کو مزید بھڑکانا چاہتے ہو اسکے بعد ابن ملجم کا سر اڑا کر جہنم واصل کر دیا گیا

تعالیٰ تم پر برے لوگوں کو حاکم بنا دے گا پھر تم دعا کرو گے اور تمہاری
میں مال خرچ کرو۔ پشت دکھانے، قطع رحمی اور تفرقہ اندازی سے
ے کی اعانت کرو اور نافرمانی اور سرکشی میں کسی کی اعانت نہ کرو اور
ند تعالیٰ تمہاری، تمہارے اہل بیت کی حفاظت کرے جیسے اس نے
ں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تم پر سلام اور اللہ کی رحمت بھیجتا

تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک
جلد سوم
تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ
خلافتِ راشدہ حصہ دوم (۳۵ھ تا ۴۰ھ)
ترجمہ: حبیب الرحمٰن صدیقی فاضل دیوبند

اس حصہ میں حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد مدینہ میں جو واقعات پیش آئے حضرت علیؓ کی بیعت، حضرت عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ وغیرہ کا اختلاف جنگ جمل، جنگ صفین، واقعہ تحکیم، فرقہ خارجیہ سے حضرت علیؓ کی جنگ اور شہادت کے حالات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

رہے حتیٰ کہ طائر روح عالم بالا کو پرواز کر گیا آپ کی شہادت رمضان ۴۰ھ
ن جعفر رضی اللہ عنہم نے غسل دیا تین کپڑوں میں آپ کو کفن دیا گیا جس میں قمیض
میں نو تکبیرات کہیں پھر چھ ماہ تک حضرت حسن رضی اللہ عنہ والی رہے۔

ے مثلہ سے منع فرمایا اور پھر فرمایا:
ں کے خون نہ بہا دینا۔ اور یہ کہتے پھرو کہ امیر المومنین قتل کر دیئے
گئے ہیں۔ سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہ کرنا" اے حسن رضی اللہ عنہ! اگر میں اس کے وار سے مر جاؤں تو تو بھی قاتل کو
ایک ہی وار سے ختم کرنا کیونکہ ایک وار کے بدلے میں ایک وار ہونا چاہیے اور اس شخص کا مثلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ تم لوگ مثلہ سے احتراز کرو خواہ وہ باؤلے کتے ہی کا کیوں نہ ہو"۔

قاتل کا انجام اور وصیت کی خلاف ورزی:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کو طلب کیا ابن ملجم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم ایک اچھا کام کرنے پر آمادہ ہو اور وہ یہ کہ میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ میں اسے ضرور پورا کروں گا وہ عہد میں نے حطیم کے قریب کیا تھا کہ میں علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں کو ضرور قتل کروں گا یا خود اس کوشش میں مارا جاؤں گا اگر تم یہ پسند کرو تو مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ختم کرنے کے لیے چھوڑ دو اور میں تجھ سے اللہ کے نام پر عہد کرتا ہوں کہ اگر میں اسے قتل نہ کروں یا اسے قتل کر کے زندہ بچ جاؤں تو تیرے پاس آ کر تیرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں گا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کام کے لیے تجھے ہرگز نہیں چھوڑ سکتا کہ تو آگ کو اور بھڑکا دے اس کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اسے آگے بڑھ کر قتل کر دیا۔ پھر لوگ اس کی لاش کو چپٹ گئے اور اس کی بوٹیاں کر کے آگ میں ڈال دیا۔

صحیح سندوں سے بھی اور تاریخی روایات میں بھی مالک اشتر کا قاتل عثمانؓ ہونا اور مختار ثقفی کا کذاب ہونا اور دعوی نبوت کرنا ثابت ہے مگر جہلمی فرقے کو خلافت و ملوکیت کتاب میں درج صحابہؓ متعلق جعلی و جھوٹا مواد قبول ہے مگر اشتر و ثقفی کے خلاف ایک لفظ قبول نہیں لعنت ایسی سوچ پہ

میری رائے یہ ہے کہ یہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کا علاج سکون دنیا ہے او
اگر تم لوگ ہماری بیعت کرو تو یہ بھلائی اور رحمت کی خوشخبری اور بدلہ
کوئی بات نہ مانو تو یہ شر اور اس حکومت کے تباہ ہونے کی علامت ہوگی
بھلائی کی چابیاں بن جاؤ اور ہمیں مصیبت کا نشانہ نہ بناؤ کہ تم خود بھی
قسم بخدا میری یہی رائے ہے اور میں آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہ
امت سے جس کا متاع قلیل ہے اپنی حاجت پوری کرے گا اور جو مص
چکی ہے وہ ایک عظیم بات ہے اور یہ ایک شخص کے دوسرے شخص کو قتل
کے دوسرے قبیلے کو قتل کرنے کی طرح نہیں ہے' انہوں نے جواب
جائیں اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئیں اور ان کی رائے بھی آپ جیس
قعقاع رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا تو آپ اس با
ناپسند کرتا تھا اس نے اسے ناپسند کیا اور جس نے اسے پسند کرتا تھا
پیغام بھیجا جس میں آپ کو بتایا کہ وہ صلح کے لیے آئی ہیں' پس دونوں
دیا اور جاہلیت اور اس کی بدبختی اور اس کے اعمال کا ذکر کیا اور پھر
تعالیٰ نے ان کو ان کے نبی ﷺ کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر یہ واقعہ ہوا جس نے امت پر زیادتی کی' کچھ لوگوں نے دنیا طلب کی اور اللہ نے اس پر جو انعامات کیے اور جن فضیلتوں سے اسے سرفراز فرمایا' ان پر حسد کیا اور اسلام اور اس کی باتوں کو پشت کے بل واپس کرنا چاہا اور اللہ اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے والا ہے پھر فرمایا آگاہ رہو' میں کل کوچ کرنے والا ہوں پس تم بھی کوچ کرو' اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص کوچ نہ کرے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں لوگوں کی کچھ بھی مدد کی ہو اور جب آپ نے یہ بات کہی تو ان کے رؤساء کی ایک جماعت جیسے اشتر نخعی' شریح بن اوفی' عبداللہ بن سبا المعروف با بن السوداء' سالم بن ثعلبہ' غلاب بن الہیثم اور ان کے علاوہ اڑھائی ہزار آدمی اکٹھے ہو گئے اور ان میں کوئی صحابی شامل نہ تھا والله الحمد' اور کہنے لگے' یہ کیا رائے ہے اور قسم بخدا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے کتاب اللہ کو بہتر جانتے ہیں جو حضرت عثمانؓ کے قاتلین کو تلاش کرتے ہیں اور اس کے زیادہ عامل بھی ہیں اور جو بات انہوں نے کہی ہے وہ تم سن چکے ہو' کل وہ لوگوں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی مراد تمہاری ساری قوم سے ہے اور تم سے یہ کیسے ہوگا حالانکہ ان کی کثرت کے مقابلہ میں تمہاری تعداد قلیل ہے؟ اشتر نے کہا' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما ہمارے بارے میں جو رائے رکھتے ہیں وہ ہمیں معلوم ہے' مگر آج تک ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کا پتہ نہیں چلا' اور اگر انہوں نے ان کے ساتھ صلح کی ہے تو انہوں نے ہمارے خون پر صلح کی ہے اور اگر یہ بات ایسے ہی ہے تو ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ ملا دیں گے اور لوگ ہمارے ساتھ خاموشی اختیار کر کے راضی ہو جائیں گے' ابن السوداء نے کہا تمہاری رائے بہت بری ہے' اگر ہم نے انہیں

پھر مختار کی حکومت یوں ختم ہوگئی گویا کبھی تھی ہی نہیں اور اسی طرح دیگر حکومتیں بھی ختم ہوگئیں اور مسلمان ان کے زوال سے خوش ہوگئے' اس لیے کہ وہ شخص فی نفسہ سچا نہیں تھا بلکہ جھوٹا تھا اور اس کا خیال تھا کہ جبریل علیہ السلام کے ہاتھ اس پر وحی آتی ہے۔

امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ ابن نمیر نے ہم سے بیان کیا کہ قاری عیسیٰ ابوعمیر بن السدی نے بحوالہ رفاعۃ القبابی ہم سے بیان کیا کہ میں مختار کے پاس گیا تو اس نے مجھے تکیہ دیا اور کہنے لگا اگر میرا بھائی جبرئیل علیہ السلام اس سے نہ اٹھتا تو میں اسے تیرے لیے پھینک دیتا۔

راوی بیان کرتا ہے میں نے چاہا کہ اسے قتل کر دوں' راوی بیان کرتا ہے میں نے ایک حدیث بیان کی جو میرے بھائی عمر بن الحمق نے مجھ سے بیان کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس مومن نے کسی مومن کو اس کے خون کی امان دی اور اسے قتل کر دیا تو میں قاتل سے بری ہوں۔ اور امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن سعید القطان نے بحوالہ حماد بن سلمہ ہم سے بیان کیا کہ عبدالملک بن عمیر نے بحوالہ رفاعہ بن شداد مجھ سے بیان کیا' وہ بیان کرتا ہے کہ میں مختار کے سر پر کھڑا ہوا کرتا تھا اور جب مجھے اس کا جھوٹ معلوم ہوا تو میں نے اپنی تلوار سونت کر اسے قتل کرنا چاہا تو مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو عمر بن الحمق نے ہم سے بیان کی تھی اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی شخص کو اس کی جان کی امان دی اور اسے قتل کر دیا اسے قیامت کے روز خیانت کا جھنڈا دیا جائے گا' نسائی اور ابن ماجہ نے اسے کئی طریق سے عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا ہے اور ان دونوں کے الفاظ میں ہے کہ جس نے کسی شخص کو خون کی امان دی اور اسے قتل کر دیا تو میں قاتل سے بری ہوں خواہ مقتول کافر ہی ہو۔

اور اس حدیث کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے اور حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ مختار کا خیال تھا کہ اس پر وحی آتی ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (بلاشبہ شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں) اور ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں' میں مختار کے پاس گیا تو اس نے میری عزت کی اور مجھے اپنے ہاں ٹھہرایا اور وہ رات کو میرے شبستان کی دیکھ بھال کرتا تھا اس نے مجھے کہا باہر نکل کر لوگوں سے بات کر' میں باہر نکلا تو ایک شخص نے آ کر کہا تو وحی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا وحی کی دو قسمیں ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ
﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰی
بیان کرتا ہے انہوں نے مجھے پکڑنے کا ارادہ کیا تو میں نے کہا' تمہیں اس سے کیا! میں تمہا
چھوڑ دیا اور عکرمہ کا مقصد' مختار پر تعریض کرنا تھا اور اس نے اس کے اس دعویٰ کی تکذیب کی
اور طبرانی نے انیسہ بنت زید بن الارقم کے طریق سے روایت کی ہے کہ اس کا باپ
کہنے لگا اے ابو عامر کاش میں جبریل اور میکائیل کو دیکھتا' تو زید نے اسے کہا تو ناکام و نام
حقیر تر ہے اللہ اور اس کے رسول پر افترا کرنے والے! امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ ابن ا
عوف الصدیق الناجی نے ہم سے بیان کیا کہ حجاج بن یوسف' حضرت اسماء بنت ابی بکر الص
کرنے کے بعد ان کے پاس گیا اور کہنے لگا آپ کے بیٹے نے اس گھر کی بے حرمتی کی

تاریخ طبری و دیگر تاریخی کتب سے سیدنا معاویہؓ، عمروؓ بن عاصؓ و دیگر صحابہؓ کے خلاف جھوٹی تاریخی روایات بیان کرنے والے مالک اشتر کو قاتل کیوں نہیں مانتے؟ سیدنا علیؓ فرماتے ہیں قاتلین عثمانؓ بیوقوف لوگ مجھ سے الگ ہو جائیں تو جو قاتلین الگ ہوئے ان میں مالک اشتر بھی تھا

قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا لشکر علی رضی اللہ عنہ سے اخراج:

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد وطلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب بصرہ والوں کے وفد کوفہ والوں کے پاس پہنچے اور حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور زبیر وطلحہ رضی اللہ عنہما سے مل کر واپس آ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بھی صلح کے خواہاں ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو جمع فرمایا اور ایک خطبہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثنا اور حضورؐ پر درود کے بعد زمانہ جاہلیت اور اس کی بدبختی کا ذکر کیا پھر اسلام کی سعادت کا ذکر کیا اور اس کے بعد فرمایا:

''اس امت پر یہ بھی اللہ کا ایک انعام تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اوّل کے ذریعہ اس امت کے اتحاد کو برقرار رکھا پھر خلیفہ دوئم اور سوئم کے زمانے میں بھی اسی طرح رہا۔ پھر یہ حادثہ پیش آیا اور مختلف قوموں نے اپنی دنیا طلبی کی خاطر امت میں پھوٹ ڈال دی اور ان لوگوں کو اس بات کا حسد تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو کیوں فضیلت عطا فرمائی۔ اس لیے یہ لوگ چاہتے تھے کہ زمانے کو پھر دور جاہلیت میں تبدیل کر دیں تاکہ ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت باقی نہ رہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم اور اپنے ارادے کو پورا کر کے رہتا ہے۔

خبردار! میں کل یہاں سے بصرہ کی جانب کوچ کروں گا۔ تم لوگ بھی میرے ساتھ کوچ کرو۔ اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہرگز نہ جائے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں کسی قسم کی معاونت کی ہو یا اس میں کسی قسم کا حصہ لیا ہو۔ یہ بے وقوف لوگ مجھ سے جدا ہو جائیں''۔

قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا مشورہ:

یہ اعلان سن کر وہ لوگ جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں حصہ لیا تھا یا قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی تھے یکجا جمع ہوئے ان جمع ہونے والوں میں علباء بن الہیثم، عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، سالم بن ثعلبۃ العبسی، شریح بن اوفی الضبیعہ اور اشتر نخعی شامل تھے۔ اور مصریوں کے ساتھ ابن السوداء اور خالد بن ملجم تھے۔ ان لوگوں میں باہم مشورہ ہوا۔ یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم! یہ تو ایک ظاہری بات ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ کتاب اللہ سے واقف ہیں اس وجہ سے وہ لازماً ایک نہ ایک روز قرآن پر عمل کرتے ہوئے قاتلین سے قصاص کا مطالبہ کریں گے اور جس وقت وہ یہ مطالبہ کریں گے اس وقت کوئی مخالف نہ ہوگا اور ہماری تعداد دوسروں کے مقابلے میں کم ہو جائے گی اور وہ وقت ہوگا جب کہ علی رضی اللہ عنہ قوم پر جان دیں گے اور قوم ان پر جان دے گی اور جب ہماری تعداد اتنی بڑی کثرت کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگی تو خدا کی قسم! تمہیں دھکے دے دیئے جائیں گے اور تمہیں کسی جگہ بھی نجات کی صورت نظر نہیں آئے گی۔

اشتر کس حیثیت سے سیدنا طلحہؓ کی توہین کر رہا تھا؟ اشتر کو دھمکی لگا کر بیعت کروا رہا تھا اگر ایسی روایت معاویہؓ کے کسی کمانڈر متعلق ہوتی تو جہلمی فرقے نے کہنا تھا بدمعاش پال رکھے تھے معاویہؓ نے؟ اب یہ بدمعاش کس نے پال رکھا تھا؟ جواب دیں یا پھر بتائیں اسطرح کی روایات صرف معاویہؓ متعلق ہی نظر آتی ہیں کیا؟ یہ بیان کون کرے گا؟

نوٹ: ہمارا مقصد صرف یہ بتانا ہے روایات تاریخ میں سب کے خلاف ہیں اس لیے صحیح سند کو دین بناؤ ورنہ کوئی نہیں بچے گا

تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک
جلد سوم
خلافت حضرت عمرؓ سے ... خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک
...یف:
علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی بیعت کی تو حبیب بن ...
نے کی تھی اس لیے حبیب بولا جس بیعت کی ابتداء کٹے ہاتھ سے ہو...
اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لائے اور منبر پر...
تھے۔ سر پر خز کا عمامہ تھا اور پاؤں میں چپل تھے ہاتھ میں ایک کما...
کی۔

لوگ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لائے۔ حضر...
نے فرمایا جب سب لوگ بیعت کرلیں گے تو میں بھی بیعت کرلوں گا...
اس کے بعد لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر لائے...
وہی جواب دیا جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دیا تھا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ...
میرے پاس کوئی ضامن نہیں ہے۔ اشتر نخعی نے کھڑے ہو کر عر...
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، انہیں چھوڑ دو میں نے ان کے بچپن سے...

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت:

محمد بن سنان القضرار نے اسحاق بن ادریس، ہشیم، ...
جنگلات میں سے ایک جنگل میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی ... کرتے دیکھا۔

اشتر کی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دھمکی:

احمد بن زہیر نے، زہیر، وہب، جریر، یونس بن یزید الایلی کے ذریعہ زہری کا یہ قول بیان کیا ہے کہ جب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تو انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیعت سے پس و پیش کیا۔ مالک اشتر نخعی تلوار کھینچ کر کھڑا ہو گیا اور بولا خدا کی قسم! اے طلحہ رضی اللہ عنہ یا تو بیعت کر لے ورنہ میں یہ تلوار تیری پیشانی میں بھونک دوں گا۔ اس پر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس سے بھاگ کر کہاں جا سکتا ہوں اور اس کے بعد انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ پھر زبیر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور انہیں دیکھ کر اور لوگوں نے بھی بیعت کی۔ حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوفہ و بصرہ کی امارت کی خواہش ظاہر کی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میرے ساتھ رہو تمہیں وہاں ضرور حاکم بنا کر بھیج دوں گا۔

زہری کہتے ہیں ہمیں یہ بھی خبر معلوم ہوئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میری بیعت کرلو اور اگر تم خود خلیفہ بننا چاہو تو میں تمہاری بیعت کے لیے تیار ہوں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ اس کے بعد طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے ہمیں اپنی جانوں کا خوف تھا اس لیے ہم نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور ہم یہ جانتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ ہماری بیعت کرنے والے نہیں یہ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چار ماہ بعد مکہ چلے گئے۔

نیزوں پہ قرآن اٹھانے والی جھوٹی کہانی سناتے ہو کبھی یہ بھی سنا دیا کرو کہ صفین کا حقیقی فاتح کون تھا

جب حضرت معاویہؓ نے اس وقت تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا جب تک وہ قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کو آپ کے سپرد نہ کریں' تو جو نقصان صفین میں ہوا ہم اسے پہلے بیان کر چکے ہیں' پھر معاملہ تحکیم کی طرف لوٹا اور جو کچھ حضرت عمرو بن العاص اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کا واقعہ ہوا ہے اسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یعنی اہل شام کو بظاہر قوت وسربلندی حاصل ہوگئی اور حضرت معاوؓیہ کی بات بڑی ہوگئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنے اصحاب سے ہمیشہ اختلاف رہا یہاں تک کہ ابن ملجم نے آپ کو قتل کر دیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے' اس موقع پر اہل عراق نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی بیعت کر لی اور اہل شام نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی' پھر حضرت حسنؓ بلا ارادہ عراقی فوجوں کے ساتھ سوار ہوئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ' شامی فوجوں کے ساتھ سوار ہوئے اور جب دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے تو لوگوں نے دونوں کے درمیان صلح کروانے کی کوشش کی اور صورتِ حال یہ ہوگئی کہ حضرت حسنؓ نے اپنے آپ کو خلافت سے معزول کر دیا اور حکومت حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان کے سپرد کر دی۔ اور حضرت معاوؓیہ کوفہ آئے اور وہاں بیعت کرنے کے بعد لوگوں سے ایک بلیغ خطاب کیا اور دور نزدیک اور مشرق ومغرب کی حکومتوں نے آپ سے عہد وپیمان لیے اور افتراق کے بعد ایک امیر پر اتفاق کرنے کی وجہ سے اس سال کا نام عام الجماعۃ رکھا گیا' حضرت معاویہؓ نے شام کی قضاء' فضالہ بن عبید کے سپرد کی پھر ان کے بعد ابوادریس خولانی کے سپرد کر دی۔ اور حمزہ بن قیس آپ کا پولیس افسر تھا اور سرحون بن منصور رومی آپ کا کاتب اور مشیر تھا۔ کہتے ہیں کہ آپ محافظ بنانے والے اور کتابوں کو اکٹھا کر کے ان پر مہر لگانے والے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی حکومت میں نوعمر لوگوں کو اولیت دی۔

خوارج کی ایک پارٹی کا آپ کے خلاف بغاوت کرنا:

اس کا سبب یہ ہوا کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ آئے اور حضرت حسنؓ اور آپ کے اہل' حجاز جانے کے ارادے سے وہاں نکلے تو خوارج کی ایک پارٹی نے جو تقریباً پانچ سو تھے۔ کہا وہ آ گیا ہے جس میں کوئی شک نہیں' پس حضرت معاوؓیہ کی طرف چلو اور ان کے ساتھ جہاد کرو' پس وہ چل پڑے حتی کہ کوفہ کے قریب پہنچ گئے اور فروہ بن نوفل ان کا امیر تھا۔ حضرت معاویہؓ نے ان کے مقابلہ میں شامی سوار بھیجے تو انہوں نے شامیوں کو بھگا دیا اور حضرت معاویہؓ نے کہا' جب تک تم اپنے مصائب کو نہ روکو میرے پاس تمہارے لیے کوئی امان نہیں ہے' پس وہ خوارج کی طرف گئے تو خوارج نے انہیں کہا تم ہلاک ہو جاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے اور تمہارے دشمن نہیں؟ ہمیں چھوڑ دو تا کہ ہم ان سے جنگ کریں

کے مقابلہ میں تمہیں بے نیاز کر دیں گے اور اگر ہماری بیخ کنی ہوگئی تو تم ہمیں کفایت

سے جنگ نہ کریں ایسا نہیں ہوگا' خوارج نے کہا' اللہ ہمارے نہروانی بھائیوں پر رحم کرے

انہوں نے باہم جنگ کی اور اہل کوفہ نے ان کو شکست دی اور بھگا دیا' پھر حضرت

رضی اللہ عنہ کو کوفہ پر نائب مقرر کرنا چاہا تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے آپ سے کہا' آپ اسے

اور خود آپ شیر کے دونوں جبڑوں کے درمیان رہتے ہیں؟ اور انہوں نے آپ کو اس

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کر دیا' پس حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضرت معاویہؓ
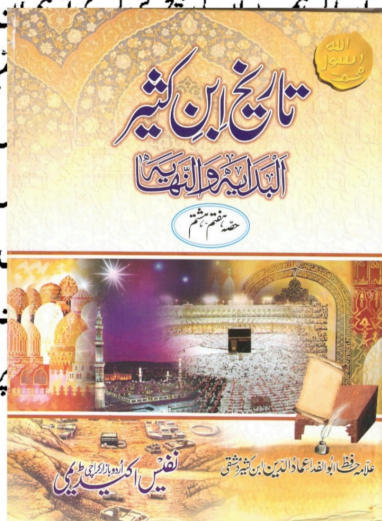
سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی گواہی

سیدنا علیؓ کے لیے صحابہ سے زبردستی بیعت لی گئی ، اب بنو امیہ کے خلاف تاریخ سے جھوٹی روایات تلاش کرنے والے اس روایت متعلق کیا کہیں گے؟

عہد نامہ:

عہد نامہ کی عبارت یہ تھی:
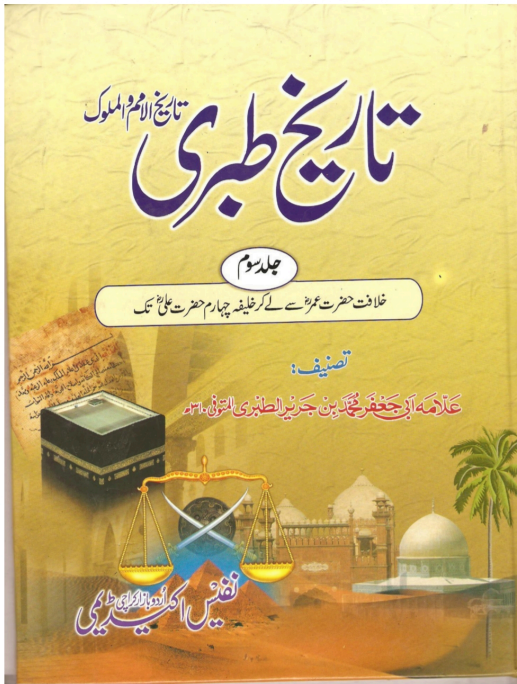
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''یہ وہ تحریر ہے جس پر طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے تمام مسلمان ساتھیوں
صلح کی ہے جس مدت تک کے لیے یہ صلح ہوئی ہے اس وقت تک عثمان
قابض رہیں گے' اور جس حصہ پر طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما قابض ہیں اس پر وہ
قاصد کعب بن سور مدینہ سے واپس آجائیں اور دونوں فریق میں سے
نقصان نہیں پہنچایا جائے گا تاوقتیکہ کعب بن سور واپس نہ آجائیں
وزبیر رضی اللہ عنہ کو بیعت پر مجبور کیا تھا۔ تو بصرہ کی حکومت ان دونوں کی ہو
اپنی جماعت کے پاس چلے جائیں یا طلحہ رضی اللہ عنہ وزبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شا
طلحہؓ وزبیر رضی اللہ عنہ نے خوشی سے بیعت کی تھی تو بصرہ کی حکومت عثمان رضی اللہ عنہ
ہوگا کہ خواہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت پر قائم رہیں یا بصرہ چھوڑ کر اپنی جماعت کے پاس چلے جائیں اور بصرہ کے تمام
مسلمان اس شخص کے ساتھ ہوں گے جو کامیاب ہوگا''۔

کعب کی مدینہ آمد:

کعب بصرہ سے چل کر مدینہ پہنچے۔ لوگ ان کی آمد کی وجہ سے جمع ہوگئے۔ یہ مدینہ جمعہ کے روز پہنچے تھے کعب نے کھڑے ہو کر سوال کیا۔ اے اہل مدینہ میں اہل بصرہ کی جانب سے تمہارے پاس قاصد بن کر آیا ہوں اور یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس جماعت نے طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کو علی رضی اللہ عنہ کی بیعت پر مجبور کیا تھا یا انھوں نے برضاء ورغبت بیعت کی تھی۔

حضرت اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما کا جواب:

تمام قوم میں سے کسی نے بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ صرف اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ دونوں سے زبردستی بیعت لی گئی ہے۔ یہ سن کر تمام نے انہیں مارنے کا حکم دیا اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی انہیں مارنے کے لئے جھپٹے حضرت صہیب بن سنان اور حضرت ابوایوب بن زید رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کے ساتھ انہیں بچانے کے لئے آگے بڑھے اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی جان کا خطرہ ہے تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم ان دونوں سے زبردستی بیعت لی گئی ہے۔ یہ سن کر لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر علیحدہ ہوگئے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے گھر لے گئے اور ان سے فرمایا' اے اسامہ رضی اللہ عنہ کیا تم نہیں جانتے کہ ام عامر ایک احمق عورت ہے کیا تم ہماری طرح خاموش نہ رہ سکتے تھے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم یہ نہیں ہوسکتا تھا۔ میں ان نتائج کو دیکھ رہا تھا جہاں یہ خلافت ہمیں پہنچا رہی ہے اور تم بھی دیکھ رہے ہو کہ ہم ایک زبردست مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

محمد بن ابی بکر نے کہا اللہ عثمانؓ اور اس سے محبت کرنے والوں کو پیاسا مارے گا، سیدنا معاویہؓ کے خلاف اسی طبری سے جعلی روایات پیش کرنے والے یہ سب کیوں نہیں عوام کو بتاتے؟

وہ بہت دیر تک مخالفوں سے جنگ کرتا رہا حتیٰ کہ مارا گیا۔

...شکر لے کر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی جانب بڑھے لیکن محمد کے ساتھیوں کو کنانہ کے قتل
...ئے اور محمد کے ساتھ اس کے ساتھیوں میں سے چند آدمی باقی رہ گئے۔ جب محمد نے
...ور شہر کی گلیوں میں جان بچانے کے لیے بھاگتا رہا حتیٰ کہ ایک گلی کے نا... یک ٹوٹا
...لعاص رضی اللہ عنہ فسطاط شہر میں داخل ہو گئے۔
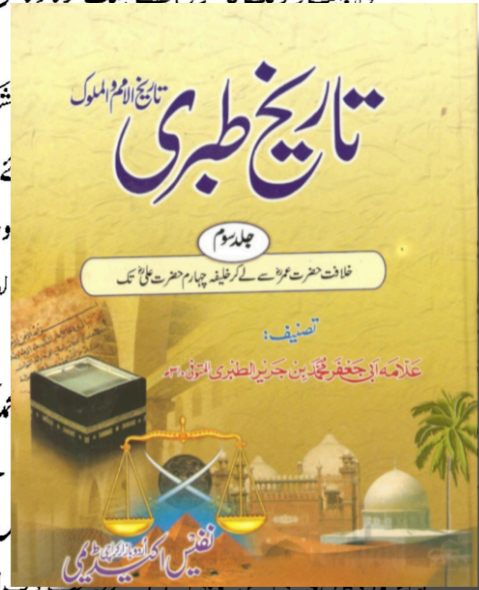
...مد کو تلاش کرنا شروع کیا حتیٰ کہ بازار میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور ان سے
...ہے جسے تم برا سمجھتے ہو ان میں سے ایک شخص نے جواب دیا۔ نہیں خدا کی قسم یہاں
...ں اندر گیا تھا تو میں نے اس میں ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا اس پر ابن خدیج رضی اللہ عنہ نے
...اس کی تلاش میں چلے اور اس ٹوٹے ہوئے مکان میں پہنچے اور وہاں سے محمد کو پکڑ کر
باہر لائے۔ وہ پیاس سے مر رہا تھا۔ یہ لوگ اسے پکڑ کر فسطاط لے کر آئے۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی سفارش:

جب عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اپنے بھائی کو گرفتار دیکھا تو وہ بھاگ کر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے عمرو رضی اللہ عنہ اس وقت لشکر میں تھے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا کیا میرا بھائی اسی طرح بندھا ہوا قتل کر دیا جائے گا تم معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بھیج کر اس کے قتل سے روک دو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فوراً آدمی بھیجا کہ محمد کو میرے پاس لے کر آ جاؤ۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہلوایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم کنانہ کو قتل کر دو اور میں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دوں۔ افسوس:

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ.

''کیا تمہارے منکران سے بہتر ہیں یا تمہارے لیے صحیفوں میں برأت لکھ دی گئی ہے''۔

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ قاتل عثمان رضی اللہ عنہ کا حشر:

محمد نے لوگوں سے کہا مجھے پانی پلا دو معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ مجھے کبھی ایک قطرہ پانی نہ پلائے اگر میں تجھے پانی پلاؤں تم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو پانی پینے سے روک دیا تھا اور تم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو روزے کی حالت میں جب کہ ان کا خون حرام تھا شہید کیا اللہ نے انہیں مہر لگا ہوا سونٹھ کا پانی پلایا خدا کی قسم! اے ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ میں تجھے ضرور قتل کروں گا تجھے اللہ کھولتا ہوا پانی اور جہنمیوں کی پیپ پلائے' محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے جلاہن یہودیہ کے بچے تیری آرزو ہرگز پوری نہ ہوگی یہ تو اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے دوستوں کو پانی پلائے گا اور اپنے دشمنوں کو پیاسا مارے گا مثلاً تو اور تجھ جیسے اشخاص اور جو عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہوں خدا کی قسم! اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو تم سے میں یہ بات نہ سنتا۔

معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ نے محمد سے کہا کیا تو جانتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہوں میں تجھے گدھے کی کھال میں

سیدنا علیؓ کی محبت کا دعوی کرنے والے تمام کوفی شیعہ بزدل اور منافق تھے، سب ڈرپوک تھے، دھوکے باز مطلب کوفی لایوفی، علیؓ کو حسنؓ کو حسینؓ کو سب کو دھوکہ دیا سب کو شہید انھوں نے ہی کیا، ان کوفیوں کا علاج صرف اہل شام تھے، مرزا جہلمی جیسے رافضی ایسی تایخی روایات بھی عوام کو بتایا کریں صرف مطلب کے جھوٹ مت سنایا کریں

کا گھبرا کر بھاگنا بہت تعجب خیز ہے ضرور کوئی بات ہے وہ اصل
وا نظر آیا وہ باہر نکلے۔ اتفاقاً اسی وقت عبداللہ بن عمرو بن ظلام
کیا انہوں نے جواب دیا اس حلیہ کا شخص اس غار میں موجود ہے
اس نے یہ بہتر نہیں سمجھا کہ محمد کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا
ماردی۔

سے عبداللہ بن فقیم کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ یہ عبداللہ بن فقیم عبداللہ
رضی اللہ عنہ کے پاس امداد کی طلب کے لئے بھیجا تھا اور جس وقت اسے
ارادہ کیا اور منادیوں کو حکم دیا کہ لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دو جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر فرمایا:
آوازیں آرہی ہیں۔ ان لوگوں کی جانب ابن النابغہ لشکر لے کر
جو اللہ سے عداوت رکھتا ہے۔ کہیں گمراہ اپنے باطل پر اور کہیں
سے زیادہ مجتمع اور متحد ثابت نہ ہوں انھوں نے تم سے جنگ کی
حمایت اور نصرت کے لئے پہنچو۔
کی آمدنی بھی کثیر ہے۔ وہاں کے باشندے بھی بہتر ہیں کہیں تم
مصر میں مغلوب نہ ہوجانا کیونکہ مصر کا تمھارے ہاتھوں میں باقی رہنا تمہاری عزت اور تمہارے دشمن کی ذلت کا سبب
ہے تم فوراً جرعہ پہنچ جاؤ جو حیرہ اور کوفہ کے درمیان ہے اور تم سب علی الصباح مجھ سے جرعہ میں ملو۔ ان شاء اللہ۔"

شیعانِ علی رضی اللہ عنہ کی بزدلی:

راوی کہتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اگلے روز عین صبح کوفہ سے نکلے اور سورج نکلنے کے وقت جرعہ پہنچ گئے زوال کے بعد تک وہاں مقیم رہے اور اپنے شیعوں کا انتظار کرتے رہے لیکن ان میں سے ایک شخص بھی وہاں نہیں پہنچا (جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں خاص کوفیوں کی تعداد تریسٹھ ہزار تھی اور دیگر جگہوں کے لوگ اس کے علاوہ تھے) مجبوراً حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اپنے شیعوں سے بیزاری:

جب شام ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شرفاء و روٴسا کو طلب کیا جب یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ غمگین اور پریشان بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے لئے یہ کام مقدر فرمایا۔ اور میرے لئے میرا یہ فعل مقدر کیا۔"

اے ایسی جماعت کہ جسے جب میں حکم دوں تو وہ اطاعت نہ کرے اور جب میں پکاروں تو میری بات کا جواب نہ دے مجھے خدا نے آزمائش میں ڈالا ہے۔ تمہارے غیر کا باپ نہ ہو آخر تم اپنے اس صبر سے کس شئے کے منتظر ہو اور اپنے حق پر ہونے کے باوجود

کوفیوں کی غداری والی روایات کیوں نہیں سناتے رافضی؟

سیدنا علیؓ نے اہل شام سے لڑنے کے لیے تیاری کا حکم دیا تو کوفی لایوفی سارے دم دبا کر بھاگ گئے

حاجت تھی لوگوں نے اپنے اپنے مقتولین کو دفن کیا جب یہ لوگ دفن سے فارغ ہو چکے اور اس کی اطلاع امیر المومنین کو دے چکے تو انہوں نے فرمایا اب کوچ کرو۔ کیونکہ تم قتال اور تدفین دونو

تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک
جلد سوم
خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک
تصنیف:
علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
نفیس اکیڈمی

عیزار بن اخنس کی قید:
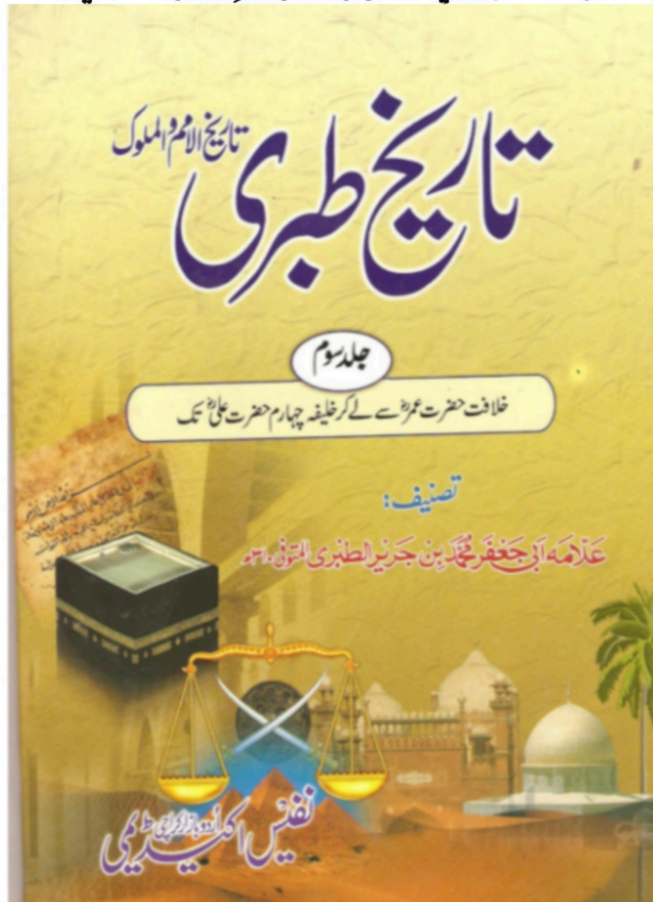
ابو مخنف نے مجاہد کے ذریعہ محل بن خلیفہ کا یہ بیان نقل

ہمنوا تھا' وہ بھاگ کر خارجیوں کے پاس چلا گیا راہ میں اس

اسود بن یزید المرادی تھے عیزار نے انہیں دیکھ کر کہا کیا دین

حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں سالم اور غنیمت کے ساتھ

اپنے اس شیطانی خیال کے باعث کہا ہے جو تو اپنے دل میں

ہے ہم تجھے امیر المومنینؓ کے پاس لے جائے بغیر نہ چھوڑیں

علی رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور ان سے تمام واقعہ بیان کیا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا خون ہمارے لیے حلال نہیں

ضرور کریں گے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ا

سے کوئی برائی ظاہر نہ ہوگی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت

ابو مخنف نے عمران بن حدیر اور ابو مجلز کی سند سے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے صرف سات آدمی قتل

شیعانِ علی رضی اللہ عنہ کا فریب:

ابو مخنف نے نمیر بن دعلة النیاعی کے ذریعہ ابو در

سے فارغ ہو چکے تو انہوں نے اولاً اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر لوگوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر بہت احسان کیا اور تمہاری امداد فرمائی۔ اس لیے اب تم فوراً اپنے شامی دشمنوں کے مقابلہ پر چلو۔

شیعانِ علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنینؓ! ہمارے پاس تیر ختم ہو چکے تلواریں کند ہو گئیں اور نیزوں کی سنانیں مڑ گئی ہیں اور ہم میں سے اکثر لوگ زخمی ہیں اس لیے آپ شہر واپس چلئے تاکہ ہم دوبارہ اچھی طرح تیاری کر سکیں اور اے امیر المومنینؓ شاید ہماری تعداد میں اور اضافہ ہو جائے اور ہم میں سے جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں ان کی کمی پوری ہو جائے۔ (حالانکہ اس جنگ میں صرف سات آدمی مارے گئے تھے) اگر ایسا ہوا تو یہ چیز ہمارے لیے ہمارے دشمنوں کے مقابلہ میں زیادہ تقویت کا باعث ہوگی اور یہ بات سب سے پہلے اشعث بن قیس نے کہی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس چلے اور نخیلہ میں قیام فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب لوگ لشکر گاہ میں رہیں اور جہاد کے لیے تیار رہیں عورتوں اور اپنے بچوں کے پاس کم آئیں جائیں تاوقتیکہ ہم دشمن کے مقابلہ پر نہ جائیں۔

ان لوگوں نے چند روز لشکر گاہ میں قیام کیا پھر لشکر گاہ سے آہستہ آہستہ کھسکنا شروع ہو گئے حتی کہ چند بڑے رؤساء کے علاوہ سب لشکر گاہ خالی چھوڑ کر چلے گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھا تو کوفہ واپس چلے آئے اور شامیوں پر حملہ کی رائے مجبوراً ملتوی کرنی پڑی۔

حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل حقیقی کوفی شیعہ کی اہل شام کے کمانڈوز کا نام سن کر کانپیں ٹانگ جاتی تھیں، جھالوی اور جہلمی ایسے کوفیوں کی حقیقت بھی عوام کو بتائیں تا کہ انکو پتہ چلے اہلبیت کے اصل دشمن و قاتل یہی کوفی تھے

سب لشکر گاہ خالی چھوڑ کر چلے گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھا تو کوفہ واپس چلے آئے اور شامیوں پر حملہ کی رائے مجبوراً ملتوی کرنی پڑی۔

ترغیبِ جنگ:

ابو مخنف نے ایک نامعلوم شخص کے ذریعہ زید بن وہب کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ نہروان کے بعد جو سب سے پہلا خطبہ لوگوں کو دیا اس کے الفاظ یہ تھے:

''اے لوگو! دشمن سے جہاد کے لیے چلنے کے لیے تیار ہو جاؤ جو اللہ کی قربت کا ایک ذریعہ اور وسیلہ ہے یہ لوگ حق کے مخالف۔ کتاب اللہ کے نافرمان' دین سے بے راہ ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو چکے ہیں اور گمراہی کے گڑھے میں اندھے بن کر گر چکے ہیں تم جتنی قوت ممکن ہو سکے دشمن کے مقابلہ کے لیے جمع کرو اور زیادہ سے زیادہ گھوڑے جمع کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو' اللہ اچھا کارساز اور اچھا مددگار ہے''۔

شیعانِ علی رضی اللہ عنہ کا جنگ سے فرار:

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص بھی نہ تو جنگ کے لیے آمادہ ہوا اور نہ اس نے کوئی تیاری کی۔ حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی جانب سے مایوس ہو گئے مجبوراً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے رؤسا اور سرداروں کو جمع کیا اور ان سے ان کی رائے معلوم کی ان میں سے کچھ تو جواب سے گریز کر رہے تھے کچھ صاف طور پر منکر تھے کچھ زبردستی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہاں میں ہاں ملا رہے تھے اور ایسے شاذ و نادر ہی لوگ تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوشی سے جنگ پر جانے کے لیے آمادہ ہوں۔
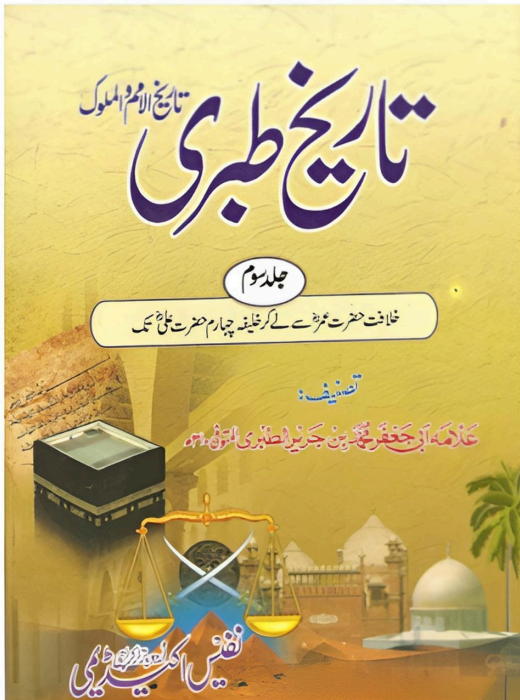
مالک اشتر نے کیا قتلِ عثمانؓ کا اعتراف

مالک اشتر کو جب پسند کا عہدہ نہ ملا تو سیدنا علیؓ سے ناراض ہو گیا اور کہنے لگا اگر عہدے نہیں ملنے تھے تو اس بوڑھے شیخ عثمانؓ کو قتل کرنے کا ہمیں کیا فائدہ ہوا سیدنا علیؓ نے اسے بہت مشکل سے راضی کیا تا کہ وہ مزید کوئی فتنہ کھڑا نہ کر دے

سیدنا معاویہؓ کے خلاف ساری زندگی اسحاق جھالوی جھوٹی تاریخی روایات سناتا رہا مگر جب اسطرح کی روایات آتی تھیں تو وہ اندھا بن جاتا تھا

...رست نہ ہو جائیں اس وقت تک خود بصرہ میں قیام کریں۔

...اشتر نے حکم دیا کہ بصرہ میں جو سب سے زیادہ قیمتی اونٹ ہو وہ خرید لو۔ میں نے تلاش کر کے ایک ...نے مجھے حکم دیا کہ اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے میرا اسلام کہنا اور یہ اونٹ پیش کرنا۔ ...ہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا انھوں نے اشتر کا نام سن کر اس کے لیے بددعاء کی اور اونٹ واپس کر دیا۔ ...بیان کیا اس پر اشتر نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے اس لیے برا کہہ رہی ہیں کہ ان کا بھانجا جنگ میں ضائع ہو گیا۔

تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک
جلد سوم
خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک
تصنیف:
علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

اشتر کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراضگی:

اشتر کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا عامل بنا دیا ہے تو وہ غصہ میں بھنا کر بولا کیا اسی لیے ہم نے اس بوڑھے (عثمان رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا تھا کہ یمن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا جائے حجاز قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کو، بصرہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور کوفہ خود علی رضی اللہ عنہ لے لیں۔

یہ کہہ کر اشتر نے اپنی سواری منگائی اور اس پر سوار ہو کر لشکر کو چھوڑ کر چلا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے کوچ کا حکم دیا اور نہایت تیزی سے چل کر اشتر کے سر پر پہنچ گئے اور اس کے سامنے یہ ظاہر ہونے نہیں دیا کہ اس گفتگو کی انہیں اطلاع مل چکی ہے اور فرمایا اتنی جلدی کیا ہے کہ ہمیں پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خطرہ پیدا ہوا تھا کہ اگر یہ لشکر چھوڑ کر چلا گیا تو لوگوں کے پاس جا کر ایک نیا فتنہ کھڑا کرے گا۔ اور ایک نئی بغاوت کھڑی ہو جائے گی۔

قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا لشکر علی رضی اللہ عنہ سے اخراج:

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب بصرہ والوں کے وفد کوفہ والوں کے پاس پہنچے اور حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور زبیر و طلحہ رضی اللہ عنہما سے مل کر واپس آ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بھی صلح کے خواہاں ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو جمع فرمایا اور ایک خطبہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثنا اور حضورؐ پر درود کے بعد زمانہ جاہلیت اور اس کی بدبختی کا ذکر کیا پھر اسلام کی سعادت کا ذکر کیا اور اس کے بعد فرمایا:

''اس امت پر یہ بھی اللہ کا ایک انعام تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اوّل کے ذریعہ اس امت کے اتحاد کو برقرار رکھا پھر خلیفہ دوئم اور سوئم کے زمانے میں بھی اسی طرح رہا۔ پھر یہ حادثہ پیش آیا اور مختلف قوموں نے اپنی دنیا طلبی کی خاطر امت میں پھوٹ ڈال دی اور ان لوگوں کو اس بات کا حسد تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو کیوں فضیلت عطا فرمائی۔ اس لیے یہ لوگ چاہتے تھے کہ زمانے کو پھر دور جاہلیت میں تبدیل کر دیں تا کہ ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت باقی نہ رہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم اور اپنے ارادے کو پورا کر کے رہتا ہے۔

خبردار! میں کل یہاں سے بصرہ کی جانب کوچ کروں گا۔ تم لوگ بھی میرے ساتھ کوچ کرو۔ اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہرگز نہ جائے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں کسی قسم کی معاونت کی ہو یا اس میں کسی قسم کا حصہ لیا ہو۔

سیدنا معاویہؓ اور جہاد فی سبیل اللہ

کبھی یہ والی تاریخ مرزا جہلمی نے بتائی ہو؟ یا اسحاق جھالوی رافضی جھوٹے کذاب نے بیان کی ہو؟ یا مولانا مودودی نے خلافت و ملوکیت میں بیان کی ہو؟ نہیں بلکہ تاریخ سے انکو پسند ہیں صلح حسنؓ کی جھوٹی و بے سند شرائط یا ابو مخنف اور واقدی کے جمل، صفین اور کربلا متعلق گھڑے جھوٹ

اور ابوزرعہ دمشقی نے عن دحیم عن الولید عن الاوزاعی بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہؓ کی خلافت کو کئی صحابہؓ نے پایا جن میں حضرت اسامہ' حضرت سعد' حضرت جابر' حضرت ابن عمر' حضرت زید بن ثابت' حضرت سلمہ بن مخلد' حضرت ابوسعید' حضرت رافع بن خدیج' حضرت ابوامامہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم شامل ہیں اور جن لوگوں کا ہم نے نام لیا ہے ان سے کئی گنا اچھے اور بہتر آدمی بھی ہیں جو چراغ ہدایت اور علم کی پوٹ تھے۔ انہوں نے کتاب سے اس کے مرتب حصے اور دین کے جدید حصے کو پیش کیا اور اسلام سے وہ کچھ سمجھا جو ان کے اغیار نے نہ سمجھا اور انہوں نے خدیج' حضرت ابوامامہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم شامل ہیں اور جن لوگوں کا ہم نے نام لیا ہے ان سے کئی گنا سے تاویل قرآن سیکھی اور ان کی اچھی طرح پیروی کرنے والوں میں حضرت المسور بن مخرمہ' حضرت عبدالرحمٰن بن الاسود بن عبد یغوث' حضرت سعید بن المسیب اور حضرت عبداللہ بن محیریز بھی شامل ہیں اور ان جیسے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جماعت سے دست کش نہیں ہوئے۔

ابوزرعہ نے عن دحیم عن الولید عن سعید بن عبدالعزیز بیان کیا ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے تو لوگوں کے واسطے لڑنے والی کوئی فوج نہ تھی حتیٰ کہ عام الجماعۃ آ گیا تو حضرت معاویہؓ نے سرزمین روم سے سولہ جنگیں لڑیں' موسم گرما میں ایک سریہ جاتا اور موسم سرما سرزمین روم میں گزارتا پھر واپس آ جاتا اور اس کے بعد دوسرا جاتا' اور جن لوگوں کو آپ نے جنگ کے لیے بھیجا ان میں آپ کا بیٹا یزید بھی تھا اور اس کے ساتھ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے پس وہ انہیں خلیج کے پار لے گیا اور انھوں نے اہل قسطنطنیہ کے ساتھ قسطنطنیہ کے دروازے پر جنگ کی پھر وہ انہیں ساتھ لے کر واپس شام آ گیا اور حضرت معاویہؓ نے اسے آخری وصیت یہ کی کہ وہ رومیوں کے گلے کو مضبوطی سے دبا دے' اور ابن وہب نے یونس سے بحوالہ زہری بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے اپنے دور خلافت میں دو دفعہ لوگوں کو حج کروایا اور آپ کا دور انیس سال گیارہ ماہ تھا اور ابوبکر بن عیاش نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے ۴۴ھ اور ۵۰ھ میں لوگوں کو حج کروایا اور دیگر مؤرخین نے ۵۱ھ بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم
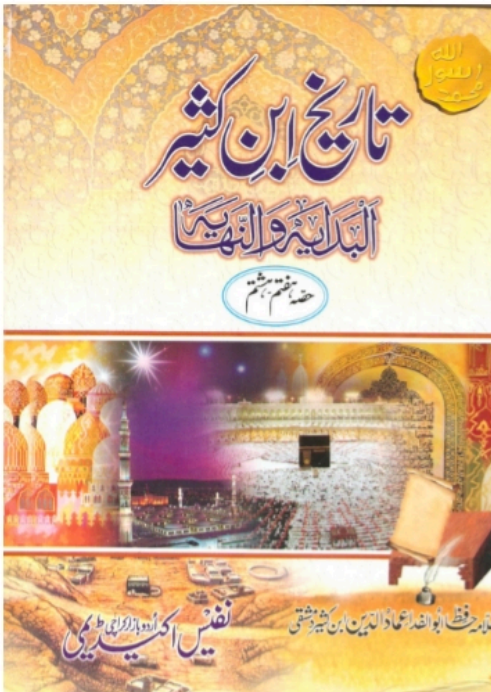
اور لیث بن سعد نے بیان کیا ہے کہ بکیر نے بحوالہ بشر بن سعید ہم سے بیان کیا میں نے حضرت عثمانؓ کے بعد کسی شخص کو اس دروازے والے یعنی حضرت معاویہؓ دیکھا۔ اور عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ معمر نے زہری سے بحوالہ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کیا کہ وہ حضرت معاویہؓ کے پاس آئے' وہ بیان کرتے ہیں جب میں آپ کے میں نے اسے سلام کہا ہے۔ آپ نے فرمایا اے مسور' ائمہ پر تیرے اعتراض نے کیا جو کچھ کر چکے ہیں اس کے بارے میں حسن سلوک کیجیے' آپ نے فرمایا آپ مجھ سے کہ میں جو عیب بھی ان پر لگاتا تھا ان میں سے کوئی بات بھی نہ چھوڑی اور انہیں اس بن' کیا تمہارے کچھ ایسے گناہ ہیں کہ جن کے متعلق تمہیں خوف ہے کہ اگر اللہ نے انہیں کرتا ہے میں نے کہا ہاں' بلاشبہ میرے کچھ ایسے گناہ ہیں اگر اللہ نے انہیں نہ بخشا فرمایا تجھے کس نے مجھ سے بڑھ کر مغفرت کی امید کا حقدار بنایا ہے' خدا کی قسم میر

تاریخ ابن کثیر
البدایہ والنہایہ
حصہ ہفتم ہشتم
نفیس اکیڈمی

جو ان تاریخی کتب سے سیدنا معاویہؓ اور بنو امیہ کے خلاف جھوٹی و جعلی روایات بیان کرتے ہیں وہ اسی کتاب سے یہ فضائل معاویہؓ بیان کیوں نہیں کرتے؟ مودودی رافضی کو ہمیشہ جھوٹ اور گند ہی نظر آیا تاریخی کتب سے، یہ سب کیوں نظر نہیں آیا؟

کو امیر مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے آپ نے نوعمر کو امیر مقرر کر دیا ہے آپ نے فرمایا تم مجھے اس کی امارت کے بارے میں ملامت کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے سنا ہے کہ اے اللہ اسے ہادی' مہدی بنا دے اور اس کے ذریعے ہدایت دے۔ یہ منقطع ہے اور اسے اس کے ماقبل کی حدیث تقویت دیتی ہے۔

طبرانی نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ہم سے بیان کیا کہ نعیم بن حماد نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن شعیب بن سابور نے ہم سے بیان کیا کہ مروان بن جناح نے یونس بن میسرہ بن حلبس سے بحوالہ عبداللہ بن بسر ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے کسی معاملے میں مشورہ طلب کیا اور فرمایا مجھے مشورہ دو' ان دونوں حضرات نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا' معاویہ کو بلاؤ' حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ اور قریش کے مردوں میں سے دو مردوان کے معاملے کو پختہ نہیں کر سکتے کہ رسول اللہ ﷺ قریش کے نوجوانوں میں سے ایک نوجوان کی طرف پیغام بھیج رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا' معاویہ کو میرے پاس بلاؤ' انہیں آپ کے پاس بلایا گیا اور جب وہ آپ کے سامنے کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہیں اپنے معاملے میں شامل کرو اور انہیں اپنے معاملے میں گواہ بناؤ بلاشبہ یہ قوی اور امین ہیں۔ اور بعض لوگوں نے اسے بحوالہ نعیم روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دو' پھر ابن عساکر نے بہت سی موضوع احادیث کو حضرت معاویہؓ کی فضیلت میں بیان کیا ہے جن سے ہم نے پہلوتہی کی ہے اور ہم نے موضوعات اور منکرات کے مقابلہ میں جو صحاح' حسان اور مستجادات احادیث بیان کی ہیں انہیں پر اکتفا کیا ہے۔

پھر ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہؓ کی فضیلت میں جو روایات بیان ہوئی ہیں ان میں سب سے صحیح ابوجمرہ کی حدیث ہے جو بحوالہ حضرت ابن عباسؓ بیان ہوئی ہے کہ وہ جب سے مسلمان ہوئے حضرت نبی کریم ﷺ کے کاتب تھے۔ مسلم نے اپنی صحیح میں اس کی تخریج کی ہے اور اس کے بعد العرباض کی حدیث ہے کہ اے اللہ معاویہ کو کتاب سکھا اور اس کے بعد ابن ابی عمیرہ کی حدیث ہے کہ اے اللہ اسے ہادی اور مہدی بنا۔

میں کہتا ہوں امام بخاریؒ نے کتاب المناقب میں حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے ذکر میں بیان کیا ہے کہ حسن بن بشر نے ہم سے بیان کیا کہ المعافی نے عثمان بن الاسود سے بحوالہ ابن ابی ملیکہ ہم سے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک رکعت سے وتر بنایا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام بھی ان کے پاس تھا' پس وہ ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا حضرت معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک رکعت سے وتر بنایا ہے آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ و انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے' ابن ابی مریم نے ہم سے بیان کیا کہ نافع بن عمر نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا۔ کیا امیر المومنین حضرت معاویہؓ کے متعلق آپ کے پاس کوئی دلیل ہے' انہوں نے ایک رکعت سے وتر بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا انہوں نے ٹھیک کیا ہے بلاشبہ وہ فقیہ ہیں' عمرو بن عباس نے ہم سے بیان کیا کہ جعفر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے بحوالہ ابوالتیاح ہم سے بیان کیا کہ میں نے حمران کو ابان سے بحوالہ حضرت معاویہؓ بیان کرتے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ بلاشبہ تم نماز ادا کرتے ہو اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے اور ہم نے آپ کو ان دو رکعتوں کو پڑھتے نہیں دیکھا اور آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے منع فرمایا ہے پھر اس

سیدنا علیؓ کے لشکر میں سبائی

سیدنا علیؓ کے لشکر میں سبائی تھے جو فرنٹ پر لڑ رہے تھے اور صلح کی ہر کوشش ناکام بنا رہے تھے

اہل شام کے خلاف جھوٹی تاریخی روایات بیان کرنے والے جواب دیں یہ سبائی کیا کر رہے تھے کوفی لشکر میں؟ کون انکو لے کر آیا تھا؟ ہے کوئی جواب؟

...چو کے مار کر فرمایا۔ اے زبیر رضی اللہ عنہ! کیا تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

...ار زبیر رضی اللہ عنہما کے سامنے آئے اور نیزہ تان لیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو

...لوگ شکست کھانے لگے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں آواز دی میں زبیر رضی اللہ عنہ
...حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے قریب کھڑا ہوا تھا وہ پکار کر کہہ رہا تھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
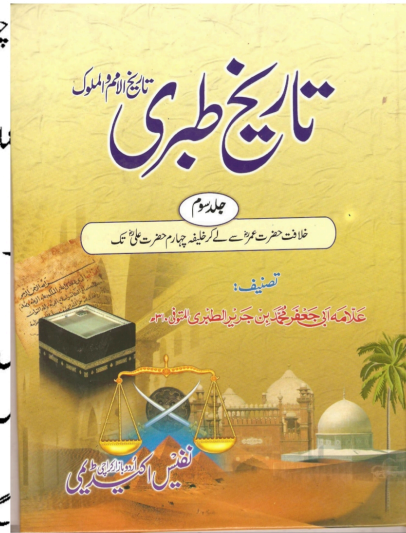
...گئے اور وادی السباع کی طرف چلے دو آدمیوں نے ان کا پیچھا کیا باقی لوگ ایک دوسرے سے جنگ میں مصروف تھے جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ دو سوار ان کا پیچھا کر رہے ہیں تو وہ میدان کو واپس لوٹ آئے اور آ کر سخت حملہ کیا اور دشمنوں کی صفیں تتر بتر کر دیں جب دشمن واپس لوٹے تو انہیں معلوم ہوا کہ یہ حملہ کرنے والے زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ ساتھیوں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو پکارا۔ یہ علباء بن الہیثم اور ایک جماعت کو لے کر آگے بڑھے۔ دوسری جانب سے قعقاع رضی اللہ عنہ ایک جماعت لیے ہوئے آ رہے تھے۔ جب وہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پہنچے تو طلحہ رضی اللہ عنہ لوگوں سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے۔ اے لوگو! میرے پاس آؤ اور ثابت قدمی دکھاؤ۔ قعقاع رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ زخمی ہو چکے ہیں اور جو چیز آپ لے کر کھڑے ہوئے تھے وہ بھی جان بلب ہے لہٰذا تم کسی گھر میں جا کر آرام کر لو۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے فرمایا مجھے کسی گھر میں لے چلو اس غلام نے اور اس کے ساتھ دو اور آدمیوں نے انہیں سہارا دیا اور انہیں بصرہ لے کر آئے۔

اس کے بعد بھی جنگ ہوتی رہی پھر لشکر طلحہ رضی اللہ عنہ شکست کھانے لگا یہ لوگ شکست کھا کر بصرہ بھاگ جانا چاہتے تھے لیکن جب انہوں نے یہ دیکھا کہ مضر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کو گھیر لیا ہے تو یہ سب پلٹ پڑے اور قلب لشکر میں پہنچ کر میدان میں ڈٹ گئے اور اب نئے سرے سے جنگ شروع ہو گئی تھی، ربیعہ قبیلہ کے آدمی بصرہ ہی ٹھہر گئے تھے وہ واپس نہیں لوٹے۔

سبائیوں کا قرآن قبول کرنے سے انکار:

یہ حال دیکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کعب کو حکم دیا کہ سواری سے نیچے اترو اور قرآن اٹھا لو اور انہیں کتاب اللہ کی دعوت دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا قرآن کعب بن سور کو دے دیا کعب قرآن لے کر آگے بڑھے اور مخالفین کے سامنے گئے لیکن لشکر علی رضی اللہ عنہ میں آگے آگے سبائی تھے انہیں برابر یہ خطرہ لاحق تھا کہ کہیں صلح نہ ہو جائے۔ کعب جب قرآن لے کر آگے بڑھے تو یہ کعب کے سامنے آ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے لشکر میں تھے وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ مخالف جنگ کے علاوہ کسی اور چیز پر تیار نہیں، جب کعب نے ان کے سامنے قرآن پیش کیا تو ان لوگوں نے انہیں نیزے مار مار کر ختم کر دیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہودج کو تیروں کا نشانہ بنا لیا۔

سیدنا حسنؓ بن علیؓ فرماتے ہیں:

میں نے معاویہؓ کی بیعت اس لیے کی تھی کیونکہ میرے اہل عراق نے غداری کی انہوں نے میرے باپ کو قتل کیا، مجھے قتل کرنے کی کوشش کی، میرا مال لوٹ لیا اس لیے میں نے ان سے جان چھڑوا کر سیدنا معاویہؓ سے صلح کر لی

مودودی، جھالوی و جہلمی فرقے والے جو ان کتب سے سیدنا معاویہؓ کے خلاف جھوٹی روایات بیان کرتے رہے ان سے سوال ہے اسطرح کی روایات کو تمہارا بارہواں آکر بیان کرے گا؟

عباس رضی اللہ عنہما کو جب یہ معلوم ہوا کہ حسن رضی اللہ عنہ اپنا بھلا چاہتے ہیں تو انہوں نے خط لکھ کر معاویہ رضی اللہ عنہ سے امان طلب کی اور جس قدر مال ان کے پاس تھا وہ اپنی ذات کے لیے مشروط کرنا چاہا اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس شرط کو منظور کر لیا۔

اہل عراق کی بدعہدی:

یہ بھی روایت ہے کہ بیعت خلافت کے بعد حسن رضی اللہ عنہ لوگوں کو ساتھ لیے ہوئے مدائن میں آکر ٹھہرے اور اپنے مقدمہ لشکر پر بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اہل شام کے ساتھ مقام مسکن میں منزل کی، حسن رضی اللہ عنہ ابھی مدائن میں تھے کہ کسی نے لشکر میں پکار کر کہا کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ مارے گئے اب بھاگو (سنتے ہی) لوگ بھاگ گھڑے ہوئے حسنؓ کے خیمہ کو لوٹ لیا یہاں تک کہ جس فرش پر بیٹھے ہوئے تھے اسے بھی گھسیٹ لیا۔ حسن رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور مدائن کے مقصورہ بیضا میں جا کر اُترے۔ انھیں دنوں میں سعد بن مسعود جو کہ مختار بن ابی عبیدہ کے چچا تھے مدائن کے حاکم تھے مختار نے ان سے کہا اور ابھی یہ ایک نوجوان لڑکا تھا کہ اگر تم کو مال وعزت کی خواہش ہے تو حسن رضی اللہ عنہ کو باندھ لو اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کے صلہ میں امان مانگ لو سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا خدا تجھ پر لعنت کرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر حملہ کروں اور ان کو باندھ لوں کیا بدشخص ہے تو۔ حسن رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ ان کے کام میں تفرقہ پڑ گیا تو معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس صلح کا پیغام بھیجا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ ابن عامر وعبدالرحمٰن بن سمرہ کو ان کے پاس روانہ کیا۔ دونوں شخص مدائن میں حسن رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور جو کچھ وہ چاہتے تھے سب منظور کر لیا اور اس بات پر صلح کر لی کہ کوفہ کے بیت المال سے پچاس لاکھ علاوہ اور چیزوں کے جو حسن رضی اللہ عنہ لینا چاہتے ہیں لے لیں۔ پھر اہل عراق کے مجمع میں حسن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر تقریر کی کہا کہ اے اہل عراق میں نے تم لوگوں سے جو اپنی جان چھڑا لی اس کے تین سبب ہیں، میرے باپ کو تم نے قتل کیا، مجھ پر تم نے برچھی کا وار کیا اور میرے مال کو تم نے لوٹ لیا۔ حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے حسن رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو صلح کے لیے لکھ چکا اور امان مان لی یہ سن کر حسین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو خدا کا واسطہ

ؒ .... نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے با

علامہ ابن اثیر جزری نے ... کیا ہے۔ ''ذکر فراق ابن عباس البصرۃ'' اور اس میں لکھا ہے ''اسی سال عبداللہ ... نے اسی بات کو اختیار کیا ہے لیکن بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ... رضی اللہ عنہ نے جو صلح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کی اس میں وہ موجود تھے اور اس ... رضی اللہ عنہ کی صلح میں جو موجود تھے وہ عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

اس مقام پر عبداللہ بن ... ن ہے کہ طبری کے اس مطبوعہ نسخہ میں بجائے عبیداللہ کے عبداللہ غلط چھپ گیا ہ...

ؑ ابن اثیر نے بھی اس م... ے ہیں اس سے بھی عبداللہ کا کوفہ میں ہونا ظاہر ہے۔ (مترجم)

مختار ثقفی کذاب

مختار ثقفی نے خط لکھا اور کہا تم نے میرا نام کذاب رکھا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے بھی انبیاء کی تکذیب کی گئی ، اسحاق جھالوی رافضی کی ساری زندگی تاریخ سے جھوٹ سناتے گزر گئی بنو امیہ کے خلاف، یہ ثقفی متعلق سنا تھا اسکے منہ سے؟

سے ان کے پیچھے لگا دیتے ہیں)اور ایک شاعر نے کہا ہے۔

''اور ہر ہاتھ کے اوپر اللہ ...

اور عنقریب مختار کے ... یں گی' اور اس نے اہل بیت کی نصرت کا جو ادعا کیا ہے اصل ... فہ میں رہنے والے شیعوں میں سے رذیل لوگ اس کے پاس ... حملے کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس ... کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت الصدیق کی ... بربادی افگن ہوگا۔ اور یہی وہ کذاب ہے جو تشیع کا اظہار کر ... طرف سے کوفہ کا امیر بنا جیسا کہ ابھی بیان ہوگا اور حجاج اس ... ور دعوتِ نبوت پر نہ تھا اور یہ کہ اس کے پاس بلند تر جاننے وا...

تاریخ ابن کثیر
البدایۃ والنہایۃ
حصہ ہفتم ہشتم
علامہ حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر دمشقی
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

ابن جریر نے بیان کیا ... کے باشندوں کو مقدور بھر اس کی طرف دعوت دے پس وہ کوفہ ... اس کی قوم کے لوگ اکٹھے تھے پس وہ انہیں مختار کی طرف دعو... تو حارث بن عبداللہ بن ربیعۃ القباع جو مصعب کی معزولی ... کی طرف فوج روانہ کی تو انہوں نے اس کے ساتھ جنگ کی اور ... ان کی نصرت کو اٹھے تو اس نے ان کی طرف بھی فوج روانہ کی اور انہوں نے اس کی طرف فوج بھیجی تو اس نے احنف بن قیس اور عمرو بن عبدالرحمٰن مخزومی کو لوگوں کے درمیان مصالحت کروانے کے لیے بھیجا اور مالک بن مسمع نے ان دونوں کی مدد کی تو لوگ ایک دوسرے سے رُک گئے اور وہ ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ شکست خوردہ اور مغلوب اور مسلوب ہو کر مختار کے پاس واپس آ گیا اور اس نے احنف وغیرہ امراء کے ذریعے ہونے والی مصالحت کے متعلق مختار کو بتایا اور مختار نے ان کے بارے میں لالچ کیا اور ان سے خط و کتابت کی کہ وہ اس کے معاملے میں شامل ہو جائیں اور اس نے احنف بن قیس کو جو خط لکھا وہ یہ تھا:

''مختار کی جانب سے احنف بن قیس اور اس سے پہلے کے امراء کی طرف کیا تم مصالحت میں ہو' امابعد! مضر میں سے بنی ربیعہ کے لیے ہلاکت ہو اور احنف اپنی قوم کو دوزخ میں داخل کر رہا ہے جہاں سے وہ ان کی واپسی کی سکت نہیں پائے گا اور میں تمہارے لیے وہی اختیار رکھتا ہوں جو قضا و قدر میں لکھا گیا ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے میرا نام کذاب رکھا ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی بھی تکذیب کی گئی ہے اور میں ان سے بہتر نہیں ہوں''۔

ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ ابوالسائب بن جنادہ نے مجھ سے بیان کیا کہ حسن بن حماد نے عن حماد بن علی عن مجالد عن الشعبی ہم سے بیان کیا' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بصرہ میں داخل ہو کر ایک حلقہ میں جا بیٹھا جس میں احنف بن قیس بھی تھا' ان لوگوں میں سے ایک
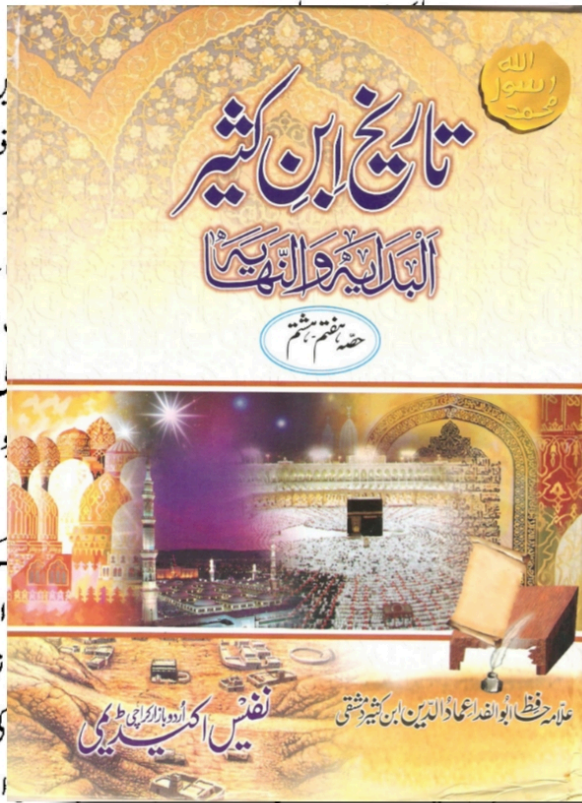
مصنف ابن ابی شیبہ سے 35735 نمبر روایت پیش کی جاتی ہے کہ معاویہؓ کا پیٹ بڑھ گیا تھا حالنکہ اسکی سند ضعیف ہے اس روایت کی سند میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں سماع کی صراحت موجود نہیں ہے لہزاہ یہ روایت ضعیف ہے البتہ اسطرح کی روایات سیدنا علیؓ کے متعلق بھی موجود ہیں کہ انکا پیٹ بڑھ گیا تھا

تاریخ طبری جلد سوم : حصہ دوم — ۳۶۰ — خلافت راشدہ + حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت

... رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد اٹھاون سال کی عمر میں شہید کیے گئے۔

... ل کی تھی۔

... حوالے سے جعفر صادق کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تریسٹھ سال کی

... ہے۔

... د سے ابو اسحاق کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تریسٹھ سال کی عمر میں

... ہوئے تو ان کی عمر اٹھاون سال کچھ ماہ تھی اور تین ماہ کم پانچ سال تک ان کی ... عبدالرحمٰن بن عمرو تھا۔ آپ کا قتل سترہ رمضان کو ہوا اور چار سال نو ماہ آپ نے ... گئے۔

... نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تریسٹھ سال کی عمر میں جمعہ کی صبح کو سترہ رمضان ... کے قریب دفن کیے گئے۔

... یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شب جمعہ میں زخمی ہوئے۔ اور جمعہ اور ہفتہ کے دن حیات رہے اور یکشنبہ کی رات میں جب کہ رمضان ختم ہونے میں گیارہ راتیں باقی تھیں (یعنی ۱۹/ رمضان ۴۰ھ میں تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی)

حارث نے ابن سعد، محمد بن عمر، علی بن عمر ابو بکر السبری، عبداللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے محمد بن حنفیہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ انہوں نے سنۃ الحجاف میں فرمایا یہ ۸۱ھ شروع ہو چکا ہے اور اس وقت میری عمر پینسٹھ سال ہے۔ اس وقت میری عمر میرے والد کی عمر سے بڑھ گئی ہے لوگوں نے ان سے سوال کیا کہ ان کی قتل کے وقت کیا عمر تھی محمد بن حنفیہ نے جواب دیا تریسٹھ سال۔

حارث نے ابن سعد کے ذریعہ محمد بن عمر کا قول اسی طرح نقل کیا ہے اور یہی ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

مدتِ خلافت:

احمد ابن ثابت نے اسحاق ابن عیسٰی کے ذریعہ ابو معشر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین ماہ کم پانچ سال خلافت فرمائی۔

ابو حارث نے ابن سعد کے ذریعہ محمد بن عمر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت تین ماہ کم پانچ سال تھی۔

ابو زید نے ابو الحسن سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ ایک دن کم یا ایک روز زیادہ تھی۔

حلیہ مبارک:

حارث ابن سعد، محمد ابن عمر، ابو بکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ کی سند سے اسحاق ابن عبداللہ بن ابی فردہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی (امام باقر) سے سوال کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حلیہ کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا درمیانہ قد تھا رنگ نہایت گندم گوں تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ بڑا پیٹ تھا۔ لیکن قد ذرا پستگی کی طرف مائل تھا (داڑھی چوڑی تھی اور سر اور داڑھی کے

قاتلینِ عثمانؓ سیدنا علیؓ کے لشکر میں تھے صفین کے موقع پر اہل شام سے تحکیم کے معاملہ میں انہوں نے کہا ہماری بات مان لو اے علیؓ ورنہ تجھے بھی ہم عثمانؓ بن عفان کے پاس پہنچا دیں گے

یہی دھمکی مالک اشتر نے بھی سیدنا علیؓ کو دی تھی (تاریخ طبری جلد 3 صفہ 107)

سیدنا معاویہؓ کے خلاف ہر جھوٹی تاریخی روایت مان لیتے ہو ان تاریخی کتب سے، تو یہ سب کیوں نہیں مانتے؟ کیا جواب ہے اسکا؟

باب ۱۴

واقعہ تحکیم قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا اقرار، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حامیانِ علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے قتل کی دھمکی

تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک
جلد سوم
خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک
تصنیف:
علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
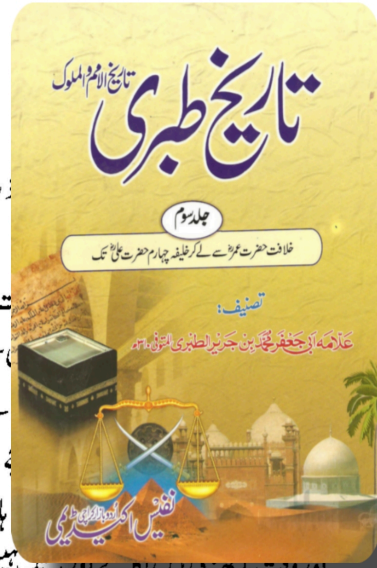
...ذریعہ جندب الازدی سے نقل کیا ہے۔ کہ جس وقت یہ صورتِ حال رونما ہوئی حضرت

...ت اور اپنے دشمنوں سے جنگ پر قائم رہو کیونکہ معاویہ' عمرو بن العاص' عقبۃ بن ...سرح اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہم دیندار لوگ اور قرآن پر (پورے طور پر) چلنے ...سے واقف ہوں۔ میں تو بچپن میں بھی ان کے ساتھ رہا اور بڑے ہو کر بھی ان ...تھے اور بڑے ہو کر بھی نہایت شریر آدمی نکلے۔ تم پر افسوس انھوں نے وہ شے ...ہاتھ بھی نہیں لگاتے اور یہ تک نہیں جانتے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے جسے یہ کسی اور وقت ہاتھ بھی نہیں لگاتے اور یہ تک نہیں جانتے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔ انھوں نے صرف تمہیں دھوکہ دینے اور فریب میں مبتلا کرنے کے لیے قرآن اٹھایا ہے''۔

حامیانِ علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا اقرار:

طرفدارانِ علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یہ کیسے ممکن ہے کہ ہمیں اللہ عزوجل کی کتاب کو قبول کرنے کی دعوت دی جائے اور ہم اسے قبول کرنے سے انکار کر دیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے ان سے اسی لیے جنگ کی تھی تاکہ وہ اس کتاب کے احکام پر عمل پیرا ہوں انھوں نے اللہ عزوجل کے ان احکامات کی نافرمانی کی جو انہیں دیئے گئے تھے اور انہوں نے اللہ عزوجل سے جو عہد کیا تھا اسے بھلا دیا اور اس کتاب کو پس پشت ڈال دیا''۔

اس پر مسعر بن فدکی التمیمی اور زید بن حصین الطائی السنسی جو بعد میں قاریوں کی ایک جماعت کے ساتھ خارجی بن گئے تھے بولے:

''اے علی رضی اللہ عنہ! جب تجھے کتاب اللہ کی دعوت دی جا رہی ہے تو تم اسے قبول کرو ورنہ ہم تجھے اور تیرے مخصوص ساتھیوں کو ان لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیں گے یا جو سلوک ہم نے عفان کے بیٹے کے ساتھ کیا تھا وہی تیرے ساتھ کریں

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا جہاد کرنا

رافضی، جہلمی و جھالوی وغیرہ کو سیدنا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف جھوٹی لکھی تاریخ نظر آ جاتی ہے، یہ نظر کیوں نہیں آتی؟ اگر یہ ایرانی عینک اتار کر دیکھتے تو یہ تاریخ بھی ضرور نظر آ جاتی جنکی اصل بھی موجود ہے

ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے اور حضرت معاویہؓ ۴۱ھ میں بااختیار امیر بن گئے اور آپ ہر سال دو دفعہ رومیوں سے جنگ

کرتے تھے ایک دفعہ موسم گرما میں اور ایک دفعہ موسم سرما میں' اور اپنی قوم کے ایک شخص کو حکم دیتے اور وہ لوگوں کو حج کرواتا اور آپ نے خود ۵۰ھ میں حج کیا اور آپ کے بیٹے یزید نے ۵۱ھ میں حج کیا اور اس سال یا اس کے بعد آنے والے سال میں آپ نے اسے بلاد روم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھیجا اور بہت سے بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس کے ساتھ گئے حتیٰ کہ اس نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا اور صحیح میں لکھا ہے کہ قسطنطنیہ سے جنگ کرنے والی پہلی فوج مغفور ہے۔ اور وکیع نے اعمش سے بحوالہ ابو صالح بیان کیا ہے کہ حدی خوان' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدی پڑھتے ہوئے کہتا۔

''بلاشبہ آپ کے بعد حضرت علیؓ امیر ہوں گے اور حضرت زبیرؓ کے وجود میں ایک پسندیدہ خلف پایا جاتا ہے''۔

حضرت کعبؓ نے کہا بلکہ وہ سیاہی مائل سفید رنگ خچر والا ہے۔ یعنی حضرت معاویہؓ اس نے کہا اے ابو اسحٰق تو یہ بات کہتا ہے حالانکہ یہاں پر حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب موجود ہیں؟ انھوں نے کہا تو خچر والا ہے' اور سیف نے اسے عن بدر بن خلیل عن عثمان ابن عطیہ اسدی عن رجل عن بنی ا

خوان کو یہ بات کہتے سنا کہ بلاشبہ آپ کے بعد

ہے۔ تو آپ ہمیشہ امارت کے خواہش مند رہے۔

حضرت کعبؓ نے کہا تو نے جھوٹ بولا

حضرت معاویہؓ نے اس بارے میں ان سے بات

حدیث کی تکذیب نہ کریں وہ امارت آپ کو حاصل

ابن ابی الدنیا نے بیان کیا ہے کہ محمد بن ع

کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے بعد تم انتشار

رائے کے سپرد کر دیا گیا تو عنقریب تمہیں معلوم ہو

اور واقدی نے اسے ایک اور طریق سے

جب حضرت علیؓ نے جنگِ صفین سے قبل یہ اس وقت

اکٹھا کیا تھا۔ جریر بن عبداللہ البجلی کو حضرت معاو

کہ انھیں آپ کی بیعت کرنا لازم ہے کیونکہ مہاجر

خلاف اللہ سے مدد مانگوں گا اور آپ سے جنگ

لوگوں نے اختیار کیا ہے آپ بھی اسے اختیار کر لی

بات آپ نے ایک طویل کلام میں کہی' اور ہم اس

سنایا اور جریر نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب

معاندت سے انتباہ کیا اور انھیں لوگوں کے درمیان

یزید کے خلاف تاریخی کوڑ کباڑ جھوٹی، جعلی و بے سند روایات منہ پھاڑ پھاڑ کر سنانے والے یہ روایات بھی سنا دیا کریں یزید کا اہلبیت سے حسن سلوک

مجھ سے بہتر ہیں اور خلافت کا مجھ سے ب… پ سے بہتر کہتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ میرے باپ نے ان کے باپ سے محا… م ہوا۔ اپنی ماں کو جو میری ماں سے وہ بہتر کہتے تھے تو اس میں شک نہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا … کہنا ان کا کہ ان کے جد میرے جد سے بہتر تھے اس میں بھی شک نہیں جو شخص خدا اور روز… ﷺ کا مثل و نظیر کوئی نہیں ہو سکتا لیکن ان پر یہ بلا ان کی سمجھ کی طرف سے آئی۔ انہوں…

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْ… لْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ…

''کہو (اے پیغمبرؐ) اے ملک … ے اور تو جس سے چاہتا ہے ملک لے لیتا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے عزت د… دست قدرت میں نیکی ہے۔ تو ہر شے پر قادر ہے''۔

اہل بیت سے یزید کا حسن سلوک:

اس کے بعد اہل حرم کا داخلہ دربار ہوا انہیں دیکھ کر یزید کے گھر کی عورتیں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں اور سب گھر والے نالہ و فریاد کرنے لگے۔ فاطمہ بنت حسین جو سکینہ رضی اللہ عنہا سے سن میں بڑی تھیں کہنے لگیں، اے یزید! رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں، اور بندی بنیں؟ یزید نے کہا اے بھتیجی مجھے یہ امر بہت ناگوار گذرا۔ کہا واللہ! ہم لوگوں کے پاس ایک چھلا بھی نہ رہنے دیا۔ جواب دیا۔ اے بھتیجی! جتنا مال تمہارا لٹ گیا ہے میں اس سے بڑھ کر تم کو دوں گا۔ پھر یہ سب لوگ یزید کے گھر میں لائے گئے۔ اس وقت یزید کے گھر کی کوئی عورت ایسی نہ تھی جو ان کے پاس آئی نہ ہو اور ماتم میں شریک نہ ہوئی ہو۔ اس کے بعد یزید نے کسی کو بھیج کر اہل حرم سے پوچھا کہ کیا کیا چیزیں ان سے لوٹ لی گئیں اور جس بی بی نے جو کچھ بتایا اس کا المضاعف یزید نے دیا۔ سکینہ کہا کرتی تھیں میں نے کسی افر کو یزید سے بڑھ کر اچھا نہیں دیکھا۔ اسیروں میں علی بن حسین رضی اللہ عنہ بھی یزید کے سامنے لائے گئے تھے۔ یزید نے پوچھا علی تم کیا کہتے ہو آپ نے جواب دیا:

﴿مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾

''نہ تو روئے زمین پر نہ تم لوگوں پر کوئی ایسی مصیبت نازل ہوئی ہے جو اس نوشتہ میں نہ ہو جو پیدائش عالم سے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ خدا کے نزدیک تو یہ سہل سی بات ہے۔ یہ اس واسطے ہے کہ کسی چیز کے فوت ہونے کا غم نہ کرو اور کسی چیز کے مل جانے پر خوش نہ ہو جاؤ۔ اور اللہ کسی اترانے والے، فخر کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا''۔

علیؓ صلح کے لیے قرآن لے کر گھومتے رہے

ثابت ہوا صلح کی پیشکش کرنا شکست یا ڈر کی وجہ سے نہیں امت کی بھلائی کی وجہ سے ہوتا ہے دونوں طرف جب صحابہؓ ہوں تو صلح کی پیشکش کرنا فضیلت ہوتا ہے نہ کہ ڈر کی وجہ سے ورنہ کوئی کہ سکتا ہے علیؓ ڈر کی وجہ سے قرآن لے کر گھومتے رہے اور صلح کی پیشکش کرتے رہے ہرگز نہیں

جنکو تاریخی روایات کا بہت شوق ہے وہ اسطرح کی روایات بیان کر کے بھی تبصرہ کر دیا کریں صرف اپنے مطلب کی بیان نہ کیا کریں

رضی اللہ عنہ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس سوار نے عرض کیا

ان سے ملا ہوں۔ میری اور ان کی گفتگو بھی ہوئی ہے۔

ید کر رہا ہے تو انہوں نے اپنے کسی رشتہ دار سے کہا تم اس
ونوں مخالفین کے لشکر کی طرف گئے۔ جون بن قتادہ کہتے
دیر کھڑے رہے۔ پھر واپس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس
نے جواب دیا اس سوار نے سچ کہا تھا۔ عمار رضی اللہ عنہ اسی لشکر

جائے۔ اسے آنے کی کیا ضرورت تھی اس کے بعد حضرت

نہ کیا تھا کہ زندگی اور موت میں تو زبیر رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینا۔
ہوا کہ لازماً زبیر رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول
وقت زبیر رضی اللہ عنہ کو یاد آ گیا ہے۔
کر میدان سے لوٹ گئے۔ جون بھی میدان سے واپس چلا
آیا اور احنف کے ساتھ جا کر شامل ہو گیا۔

جون کا بیان ہے کہ دو شخص احنف کے پاس آئے اور اس سے کچھ کانا پھوسی کی کچھ دیر آہستہ آہستہ باتیں ہوتی رہیں پھر یہ دونوں سوار واپس چلے گئے اس کے بعد عمرو بن جرموز احنف کے پاس آیا اور اس نے آ کر کہا میں نے اسے وادی السباع میں پایا تھا اور میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ جون کہتا ہے کہ میں یہ خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا اصل قاتل احنف ہے۔

قرآن اٹھانے کا حکم:

عمرو بن شعبہ نے ابو الحسن، بشیر بن عاصم اور حجاج بن ارطاۃ کے واسطہ سے عمار بن معاویہ الدہنی کا یہ بیان ذکر کیا ہے۔ یہ عمار قبیلہ بجیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمل کے روز اپنے ہاتھ میں قرآن لیا اور تمام لشکر میں قرآن لے کر گھومے اور فرمایا کون شخص ہے جو یہ قرآن اٹھا کر مخالفین کو اسے قبول کرنے کی دعوت دے اور اٹھانے والا یہ بھی سمجھ لے کہ وہ مقتول ہو کر رہے گا۔ کوفہ کے ایک نوجوان نے یہ بات قبول کی۔ یہ نوجوان سپید قبا پہنے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا۔ یہ کام میں انجام دوں گا۔

سیدنا معاویہؓ نے فرمایا کاش! علیؓ کا قاتل علیؓ پر قدرت نہ پائے

مولانا مودودی, اسحاق جھالوی اور مرزا جہلمی یہ سب کذاب سیدنا معاویہؓ متعلق نفرت والی جھوٹی تاریخی روایات تو بیان کرتے ہیں یہ بیان کیوں نہیں کرتے؟ کیا یہ تاریخ انہی کتب میں نہیں؟

بڑھا کر اسے پکڑ لیا قاتل نے کہا میرے پاس ایک ایسی خبر ہے جس کے سننے سے آپ خوش ہو جائیں گے اور اگر میں آپ سے وہ خبر بیان کر دوں گا تو آپ کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا وہ خبر بیان کرو۔

برک نے جواب دیا آج میرے بھائی نے علی رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہوگا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ: کاش! تیرا بھائی ان پر قدرت نہ پا سکے۔

برک: کیوں نہیں۔ اس لیے کہ علی رضی اللہ عنہ جب باہر نکلتے ہیں تو ان کے ساتھ کوئی محافظ نہیں ہوتا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ساعدی کو طلب کیا یہ ایک طبیب تھا اس نے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زخم کو دیکھا تو کہا اے امیر تم دو باتوں میں سے ایک بات پسند کر لو یا تو میں لوہا جلا کر اس زخم کی جگہ پر لگا دیتا ہوں یا آپ اسے پسند کر لیں کہ میں آپ کو پینے کے لیے ایک ایسا شربت دوں جس سے آئندہ آپ کے کوئی اولاد نہ ہو۔ کیونکہ تلوار زہر آلود تھی۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آگ تو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ رہا اولاد نہ ہونا تو یزید اور عبداللہ انہی دونوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ طبیب نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ...

ہوئی۔

اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ...

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سجدے میں جاتے تو پولیس ...

خارجۃ ابن حذافہ رضی اللہ عنہ کا قتل:

اسی رات عمرو بن بکر بھی عمرو بن ال...

آئے کیونکہ ان کے پیٹ میں تکلیف تھی۔ عم...

دستہ میں تھے اور بنو عامر بن لوی کے خاندان...

سمجھ کر ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا لوگ...

اس طرح سلام کر رہے تھے جیسے حاکم کو سلا...

العاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

عمرو بن برک: تو پھر میں نے کے...

لوگ: خارجۃ بن حذافہ...

عمرو بن برک: اے فاسق (یعنی...

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: ہاں تو نے میرا ار...

اس کے بعد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آگے...

تاریخ طبری
تاریخ الامم والملوک
جلد سوم
خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک
تصنیف:
علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

سیدنا علیؓ نے ایک جگہ ارادہ کیا کوچ کرنے کا اور اعلان کیا ایک بھی بندہ میرے ساتھ ایسا نہ ہو جس نے قتلِ عثمانؓ میں شرکت کی ہو, تو اڑھائی ہزار لوگ الگ ہو گئے جس میں مالک اشتر بھی تھا مگر کوئی ایک بھی صحابی شامل نہیں تھا، مالک اشتر نے کہا طلحہؓ و زبیرؓ میرے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتے اگر سیدنا علیؓ نے ان سے صلح کی ہے تو ہمارے خون پہ کی ہے اگر ایسا ہے تو ہم علیؓ کو بھی عثمانؓ کے پاس پہنچا دیں گے

تعالیٰ نے ان کو ان کے نبی ﷺ کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر متفق کر دیا پھر یہ واقعہ ہوا جس نے امت پر زیادتی کی' کچھ لوگوں نے دنیا طلب کی اور اللہ نے اس پر جو انعامات کیے اور جن فضیلتوں سے اسے سرفراز فرمایا' ان پر حسد کیا اور اسلام اور اس کی باتوں کو پشت کے بل واپس کرنا چاہا اور اللہ اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے والا ہے پھر فرمایا آگاہ رہو' میں کل کوچ کرنے والا ہوں پس تم بھی کوچ کرو' اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص کوچ نہ کرے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں لوگوں کی کچھ بھی مدد کی ہو اور جب آپ نے یہ بات کہی تو ان کے رؤساء کی ایک جماعت جیسے اشتر نخعی' شریح بن اوفی' عبداللہ بن سبا المعروف بابن السوداء' سالم بن ثعلبہ' غلاب بن الہیثم اور ان کے علاوہ اڑھائی ہزار آدمی اکٹھے ہو گئے اور ان میں کوئی صحابی شامل نہ تھا واللہ الحمد' اور کہنے لگے' یہ کیا رائے ہے اور قسم بخدا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے کتاب اللہ کو بہتر جانتے ہیں جو حضرت عثمانؓ کے قاتلین کو تلاش کرتے ہیں اور اس کے زیادہ عامل بھی ہیں اور جو بات انہوں نے کہی ہے وہ تم سن چکے ہو' کل وہ لوگوں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی مراد تمہاری ساری قوم سے ہے اور تم سے یہ کیسے ہوگا حالانکہ ان کی کثرت کے مقابلہ میں تمہاری تعداد قلیل ہے؟ اشتر نے کہا' حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما ہمارے بارے میں جو رائے رکھتے ہیں وہ ہمیں معلوم ہے' مگر آج تک ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کا پتہ نہیں چلا' اور اگر انہوں نے ان کے ساتھ صلح کی ہے تو انہوں نے ہمارے خون پر صلح کی ہے اور اگر یہ بات ایسے ہی ہے تو ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی حضرت عثمانؓ کے ساتھ ملا دیں گے اور لوگ ہمارے ساتھ خاموشی اختیار کر کے راضی ہو جائیں گے' ابن السوداء نے کہا تمہاری رائے بہت بری ہے' اگر ہم نے انہیں